مناجات مقبول مع شرح

م الامّت مجدّد ملّت علّامہ اشرف علی تھانویؒ کا

(انتخاب کیا ہوا)

دو سو سے اوپر قرآنی اور حدیثی دعاؤں کا مجموعہ

مع

ترجمہ و شرح

(طبع ثانی بعد نظر ثانی)

از

عبدالماجد دریابادی

صب تفسیر القرآن (اردو و انگریزی) و مدیر صدق لکھنؤ

مطبوعہ تاج پریس کلکتہ

قیمت دو روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

دعا کی اہمیت قرآن مجید کی سطور اور بین السطور دونوں سے بالکل ظاہر ہے اور احادیث رسولؐ تو اسکی فضیلتوں سے بھری پڑی ہیں۔ سب کا خلاصہ

الدعاء مخ العبادۃ — دعا عبادت کا مغز ہے

اور کیا خوب فرمایا ہے ایک نامور عارف نے کہ دعا سے اہل حق کا اصل مقصد تو خود حضرتِ حق سے ہمکلام ہونا اور ہمکلامی کی لذت حاصل کرنا ہے۔ دعا اگر قبول ہوگئی تو اس کا کیا کہنا، مراد حاصل ہی ہوگئی۔ لیکن اگر نہیں قبول ہوئی تو بھی مقام رنج کا نہیں، خوشی کا ہے کہ ہمکلامی کی تقریب پھر بدستور باقی رہی۔

از دعا ہا نیست بس مقصودِ شاں — جز سخن گفتن بہ آں شیریں دہاں
گر قبول افتاد بس فہو المراد — بادل وبادیدہ نقد آیند و شاد
گر کند رد لذتِ آں بیشتر — بہرِ تقریبِ سخن بارِ دگر

اور خیر قبولیت کا سوال بعد کا ہے۔ یوں ہی ذرا دعا کرنے ہی کا تجربہ تو کیا جائے شرط صرف یہ ہے کہ دعا ذرا جی لگا کر کی جائے۔ دیکھئے دعا کرکے قلب کو کتنا سکون کیسی فرحت حاصل ہوتی ہے، کچھ ایسی ہی جیسی گرمی میں روزہ دار کو افطار سے ہوتی ہے

حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانویؒ دین کی خدمت بیشمار ٹھوس طریقوں

فہرست

دیباچہ

خطبۂ کتاب

پہلی منزل — شنبہ

دوسری منزل — یکشنبہ

تیسری منزل — دوشنبہ

چوتھی منزل — سہ شنبہ

پانچویں منزل — چہارشنبہ

چھٹی منزل — پنجشنبہ

ساتویں منزل — جمعہ

تتمہ

ضمیمہ

(ابیات مثنوی)

پہلی منزل

دوسری منزل

تیسری منزل

چوتھی منزل

پانچویں منزل

چھٹی منزل

ل

یہ اُنھیں کا حصہ تھا۔ ترجمۂ منظوم وغیرہ جو اُس نسخہ میں شامل تھے اُسمیں حذف کردیے گئے ہیں، البتہ جو مجموعۂ ابیات مثنوی معنوی کا اُس میں بطور ضمیمہ شامل تھا وہ اس میں برقرار رکھا گیا ہے اور ایک چھوٹا سا چند سطری تتمہ ایک اور موجودہ مقبول بزرگ کی زبان سے منقول اس میں اضافہ کردیا گیا ہے۔[1]

شروع میں خیال تھا کہ ہر حدیثی دعا کی تخریج اصل کتب احادیث سے درج کردی جائے۔ اس کوشش میں پوری کامیابی تو نہ ہوپائی۔ پھر بھی جس بڑی حد تک حوالے آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ کچھ تھوڑے سے تو کتاب کے اُسی قدیم نسخہ کے حاشیے سے منقول ہیں۔ اور زیادہ کے لئے یہ خاکسار مولانا ظہور احمد صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند کا شکرگزار ہے جنھوں نے مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کے واسطے سے میری استدعا پر اس حد تک تخریج کی مشقت گوارا فرمائی، اور اس طرح علاوہ شرح کے ایک یہ بھی جدید اور مفید اضافہ کتاب میں ہوگیا۔

ناظرین سے آخری التماس یہ ہے کہ ازراہِ کرم اگر وہ اپنی دعاؤں میں اس نامۂ سیاہ اور اس کے عزیزوں، قریبوں، رفیقوں، اس کتاب کے ناشرین اور جملہ مومنین کو شامل کرلیں تو انشاء اللہ اپنے ہی اجر میں اضافہ پائیں گے، اور دعاؤں میں سب سے زیادہ یاد رکھنے کے قابل بمبئی کی وہ مخلص اور گمنام ہستی ہے جس نے اس مُناجات کے طبع اوّل کے مصارفِ طبع کی کفالت کی۔

دریاباد۔ بارہ بنکی (یو۔پی)
جولائی ۱۹۵۵ء

عبدالماجد

[1] یہ بزرگ ۸ رذی الحجہ سنہ ۱۳۷۴ھ (۱۱ رستمبر ۱۹۵۵ء) کو مکہ معظمہ میں راہیِ جنت ہوگئے۔

سے کر گئے۔ انھیں کے افاداتِ عالی میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ حصن حصین وغیرہ سے انتخاب کرکے قرآنی اور اس سے کہیں زیادہ حدیثی دعاؤں کا ایک نادر ذخیرہ انتخاب کرکے اُمت کے ہاتھ میں دے گئے۔ ذخیرہ ہر اعتبار سے اتنا بیش بہا و قابلِ قدر کہ بہ فرضِ حضرت ؒ کی دوسری خدماتِ دین کا صفحہ بالکل سادہ ہوتا، جب بھی تنہا یہی ایک خدمتِ دین اُن کا نام نامی اہل اللہ کے حلقہ میں رہتی دنیا تک رکھنے کے لئے کافی تھی۔

اصل عربی نام، قرباتِ عند اللہ وصلوات الرسول، عام فہم اُردو نام مناجاتِ مقبول، اسم با مسمّٰی۔ اُردو ترجمہ حضرت ؒ ہی کے خلیفۂ خاص و مقبول مولوی حکیم محمد مصطفٰے بجنوری ثم بریلی مرحوم کا کیا ہوا ہے۔

کتاب ماشاء اللہ مقبول بھی خوب ہوئی، گھر گھر پھیل گئی، اور بار بار مختلف مطبعوں میں چھپی۔ میرے پیشِ نظر نسخہ مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی ثم پاکستانی کا شائع کیا ہوا ہے۔ لیکن ایک بڑی اور اہم ضرورت اس کے متن کی شرح کی تھی بغیر عام فہم اور [illegible] شرح و تحشیہ کے کتاب بیسویں صدی عیسوی کے ناظرین کیلئے بڑی حد تک بیکار ہی سی تھی۔ بڑی چھوٹی خدمت اس سلسلہ میں اس نامۂ سیاہ سے جو بن پڑی وہ اگلے صفحات میں حاضر ہے۔ ان تشریحی حاشیوں میں جو عبارتیں قوسین کے اندر ہیں، وہ گویا نفسِ ترجمہ ہی کا تکملہ ہیں، اُنھیں ترجمہ سے ملحق ہی پڑھنا چاہئے۔

موجودہ ایڈیشن اپنے عربی متن کے لحاظ سے اُسی دیوبندی نسخہ کی تقریباً نقل ہے۔ اُردو ترجمہ اس خاکسار کا نظرِ ثانی کیا ہوا ہے اور صرف کہیں کہیں بالکل بدلا ہوا۔ حق یہ ہے کہ مترجم اول حکیم صاحب مرحوم جس خوبی اور جس قابلیت سے ترجمہ کر گئے

وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے)
عرض کرتے ہیں، ہمارا کام طلب کرنا
ہے اور تیرا کام عطا کرنا۔ لہ

لہ دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوں گی۔ خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسولؐ کی بتلائی ہوئی ہیں لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب اُمتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

نحمدک ... الرسول۔ دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا اور ہونا چاہیئے بھی کیا کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصل ... الاصول۔ پھر اُس عبد کامل کا ذکرِ خیر اور اُن کے حق میں رحمتِ ابدی کی دعا جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہے۔

ثم ... القبول۔ اور اُس کے مقابلہ عرض مدعا کہ اے کریم و سخی داتا، لے بس اب تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔

دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی رُوح کو کیسا تر و تازہ کر دیا اور اُس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی رُوح پھونک دی!

مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ ... الاُصُوْلُ۔ یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانۂ کائنات قائم ہے۔ عربی محاورہ میں یہ فقرہ اُردو کی "رہتی دنیا تک" کے مرادف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجاتِ مقبول

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ +
وَأَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ + عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا
مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ +
مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
صَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ + فَصَلِّ
عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ
وَالْقَبُوْلُ + وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ
مِنَ الْأُصُوْلِ + ثُمَّ نَسْئَلُكَ
بِمَا سَنَقُوْلُ + وَمِنَّا السُّؤَالُ
وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ +

دیباچہ

اے اُن سب سے بہتر جن سے
اُمید قائم کی جاسکتی ہے اور اے
اُن سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا
جاسکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تونے
ہمیں مناجاتِ مقبول سکھائی جو اللہ
کے ہاں موجب قربت ہے اور رسول
اللہ صلعم کی دعائیں سکھائیں، تو
(اے اللہ) اُن (رسول) پر رحمت کامل
نازل فرما جبتک کہ پچھوا اور پروا ہوائیں
چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں
پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ؀ (پ۲ البقرہ۔ ع ۳۲)

اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر اُنڈیل دے اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں کافر لوگوں پر غالب کر دے ؂۵

آج بھی اور کل بھی۔

حَسَنَۃً کا لفظ اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ دنیا اور آخرت کے سارے ہی مرغوبات و محبوبات اس کے اندر آ گئے۔

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آخری اور اصلی پناہ مانگنے کی چیز تو یہی عذاب آخرت ہے، اور جب اس سے نجات حاصل کر لی گئی تو اب آگے کچھ کھٹکا نہ رہا۔ طلب نجات کے صیغہ (قِنَا) کا جمع ہونا ملحوظ رہے۔ بندہ نجات اپنی ذات واحد کے لئے نہیں، سب ہی کے لئے چاہ رہا ہے۔

؂۵ افرغ علینا صبرًا۔ صبر ایسی چیز ہے جس کی ضرورت ہر مومن کو کشمکش حیات میں قدم قدم پر پڑتی ہے۔ دوسرے اس کے پڑوس میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ فاقہ یا نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہا ہے، ایسے موقع پر قناعت قائم رکھنا اور طمع و رشک و حسد کے جذبات سے نیچے رہنا صبر ہی کی ایک قسم ہے۔ پھر گرمیوں میں روزے رکھنا، سردی میں عشا اور فجر کی نمازوں کے لئے وضو کرنا، طرح طرح کی زحمتیں اٹھا کر حج کے لئے جانا، یہ سب موقع صبر ہی کے ہیں۔ تبلیغ حق اور اقامت دین میں غیروں کی شدید مزاحمت کے وقت بددل نہ ہونا اور ثابت قدم رہنا یہ بھی صبر ہی کی ایک شاخ ہے اور جس نے یہ دعا کی، اس نے ان سب موقعوں کے لئے تیاری طلب کی افرغ علینا میں اشارہ اس طرف ہے کہ خوب ہی ہمیں اس دولت سے مالا مال کر دے، اس کے مشکیزے کے مشکیزے ہمارے اوپر لنڈھا دے۔

ثبت اقدامنا۔ ہمارے قدم اس طرح جما دے کہ ہم راہِ حق پر استوار رہیں، حق و باطل کے معرکہ میں بھی پیچھے نہ ہٹیں اور بیرونی انفسی و آفاقی ہر قسم کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ثابت قدم ہی رہیں۔

فانصرنا علی القوم الکفرین۔ آیت خاص اس موقع کی ہے جب بنی اسرائیل اپنے پیمبر صموئیل کے

المنزل الاوّل — پہلی منزل

یوم السبت — شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ①

(پ۲ البقرہ۔ ع ۲۵)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔[1]

---

[1] قرآن مجید کی ہر دعا بجائے خود ایک پہلو جامعیت کا رکھتی ہے۔ لیکن یہ اُن جامع دعاؤں میں بھی شاید جامع ترین دعا ہے اور اس کے بعد درجۂ اجمال میں تو اور کسی دعا کی ضرورت ہی نہیں باقی رہ جاتی۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا۔ بجائے واحد متکلم کے صیغہ جمع متکلم کا ملحوظ رہے۔ بندہ دعا صرف اپنی ذات کیلئے نہیں مانگتا۔ اپنے بیوی، بچوں، خاندان والوں پر بھی اکتفا نہیں کرتا، بلکہ دعا میں ہم سب کو سارے مسلم بندوں کو شریک کر رہا ہے۔ یہ آفاقیت اور ہمہ گیری اسلام سے باہر کمتر ہی کہیں نظر آئے گی۔ حَسَنَةً۔ بندہ کو بجز بھلائی کے اور کس چیز کی طلب ہو سکتی ہے؟ اور یہی قرآن مجید نے اس کی زبان سے ادا کرا دیا۔ وہ بھلائی ہی طلب کر رہا ہے، بھلائی فوری اور عاجل، اس دنیا میں بھی، اور بھلائی مستقل و غیر فانی عالم آخرت میں بھی۔

آیت سے طلب دنیا کی مشروعیت نکالنا سرتاسر جہل ہے۔ فی الدنیا اور فی الآخرة یہ دونوں تو صرف محل یا مقام ہیں مقصود و مطلوب صرف حسنہ (بھلائی) ہے یہاں بھی اور وہاں بھی،

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾

(پ۳۔ آل عمران۔ ع۱)

اے ہمارے پروردگار! ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد کہیں پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر۔ بیشک تو تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔[ف۵]

ف۵ (کہ ہم تو تیرے ہی دین کے سپاہی ہیں، تو ہمیں اُن لوگوں پر فتح و نصرت کیوں نہ دیگا، جو تیرے باغی اور تیرے دین کے دشمن ہیں، تو ہر طرح مالک و مختار ہو کر اپنے بندوں کی کیسے نہ مدد کرے گا)

واعف عنا۔ یعنی ہماری خطاؤں سے درگزر کر اُنکی سزا ہمیں نہ دے۔ یہ پہلی منزل ہوئی۔

واغفر لنا۔ یعنی ہم کو عذاب سے محفوظ رکھنے کے درجۂ سلبی پر اکتفا نہ کر بلکہ مرتبۂ ایجابی میں ہماری مغفرت بھی کر دے، ہمیں داخل جنت کر دے۔ یہ دوسرا قدم ہوا۔

وارحمنا۔ ضابطہ سے پروانۂ نجات تو مل گیا لیکن یہ بھی کافی نہیں ہمیں اپنی مزید شفقت و رحمت سے بھی مالا مال کر دے۔ ہمارے مراتب بلند سے بلند تر کرتا جا۔ یہ ارتقا مومن کی آخری منزل ہوئی۔

ف۵ (تو جو رحمت عطا کرے گا وہ تیری ہی شان عطا کے مطابق ہو گی)

رحمۃ کا اجمال اشارہ کر رہا ہے کہ وہ کوئی رحمت عظیم یا رحمت خاص ہی ہو گی، عربی میں صیغۂ نکرہ کی ایک یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے۔

لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ یہ بالکل اس طرح کی دعا ہے جیسے یہ کہا جائے کہ اے پروردگار ہمیں صحت کے بعد بیمار نہ ڈالنا۔ بیماری اور گمراہی سب کے اسباب تکوینی حیثیت سے اکٹھے کر دینا بحیثیت مسبب الاسباب کے حق تعالیٰ ہی کا کام ہے، اور ہدایت کے بعد گمراہی ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ پہلی درخواست صرف سلبی تھی کہ ہمیں روح کی بیماریوں سے بچا۔ اب ایجابی پیش ہو رہی ہے کہ ہمیں خوب روحانی صحت و توانائی عطا فرما!

من لدنک رحمۃ۔ یعنی یہ رحمت خصوصی ہمارے اکتساب و استحقاق پر نظر کر کے نہیں بلکہ خاص اپنی ہی طرف سے عنایت کر۔ کتنی زبردست اور جاذب رحمت اپیل بندہ کی زبان سے اپنے مالک و مولیٰ کے حضور میں ہے!

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳﴾

(پ۳۔ البقرہ۔ ع ۴۰)

اے ہمارے پروردگار! ہماری پکڑ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں[۴] اور ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ رکھ، جیسا کہ تو نے ہم سے پیشتر کے لوگوں پر رکھا تھا[۵]۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جسے ہم آسانی سے نہ اٹھا سکتے ہوں[۶]۔ اور ہم سے درگزر کر، اور ہمیں بخش دے، اور ہمارے اوپر رحم کر، تو ہی تو ہمارا مالک ہے، تو ہم کو کافر لوگوں پر غالب کر دے[۷]۔

زمانہ میں، اور طالوت کی زیر سیادت، عہد داؤدی سے ذرا قبل، ارض کنعاں میں ایک بڑے طاقتور غنیم کفار عمالقہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ کافر قوم کی تصریح اسی لئے ہے لیکن یوں بھی مومن کو زندگی بھر کفر و اہل کفر کا مقابلہ کرتے ہی رہنا ہوتا ہے۔

[۴] بھول یا نسیان اور غیر ارادی خطا و لغزش پر مواخذہ تو فضل خداوندی نے خود ہی معاف کر رکھا ہے پھر بھی شان عبدیت کا تقاضہ یہی ہے کہ بندہ خود بھی اپنی زبان سے برابر اسکی طلب و درخواست کرتا رہے۔

[۵] (وہ قومیں ہم سے قوی تر تھیں، وہ نباہ لے گئی ہونگی، ہم ہر طرح کمزور ہیں، بار کا تحمل ذرا بھی نہ کر سکیں گے۔

[۶] عربی میں طاقۃ کا مفہوم اردو کی طاقت سے ذرا مختلف ہے، اردو میں طاقت "وسعت" کے مرادف ہے، اور اس کا تو قرآن مجید میں وعدہ موجود ہو کہ حق تعالیٰ کسی انسان پر ذمہ داری اسکی قدر و وسعت سے زیادہ نہیں ڈالتے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ طاقۃ کا استعمال عربی میں ایسے موقع پر آتا ہے کہ کوئی بار اٹھایا جا سکتا تو ہو لیکن دقت و دشواری کے ساتھ۔ دعا بندہ کی زبان سے یہ کرائی جا رہی ہے کہ ہم پر بار ایسا بھی نہ ڈالئے جس کے اٹھانے میں ہمیں تکلیف و اہتمام کرنا پڑے، بس ہم سے تو وہی کام لیجئے جو ہم آسانی اور سہولت سے انجام دے سکیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

(پ۴۔ آل عمران۔ ع ۲۰)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے تو ایک پکارنے والے کو ایمان کے لئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور ہم ایمان لے آئے اے ہمارے پروردگار! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیوں کو اتار دے، اور ہمارا خاتمہ نیکیوں کے ساتھ کر

سخت و موثر ہونا کافی نہ ہوگا بلکہ ان کو خلائق کے سامنے رسوا بھی کیا جائیگا، کہ جس رسوائی کے خوف سے وہ دنیا میں خدا و رسول سے دُور رہا کرتے تھے آج اُسی کا مزہ سب سے زیادہ چکھنا پڑے گا۔

وما للظلمین من انصار۔ جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں (اور سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ خدا کی خدائی میں کسی کو شریک سمجھا جائے) انھیں کوئی اتنا سہارا دینے والا بھی تو نہ ہوگا جو ان کی سزا کچھ ہلکی ہی کرا سکے، سرے سے اُن کے چھڑالانے کا تو خیر کوئی ذکر ہی نہیں۔

۱۲ (پس ہمیں ہمارے ایمان کا صلہ عنایت ہو۔

منادیا۔ مراد خود پیمبر بھی ہو سکتے ہیں اور اُن کے نائب بھی۔

شریعت میں مطلق ایمان بھی بہت بڑے مرتبہ کی نعمت ہے۔

۱۳ (کہ نیکوں کے ساتھ ان کی خوش انجامی میں شریک ہونا بجائے خود ایک نعمت ہے۔)

فاغفر لنا۔ ف تعقیب کے لئے ہے یعنی ہمارے اس ایمان لانے پر ہمارے لئے یہ جزا مرتب کر کہ ہمارے گناہوں کی مغفرت کردے، ایمان لے آنے سے یہ نہیں ہوتا کہ گناہ خود بخود سب کے سب چھوٹ جائیں، کچھ نہ کچھ گناہ تو متقی ترین غیر معصوم سے بھی بہرحال سرزد ہوں گے۔

وکفر عنا سیاٰتنا۔ مومن ہو جانا معصوم بن جانے کے مرادف نہیں۔ مومن کی شان بس یہی ہے کہ وہ برابر اُن سیات کے تلافی وکفارہ کی کوشش اور دعاؤں میں لگا رہے (صدق دل سے دعا کرتے رہنا خود ہی اس کوشش کی ایک بہترین شکل ہے)

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۵

(پ۳۔ آل عمران۔ ع ۱۲)

اے ہمارے پروردگار! ہم وہ لوگ ہیں جو ایمان لا چکے ہیں سو ہمارے گناہ بخشدے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچاوے۔[۹]

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۶

(پ۴۔ آل عمران۔ ع ۲۰)

اے ہمارے پروردگار! تونے یہ (سارا کارخانۂ قدرت) یونہی بیکار نہیں پیدا کر دیا ہے، تو پاک ہے اس سے، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچاوے۔[۱۰]

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۷

(پ۴۔ آل عمران۔ ع ۴)

اے ہمارے پروردگار! تونے جسے دوزخ میں ڈالا بس اُسے رسوا ہی کر ڈالا اور ظالموں کا ہمدرد کوئی بھی نہیں۔[۱۱]

---

۹ اس دعا میں جلب رحمت کا ذریعہ اور اصل شفیع صرف اپنے ایمان لے آنیکو بتایا ہے کہ ہم ایمان تو لا چکے تصدیق تو آپکی اور آپکے سچے رسولؐ کی اپنی طرف سے کر چکے۔ اب آپ اسی پر اپنے غفر کو مرتب کر دیجئے، ہماری کوتاہیوں لغزشوں پر نظر نہ کیجئے، بس آپ مغفرت ہی سے کام لیجئے، اور اُس بڑے اور آخری عذاب سے ہم سب کو بچا لیجئے صیغہ جمع متکلم برابر چل رہا ہے، ہر رتبہ سلبی و ایجابی کی درخواست اپنی ذات کے لئے نہیں ساری امت کیلئے ہو رہی ہے۔

۱۰ بندۂ مومن عرض کر رہا ہے کہ ہم مشرکوں اور جاہلی مذہب والوں کی طرح نہیں جو آپکی صفات کمالیہ میں سے کسی کا بھی انکار کریں، ہم اسکی پوری تصدیق کرتے ہیں کہ آپ نے اس عظیم الشان کارخانۂ کائنات کا کوئی ادنیٰ سا ادنیٰ جزو بھی بے معنی، بے مقصود اور حکمتوں سے خالی نہیں پیدا کیا۔ آپکی شان ایسے مفروضہ سے بھی پاک ہے۔ آپ کے ہر عمل کا ایک ایک جزئیہ حکمتوں سے لبریز ہے۔ آپ اس تصدیق کے صلہ میں ہمیں اُس بڑے اور سخت عذاب سے، جو ثمرہ انکار کا ہوتا ہے، نجات دیدیجئے۔

۱۱ دنیا میں حق پرستی کی راہ میں ایک بہت بڑا مانع جاہ طلبی کا رہا کرتا ہے انسان بیسیوں نیکیوں کی طرف بڑھنے اور بدیوں سے بچنے سے اس لئے رکا رہتا ہے کہ اس سے اس کے جذبات جاہ و ناموری میں فرق پڑتا ہے اور برادری میں رسوائی اور بدنامی کا ڈر لگا رہتا ہے، ایسوں کیلئے آخرت میں عذاب کا محض

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ⑪ (پ۹۔ الاعراف ع ۱۴)

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے، اور ہمیں اسلام ہی کی حالت پر موت دے[۱]

اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ⑫

(پ۹۔ الاعراف ع ۱۹)

تو ہی ہمارا مددگار ہے بس تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر، اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

---

[۱] کاش کافر اس لطف کے ایک کرشمہ سے واقف ہوتے! جو ہر مومن کو موت کے وقت نصیب ہوتا ہے!

مرزا غالب ایک رند مزاج شاعر ہوئے ہیں، اس پر بھی کہہ گئے ہیں۔

حیف کافر مُردن و آدخ مسلماں زیستن

یعنی مسلمان کی زندگی (ہر طرح کی قیدوں اور پابندیوں سے گھری ہوئی) بھی کوئی زندگی ہے! اور کافر کی موت بھی کوئی موت ہے!۔ اس میں "مسلماں زیستن" والا ٹکڑا تو حسن "شاعری" ہے۔ (مسلمان کی زندگی تو ظاہری و باطنی ستھرائی اور عافیت و سکون خاطر کی تصویر ہوتی ہے) باقی وہ "حیف کافر مُردن" والا جزو حرف بحرف صحیح ہے۔

افرغ علینا صبرًا۔ صبر کی دعا دونوں حیثیتوں سے ہے۔ ایک تو احکام شریعت کی تعمیل میں نفس کو مشقت اور تعب کسی درجہ میں تو بہر حال برداشت کرنا ہوتا ہی ہے اور اجر فوری ملتا نہیں تو فیق صبر ایک تو اس کے لئے ہوئی پھر مخالفین و معاندین کی طرف سے جو ہجوم ایذا ہوتا ہے خود اسکی برداشت کے لئے بھی بڑی قوت صبر کی درکار ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ[۱۱]

افرغ علینا۔ یعنی خوب اچھی طرح ہمیں صبر کا خوگر کر دے، ہم پر صبر کی پکھالیں انڈیل دے!

[۲] کہ اصلی اور یقینی بخشش تیری ہی ہے، نہ کہ تیری کسی مخلوق کی، جو خود ہی تیری بخشش کی محتاج ہے)

انت ولینا۔ یعنی سہارا تیری ہی مدد و نصرت، اور تیری ہی کارسازی کا ہے۔

وارحمنا۔ یہ کثرت دعاؤں میں طلب رحمت کی تکرار ملاحظہ طلب ہے۔ تکیہ بندہ کو اپنے اعمال پر ذرہ بھر بھی نہیں ہوسکتا۔ آسرا سارے کا سارا اُسی کے رحم و کرم کا رہتا ہے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹

(پ۴۔ آل عمران۔ ع ۲۰)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے پیمبروں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو (ہرگز) وعدہ خلافی نہیں کرتا[۱۴]

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۱۰

(پ۸۔ الاعراف۔ ع ۲)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کئے ہیں اور اگر تو ہی ہمیں نہ بخشے گا، اور ہم پر رحمت نہ کرے گا، تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے[۱۵]

---

۱۴ (تو اس کا امکان ہی نہیں کہ اُدھر سے کسی وعدہ خلافی کا ظہور ہوگا، یہ جو درخواست ہم بار بار الحاح سے پیش کر رہے ہیں۔ یہ تو محض ہمارے اضطرار و اضطراب کا نتیجہ ہے اور پھر اس کی بھی کیا خبر کہ ہم مستحق بھی اُن وعدوں کے ٹھہرتے ہیں یا نہیں)۔

اللہ کے وعدے اپنی جگہ پر سب بالکل صحیح و درست، لیکن اس کا اطمینان زید، عمر، بکر کو کیسے ہو سکتا ہے کہ زید و عمر و بکر کے اعمال بھی انھیں ان وعدوں کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔

۱۵ (کہ تیرے سوا اور ہے کون جو ہمیں مراد تک پہونچا سکے؟)

ظلمنا انفسنا۔ اپنی جان پر ظلم کرنا یہ ہے کہ جو اعمال اپنے لئے صریحاً مضرت بخش ہیں ان کا ارتکاب بے کھٹکے جاری رہے جیسے مریض برابر بد پرہیزیاں کرتا رہے، حق تعالیٰ کو ناخوش کرنے والے جتنے بھی اعمال ہیں سب کا شمار انھیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والے افعال میں ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق صلے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۱۵﴾

(پ۱۳۔ ابراہیم۔ ع ۶)

اے میرے پروردگار! مجھے اور میری نسل کو بھی نماز درست رکھنے والا کر دے۔

اے ہمارے پروردگار، میری دعا قبول کر لے۔ [۲۰]

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۱۶﴾

(پ۱۳۔ ابراہیم۔ ع ۶)

اے ہمارے پروردگار، مجھے اور میرے ماں باپ کو اور کل مومنین کو بخش دیجیو جس دن کہ حساب قائم ہو۔ [۲۱]

---

[۲۰] دعا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے اور قرآن نے اُسے سند اور نظیر کے طور پر قیامت تک کے لئے اہل حق کے لئے نقل کر دیا ہے۔

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ۔ نماز کو حق تعالیٰ کے یہاں جو اہمیت حاصل ہے اسی سے ظاہر ہے کہ ابراہیم خلیلؑ جیسی محبوب و مقبول ہستی اس کی پابندی کی تمنا کر رہی ہے!

مقیم الصلوٰۃ۔ لفظ مقیم سے ادھر اشارہ ہو گیا کہ نماز محض کسی نہ کسی طرح پڑھ ڈالنا نہیں بلکہ اس کے جملہ ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرنا مقصود ہے،

الصلوٰۃ۔ دعا سے ایک پہلو یہ بھی نمایاں ہو رہا ہے کہ جو نماز کا پابند ہو گا، وہ دوسرے حقوق اللہ کا بھی ادا کرنے والا ہو گا۔

ومن ذریتی۔ یہاں سے یہ بات نکلی کہ جو شے اپنے حق میں ضروری ہے اسکی دعا و تمنا اپنی اولاد کے حق میں کرنا عین سنت انبیاء ہے۔

[۲۱] یعنی قیامت میں۔

ولوالدی۔ اوپر کی دعا میں ابراہیم خلیلؑ نے جس طرح ادائے نماز میں اپنی اولاد کو بھی شامل رکھا تھا، اس دعائے مغفرت میں آپ اپنے والدین کو بھی شامل کر رہے ہیں۔

وللمؤمنین۔ انبیائے کرام دعائے رحمت و مغفرت اپنی ذات تک تو کیا محدود رکھتے اپنے خاندان پر بھی بس نہیں کرتے بلکہ اسے ساری اُمت کے لئے وسیع کر دیتے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ
وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (١٣)
(پ ١١ - یونس - ع ١٤)

اے ہمارے پروردگار، ہم کو ظالم لوگوں کا ہدف نہ بنائیو، اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے کافر لوگوں سے چھڑا لیجیو[۱۸]

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ
وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ
مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ (١٤)
(پ ١٣ - یوسف - ع ١١)

اے زمین و آسمان کے پیدا کرنیوالے، تو ہی میرا رفیق دنیا اور آخرت میں رہیو۔ مجھ کو اسلام پر موت دیجیو۔ اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کیجیو[۱۹]

---

۱۸ لہ قرآن اور حدیث دونوں میں دعائیں صرف حُسن عاقبت ہی کیلئے نہیں، اس دنیا میں بھی محض عافیت کے ساتھ گزر کرنے کے لئے ضروری بتائی گئی ہیں۔ بعض اہل حال صوفیہ اور اہل شکر سے جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے وہ ہرگز قابل سند نہیں۔ ظالم قوم کا محکوم یا خدا فراموش حکومت کی رعایا ہو کر کوئی دیکھے تو۔ کیسے کیسے دلآزار اور تکلیف دہ تجربے پیش آتے رہتے ہیں!۔

۱۹ لہ (کہ نیکوں کی خوش انجامی میں شریک و شامل ہونا خود ایک بڑی دولت ہے۔)

دعاؤں میں صیغۂ جمع متکلم کی تکرار ملاحظہ میں رہے۔ تقریباً ہر راحت و نعمت کی طلب فرد اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت اہل حق کی شرکت و شمول ہی میں کرتا ہے۔

فاطر السمٰوٰت والارض۔ اس طرز خطاب میں پہلو یہ ہے کہ جس کے لئے زمین و آسمان کی خلقت آسان ہے، اس کے لئے اتنی سی درخواست قبول کر لینا کیا مشکل ہے۔ اللہ اپنی رحمت سے لبریز کردے اکبر الہ آبادی کی تربت کو کیا خوب فرما گئے ہیں۔ ؎

اک مرے دل کے وہ خوش کرنے پہ کیا قادر نہیں ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کردیا

انت ولیّ فی الدنیا والاخرۃ۔ حق تعالیٰ کی رفاقت و نصرت اور کارسازی کی ضرورت محض آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی قدم قدم پر ہے اور قرآن و حدیث دونوں کی دعاؤں میں اس جامعیت کو برابر ملحوظ رکھا ہے۔

توفنی مسلماً۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۶ لہ۔ اعتبار تو اعمال میں خاتمہ ہی کا ہے اور حُسن خاتمہ سے بڑھ کر کونسی دولت بندہ کے لئے ہو سکتی ہے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ⑳	اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور مجھ پر میرا کام آسان کر دے اور میری زبان سے گنجلک کھول دے کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں۔[۲۵]
(پ۱۶۔ طٰہٰ۔ ع ۱۰)	
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ㉑ (پ۱۶، طٰہٰ ع ۱۵)	اے میرے پروردگار! مجھے علم میں بڑھا۔[۲۶]
اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ㉒ (پ۱۷۔ انبیاء۔ ع ۶)	مجھے دکھ نے ستایا ہے اور تو سب سے بڑا مہربان ہے۔[۲۷]

رحمۃ۔ صیغۂ نکرہ اظہار عظمت واہمیت کے لئے ہے۔ مراد رحمتِ خصوصی سے ہے۔

[۲۵] یہ دعا حضرت موسٰی کلیم اللہ کی اُس وقت کی ہے جب آپ نبوت سے سرفراز ہوئے ہیں اور فرعون مصر کی طرف پیامِ ہدایت لے کر بھیجے جا رہے ہیں۔

اشرح لی صدری۔ شرح صدر سے مراد عربی محاورہ میں کسی معاملہ میں پورا اطمینان قلب وسکونِ خاطر نصیب ہو جانا ہوتا ہے۔

یسّر لی امری۔ اسکے عموم میں ہر جائز و مشروع مقصد داخل ہے۔ اپنے حصولِ مقاصد میں آسانی وسہولت کی دعا پیمبر برحق تک کرتے ہیں تو پھر ہم دنیاداروں کی کیا بساط ہے کہ اپنی عالی ہمتی کے جوش میں آکر سختیوں اور دشواریوں کی طلب کرنے لگیں۔

واحلل ..... قولی۔ تقریر پر اس طرح قادر ہونا کہ مخاطبین پوری آسانی اور بے تکلفی کے ساتھ مغز و مفہوم تک پہونچ جائیں، اہل تبلیغ کے لئے تو مقصود اور مطلوب کا حکم رکھتا ہے۔

[۲۶] اس دعا کی تعلیم خود حضور اقدس صلعم کو دی گئی ہے اور مرتبۂ علم کی رفعت اسی سے ظاہر ہے۔ البتہ یہ خوب سمجھ لیا جائے کہ خود علم سے مراد محاورۂ قرآنی میں صرف اُس علم سے ہوتی ہے جس سے

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ⑰

(پ۱۵۔ بنی اسرائیل۔ ع ۳)

اے میرے پروردگار، میرے والدین پر رحمت کیجیو جیسا کہ انھوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔ ۲۲؎

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ⑱

(پ۱۵۔ بنی اسرائیل۔ ع ۹)

اے میرے پروردگار مجھے اندر بھی صاف لیجا، اور مجھے باہر بھی صاف نکال لا۔ اور میرے حق میں اپنے پاس سے ایک مدد دینے والی قوت تجویز کر دے ۲۳؎

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑲

(پ۱۵۔ کہف۔ ع ۱)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں اپنے حضور سے رحمت (خاصہ) عنایت کر، اور ہمارے مقصد میں کامیابی کا سامان بہم پہونچا دے۔ ۲۴؎

۲۲؎ یہ دعا خاص حضرت حق کی طرف سے تعلیم ہوئی ہے، اور اس سے والدین کے کمال درجہ عظمت واحترام پر روشنی پڑتی ہے۔

رب اور ربّیٰنی کے درمیان اشتراک لفظی ظاہر ہے، ناتوان اور بے بس بچوں کی پرورش وربوبیت ایک ہلکی سی جھلک حق تعالیٰ کی ربوبیت مطلقہ کی رکھتی ہے۔

۲۳؎ اس دعا کی تعلیم رسول اللہ صلعم کو ہوئی ہے۔ گویا آپ عرض یہ کر رہے ہیں کہ میرا ہجرت کرکے مدینہ میں داخلہ بھی باعث برکت ہو، اور میرا ہجرت کرکے مکہ سے کوچ کرنا بھی موجب سعادت ہو۔ صدق یعنی اخلاص وفلاح ہر حال میں میرے ہمرکاب رہے، اور تو مجھے اپنی رحمت خاصہ دستگیری سے ہر حال میں منصور وثابت قدم رکھ۔

۲۴؎ یہ اصحاب کہف کی دعا ہے۔

وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ ہر مقصد میں کامیابی کے سامان بہم پہونچانا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور عارفین مقبولین کی نگاہ اسی پر رہتی ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۲۶﴾

(پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۶)

اے ہمارے پروردگار، ہم ایمان لے آئے تو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت کر، اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔ ۳۱ف

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ﴿۲۷﴾

(پ۱۹۔ الفرقان۔ ع ۵)

اے ہمارے پروردگار، عذاب دوزخ کو ہم سے پھیرے رکھ، کہ اس کا عذاب تو چمٹ جانے والا ہے۔ ۳۲ف

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۲۸﴾ (پ۱۹۔ الفرقان۔ ع ۵)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں ہماری ازواج و اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔ ۳۳ف

اعتماد علی اللہ پر ثابت اور مضبوط ہو کر یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ اولاد سے جو مقصود ہوتا ہے اُس سے کہیں زیادہ اور احسن طریق پر تو حق تعالیٰ خود ہی پُورا کر سکتا ہے۔

اولاد و ازواج کی خواہش طبعی کو جو لوگ اولیاء و مقبولین کے مرتبہ سے فروتر سمجھ رہے ہیں۔ وہ انبیاء و مرسلین کی ان دعاؤں پر غور فرمالیں۔

۲۹ف حضرت نوحؑ کی زبان سے یہ دعا نقل ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کشتی پر حکم الٰہی سے سوار ہوئے تھے اور بہر حال کسی منزل مُبارک ہی پر اُتارے جاتے، اس پر بھی تصریح کے ساتھ دعا بھی آپ اسی کی کرتے جاتے ہیں! یہ معنی ہیں کمالِ عبدیت و کمالِ اقربیت کے!

۳۰ف اس دعا کی تلقین بھی حضرت حق سے ہو رہی ہے۔

بندہ ایذائے شیطانی سے محفوظ رہنے میں تمام تر پناہ خداوندی ہی کا محتاج ہے، صرف اسی میں

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (۲۳) پ۱۷۔ الانبیاء ع ۶۔

اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے[۲۸]

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ (۲۴)

(پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۲)

اے میرے پروردگار، مجھے مبارک جگہ میں اُتار، اور تو ہی سب سے بہتر اُتارنے والا ہے[۲۹]

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ (۲۵)

(پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۶)

اے میرے پروردگار، میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں[۳۰]

معرفتِ الٰہی کی راہیں کھلیں۔ آج کل کے "علوم" و "فنون" اور "صنائع" سے اس "علم" قرآنی کو کوئی تعلق نہیں۔ جو "علوم" و "فنون" بجائے معرفتِ حق کے خدا فراموشی، آخرت فراموشی، اور غفلت کی جانب لے جائیں، ان پر شریعت کی زبان میں "علم" کا نہیں "جاہلیت" کا اطلاق ہوگا۔

۲۷ (تو مجھ پر بھی رحم فرما)

یہ دعا حضرت ایوبؑ پیمبر کی زبان سے ہے، جب آپ سخت جسمانی آزار میں مبتلا تھے۔ جسمانی آزار و علالت کے وقت حق تعالیٰ سے رحم اور شفا کی درخواست کرنا عین سنت انبیاء ہے اور اس کے خلاف راہِ عمل اختیار کرنا ہرگز جوانمردی اور عالی ہمتی کی دلیل نہیں، قدم قدم پر بندہ سے تذلل و تضرع و شکستگی ہی مطلوب ہے نہ کہ اس کے برعکس زعم و پندار۔

۲۸ حضرت زکریاؑ اشارۂ الٰہی سے یہ دعا اپنے لئے ضعیفی میں طلبِ اولاد کی کر رہے ہیں اور تقاضائے طبعی اور اسبابِ ظاہری کی رعایت سے یہاں تک کہتے ہیں کہ میں بے اولاد رہا جاتا ہوں لیکن ساتھ ہی

L2102

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ (۳۲)
(پ۲۴۔ مومن۔ ع ۱)

اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا
علم ہر شے پر محیط ہے، جن لوگوں نے
توبہ کی اور جو تیری راہ پر چلے انھیں
بخش دے[۳۷]۔ اور انھیں دوزخ کے
عذاب سے بچا دے[۳۸]۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ
عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ
مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (۳۳)
(پ۲۴۔ المومن۔ ع ۱)

اور اے ہمارے پروردگار! انھیں ہمیشگی کی
جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے
وعدہ کیا ہے[۳۹] اور اُن کو بھی جو کوئی ان کے
باپ دادوں میں سے اور انکی بیویوں میں سے
اور ان کی اولاد میں سے نیک ہو[۴۰]۔ بیشک
تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے[۴۱]۔ اور
انھیں خرابیوں سے بچا دے اور جس کو تو نے
اُس دن خرابیوں سے بچا لیا، اس پر تو نے
(بڑا) رحم کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے[۴۲]۔

اعلیٰ درجہ نصیب ہو، تو گویا اس دعا کے معنی یہ ہوئے کہ ہمیں تقویٰ کا وہ مرتبۂ اعلیٰ نصیب کر، کہ دوسرے بھی ہمارے اقتدا میں متقی بن جائیں۔

من ازواجنا وذریتنا۔ ازواج و اولاد کی طلب کی یہ ایک اور نظیر مقبولین حق کی دعاؤں اور نمازوں میں مل گئی۔

قرۃ اعین۔ آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد عربی محاورہ میں دل کا چین اور سکھ ہوتا ہے، مقبولین کو

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَ
اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ
اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۹﴾
(پ ۱۹۔ النمل۔ ع ۲)

اے میرے پروردگار، مجھے توفیق دے کہ
میں شکر ادا کروں تیرے اس احسان کا
جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا
اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے
اور جو تو مجھے اپنے رحم و کرم سے اپنے صالح
بندوں میں داخل کر دے۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ
فَقِیْرٌ ﴿۳۰﴾ (پ ۲۰۔ القصص۔ ع ۳)

اے میرے پروردگار، میں اس بھلائی کا
جو تو میری طرف اُتارے محتاج ہوں۔[۳۲]

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ (پ ۲۰۔ عنکبوت ع ۳)

اے میرے پروردگار، مجھے مفسد لوگوں پر
غالب کر۔[۳۳]

نہیں بلکہ اس میں بھی کہ شیطان اس کے قریب نہ آنے پائیں۔

[۳۱] (سو تو ہمیں بخشش تو ضرور ہی دے گا، لیکن ہماری عبدیت کا تقاضا یہی کہ ہم تجھ سے التجا کرتے رہیں، کہ ہمارے مجرد ایمان لے آنے پر مغفرت کا ثمرہ مرتب کر دے، اور محض مغفرت ہی نہیں اس سے آگے رحمت خصوصی بھی ہمیں توفیق فرما)

[۳۲] (جو ہماری حد برداشت سے باہر ہے)

یہ دعا، دعائے ماقبل کی طرح مقبول بندوں کی زبان سے موقع مدح پر قرآن مجید میں نقل ہوئی ہے، اب جن حضرات صوفیہ سے کسی حالت سکر و مستی میں دوزخ کی طرف سے بے پروائی کی روایتوں میں بیان ہوئی ہے، اگر وہ روایتیں صحیح ہیں بھی تو ہرگز حالت قابل استناد نہیں۔

[۳۳] اور پرہیزگاروں کی پیشوائی ظاہر ہے کہ اُسی کے نصیب میں آ سکتی ہے جسے خود تقوی کا انتہائی

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۳۷)
(پ ۲۸۔ الممتحنہ۔ ع ۱)

اے ہمارے پروردگار، ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری طرف ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے[۳۷]

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا
وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳۸)
(پ ۲۸۔ الممتحنہ۔ ع ۱)

اے ہمارے پروردگار، ہمیں کافر لوگوں کا ہدفِ ستم نہ بنا، اور ہمیں اے ہمارے پروردگار بخش دے، بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے[۳۸]

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳۹)
(پ ۲۸۔ التحریم۔ ع ۲)

اے ہمارے پروردگار، ہمارے لئے ہمارا نور کامل کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے[۳۹]

من خیرٍ سے سیاق میں خاص اشارہ بھوک کی تکلیف دُور ہونے اور غذا ملنے کی جانب ہے۔ فقیرٍ پیمبر بھی با ایں مرتبۂ کمال بہرحال بشر ہی ہوتا ہے اور تمام بشری ضروریات کا محتاج — حضرتِ حق کے حضور میں کاملین نے ہمیشہ اپنی ضرورتمندی اور احتیاج ہی پیش کی ہے، نہ کہ استغناء۔

۳۶ حضرت لوطؑ پیغمبر کی دعا ہے، ہجومِ اعداء و غلبۂ مخالفین کو دیکھ کر اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔ اور یہی ہر مومن کو ایسے موقع پر کرنا چاہیئے۔

۳۷ (ان کی توبہ اور پیرویٔ حق تیرے علم سے باہر رہ ہی نہیں سکتی، اور جب اس علم محیط پر تیری رحمت عام مستزاد ہے تو تو ان کی مغفرت تو یقینی کرکے رہے گا)

۳۸ یہ رحمتِ الٰہی کا منفی یا سلبی پہلو ہے، اور آدابِ عبدیت میں سے یہ ہے کہ پہلے طلب اسی کی کی جائے۔

۳۹ یہ رحمتِ الٰہی کا اثباتی یا ایجابی پہلو ہے اور یہی مطلوب و مقصود ہے۔

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ج اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ (پ ۲۶۔ الاحقاف۔ ع ۲)

اور میری اولاد میں صلاحیت (نیکی کی) دے، میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ۳۴

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۳۵﴾ پ ۲۷۔ القمر ع ۲۔

میں ہارا ہوں پس تو میرا بدلہ لے ۳۵

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ (پ ۲۸۔ الحشر۔ ع ۱)

اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیش رو ہیں بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کیساتھ کدورت نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق و مہربان ہے ۳۶

دلوں کی پوری مسرت ظاہر ہے کہ اُسی وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنی بیویوں اور بچوں کو بھی اپنی ہی طرح دین میں کامل اور طاعت الٰہی میں مستعد دیکھ لیں گے۔ ازواج و اولاد کی محبت ایک امر طبعی ہے اور اگر یہ حدود کے اندر رہے یعنی احکام الٰہی کی تعمیل کی راہ میں حائل نہ ہو تو ایک بہترین نعمت الٰہی ہے۔

۳۳ یہ دعا حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے نقل ہوئی ہے۔

ادخلنی برحمتك فی عبادك الصّٰلحین۔ سلیمان علیہ السلام انسانیت کے سب سے اونچے مقام یعنی پیمبری پر تو فائز ہی ہیں پھر بھی دعا یہ کئے جا رہے ہیں کہ اے پروردگار مجھے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے مقبول و صالح بندوں میں کر لیجئے!۔ کیا ٹھکانا ہے اس خشیت و عبدیت کا۔

نعمتك التی انعمت علیّ وعلٰی والدیّ۔ نعمت کا مفہوم عام ہے، نعمت نبوت، نعمت بادشاہت، نعمت صحت و عافیت، جملہ اقسام نعمت دنیوی و اخروی پر حاوی۔

حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا امیروں رئیسوں کے لئے مناسب حال خاص طور پر ہے۔

۳۵ حضرت موسٰی حالت سفر میں بھوک سے مضطر ہو رہے ہیں اور اُس وقت یہ دعا زبان پر آ رہی ہے، بھوک لگنا اور اس کے لئے کھانے کی طلب پیدا ہونا کسی بڑے سے بڑے مرتبہ تقویٰ کے منافی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[۴۱]

(بخاری، عن عائشہؓ، باب الاستعاذہ من ارذل العمر)

اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) پاک کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کردے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تونے فاصلہ رکھا ہے۔[۴۲]

مقبولین و کاملین کس کس طرح حضرتِ حق کے حضور میں اپنی شکستگی و تضرع کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

۵۲ ملی یکجہتی اور ساری اُمت کے درمیان اخوت کی رُوح دوڑا دینے کے لئے یہ کتنی مؤثر دعا ہے۔

الذین سبقونا بالایمان۔ اپنے پیشرووں کے حق میں دعائے خیر کی تصریح خاص طور پر قابل لحاظ ہے۔ آج سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ اُمت کی موجودہ نسل نے اپنے ہی اسلاف پر لعن طعن کرنا، زبان درازیاں کرنا سیکھ لیا ہے بلکہ اس کو عین خدمت دین سمجھا جا رہا ہے۔

۵۳ (تو اپنی اسی رافت اور اسی رحمت کا ایک پرتو ہم سب پر بھی ڈال دے، تو ہمارے دل بھی سب ایک دوسرے سے جڑ جائیں اور ایک دوسرے کے حق میں محبت اور ہوا خواہی سے لبریز ہو جائیں)

۵۴ (نہ کہ کسی اور کی طرف)

اگر انھیں عقائد کا استحضار رہنے لگے کہ بھروسہ اور رجوع کے قابل اُسی کی ایک ذات ہے، اور آخری سابقہ اسی ایک سے پڑنا ہے تو دنیا نمونۂ گلزار جنت بن جائے۔

۵۵ محل آزمائش بننے سے بچنے کی کوشش و تمنا ہی عین طاعت ہے نہ کہ اس کے بالعکس اس میں پڑنے کی آرزو، جیسا کہ بعض نافہموں نے سمجھ رکھا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴿۲۸﴾

(پ ۲۹۔ نوح۔ ع ۲)

اے میرے پروردگار بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو بھی ۵۷؎

جنّٰتِ عَدْنٍ۔ جنت ہر مومن کا مقصود و مطلوب ہے، ایسی شے ہرگز نہیں جس کی طرف سے شاعرانہ استکبار اور صوفیانہ تعلّی کے ساتھ اغماض و اعراض برتا جائے۔

۵۴؎ (انھیں کے ساتھ اور انھیں کے درجہ و مرتبہ میں)

مَنْ صَلَحَ۔ انسان کو پورا اور انتہائی لطف اُسی وقت حاصل ہوتا ہے، جب اس لطف میں اپنے بڑے اور اپنے چھوٹے اور اپنے ساتھ والے غرض سب اہل خلاص شریک ہوں، یہاں دعا اسی کی کرائی جا رہی ہے کہ ان اعزہ و اقربا میں سے جو اصلاً مومن تو ہوں لیکن بہ لحاظ اعمال اس مرتبہ کے نہ ہوں انھیں بھی ان جنّتیوں کا شریک اور ان کا ہم درجہ بنا دیا جائے۔

۵۵؎ تیرے لئے اس درخواست کا پورا کر دینا کیا مشکل ہے تو تو العزیز ہے سب پر غالب ہے، اور تو یقیناً اس کا انتظام اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ اس سے تیرے انتظامات تکوینی میں کہیں بھی غلطی نہ پڑے، تو تو الحکیم ہے سب سے بڑا حکمت والا ہے۔

۵۶؎ دنیا کی مادّی، عارضی کامیابیاں بھی کوئی کامیابیاں ہیں، اصلی کامیابی تو یہی دار آخرت کی حقیقی، مستقل و پائدار کامیابی ہے۔ قرآن مجید نے کثرت کے ساتھ اس حقیقت کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے، بقول حضرت اکبرؒ ؎ جو ترے نہ ہوئے تو وہ کچھ نہ ہوئے + جنھیں تو نہ ملا انھیں کچھ نہ ملا

۵۷؎ یہ دعا ایک بندۂ حق اپنی عمر کی پختگی پر پہونچ کر کرتا ہے۔

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح و عاقبت کی دعا و فکر کرتے رہنا مقبولین و کاملین کی سنت ہے۔

۵۸؎ حضرت نوحؑ کی دعا ہے جب اپنی قوم پر تبلیغ کرتے کرتے اور اس کی بے اثری دیکھ آپ عاجز آچکے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۵۳]

(ترمذی۔ عن ابی امامۃؓ۔ ابواب الدعیۃ)

ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں[۵۳]

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ +

(مستدرک حاکم۔ عن ابی مسعودؓ۔ باب الدعاء)

ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اسباب اور نجات دینے والے کام اور ہر گناہ سے بچاؤ، اور ہر نیکی کی لوٹ، اور بہشت میں اپنا پہنچنا، اور دوزخ سے نجات پانا[۵۴]

---

[۵۳] کتنی جامع و پُر اثر دعا ہے!۔ کئی کئی پہلو اس سے روشنی میں آ گئے۔ مثلاً
(۱) ایک تو یہ کہ نبی صلعم نے جب طلب کی تو بھلائی ہی کی، جو چیز آپ نے طلب کی وہ کبھی بُری طلب ہی نہیں کی۔
(۲) نبی صلعم بھی باایں جلالت قدر اور بندوں میں لاثانی ہونے کے بہرحال صاحب احتیاج تھے، اور اپنی حاجتیں برابر حضرتِ حق میں عرض کرتے رہتے تھے۔
(۳) دعا و درخواست میں بھی اتباعِ نبوی کرنے سے اتباعِ سنت کا اجر مزید حاصل ہو جائے گا۔
(۴) اپنی خواہشوں اور درخواستوں کو بھی رسولِ معصوم کی درخواستوں سے متحد کر دینا یہی صحیح مقام فنا فی الرسول کا ہے۔

[۵۴] الجنۃ تو نام ہی ہے محلِ رضائے الٰہی کا، اور النار محلِ عتابِ الٰہی کا۔ ایک کے حصول اور دوسرے سے نجات کی طلب تو عین عشقِ الٰہی کا ثبوت دینا ہے۔ خدا معلوم وہ کیسے عجیب و غریب مدعیانِ عشق و محبت ہیں جو جنت و جہنم یعنی محبوب کے محلِ رضا و محلِ عتاب کو یکساں قرار دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں!

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ
خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا ۱۵۱
(مسلم عن زیدؓ بن ارقم - باب الادعیہ)

اے اللہ میرے نفس کو اُسکی پرہیزگاری عطا کر
اور اُسے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر
پاک کرنیوالا ہے تو ہی اُس کا مالک و آقا ہے۔ ۱۵۲

انک انت العزیز الحکیم یعنی نہ تو ہماری مغفرت تیرے لئے کچھ بھی دشوار ہے اور نہ تو اس سے اپنے کسی آئین حکمت میں خلل پڑنے دے گا۔

۱۴۹ (تو تو ایمان سے محروموں کو نور سے بہرہ ور کر سکتا ہے تو ہم بہرحال صاحبِ ایمان تو ہیں ہی، اب تجھ سے التجا ہے کہ اس نور کو درجۂ کمال تک پہونچا دے)

۱۵۰ یہ دعا حضرت نوحؑ کی زبان سے ادا ہوئی ہے۔ پیمبر ہو کر بھی التجا اپنی مغفرت کے لئے کئے جاتے ہیں! کیا شان عبدیت ہے۔

والدین اور ساری اُمت اسلامی کے حق میں دعائے خیر کرتے رہنا سنت انبیاء ہے۔

قرآنی دعائیں اس مقام پر ختم ہو گئیں۔

۱۵۱ اب یہاں سے آخر کتاب تک حدیثی دعائیں ملیں گی۔

اغسل ..... برد۔ مراد اس طرح دھو دینا ہے جس کے بعد کوئی شائبہ بھی ظلمت معصیت و ظلمانیت کا باقی نہ رہ جائے۔

نقِ ..... الدنس
و باعد ... المغرب } مقصود دونوں تمثیلوں سے جو عربی اسلوب بیان میں عام ہیں، گناہوں کی آلودگی سے کامل پاکیزگی ہے۔

مسلمان کو چاہئے کہ جب یہ الفاظ زبان سے نکالے تو کچھ اُنکی لاج بھی رکھے، اور عملاً بھی ہر گناہ سے بچنے کی ممکن حد تک کوشش کرے، اور اے اللہ! اسکی توفیق سب سے پہلے اس نامۂ سیاہ راقم سطور کو دے،

۱۵۲ یہ دعائیں خیر البشرؐ اور سرور انبیاءؐ اپنے حق میں کر رہے ہیں اور معلوم ہے کہ پیمبرؐ کی زبان کسی مبالغہ پسند شاعر کی زبان نہیں ہوتی، تو ظاہر ہے کہ ہم بندگانِ دنیا کو کس شد و مد اور کس اہتمام سے اپنے حق میں تقویٰ اور عمل تزکیہ کی ضرورت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ ۴۸

(بخاری و مسلم عن ابی موسی الاشعریؓ)

اے اللہ بخش دے جو (گناہ) مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۵۸

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ۴۹

(ابن ابی شیبہ عن عائشہؓ)

اے اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۵۹۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ۵۰

(مسلم عن علیؓ۔ باب الادعیۃ)

اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ۶۰

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی ۵۱

(مسلم عن عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص)

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیر چشمی۶۱

بھی نہیں، انسان انھیں قصداً بھلائے رکھنا چاہتا ہے، وہ سب اس دعا میں شامل ہو گئے

۵۸ بہت سے گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں، خصوصاً زبان کے، جو انسان بغیر سنجیدگی سے سوچے ہوئے یوں ہی ہنسی کھیل، تفریح میں کر گزرتا ہے، یہ استغفار اُن سب کا بھی جامع ہے۔

۵۹ دلوں کا پھیرنا ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اگر بندہ صدق دل سے اسکی تمنا رکھتا ہے کہ وہ طاعتوں ہی کی طرف راغب ہو جائے اور دعا بھی کرتا رہتا ہے تو عجب کیا کہ اس کی برکت سے واقعتہً اس کا دل طاعتوں کی طرف پھر جائے۔

۶۰ مومن تو خود ہی ہدایت پر ہوتا ہے لیکن ہدایت مزید کی ضرورت اُسے حاصل و مستقبل کے قدم قدم پر رہتی ہے اور اسی کے لئے وہ درخواست کرتا رہتا ہے۔

وَسَدِّدْنِیْ۔ جو دولت مومن کو حاصل ہو چکی ہے اس پر ثابت و مضبوط رہنا یہ خود بھی بہت بڑی دولت ہے۔

۶۱ ان چار مختصر لفظوں کے اندر ہر قسم کی اعتقادی، عبادتی، اخلاقی، معاشرتی خوبیوں کی طرف اشارہ آگیا

اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ۴۵

میں تجھ سے طلب کرتا ہوں علم کارآمد ۵۵

(کنزالعمال۔ عن جابرؓ و عائشہؓ جلد اول ص۲۰۱)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ خَطَئِيْ وَعَمَدِيْ ۴۶

اے اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ ۵۶

(بیہقی و طبرانی۔ عن ابن عباسؓ)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَ اِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۴۷

اے اللہ بخش دے میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے بارہ میں، اور وہ بھی جو تو مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے ۵۷

(بخاری و مسلم۔ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

---

۵۵ اس حدیث نے تو جڑ ہی کاٹ دی مطلق علم کی مطلوبیت کی، مطلق علم ہرگز ہرگز مطلوب نہیں ہے، نافعیت کی قید نے ان تمام "علوم و فنون" کو دائرہ مطلوبیت سے خارج کر دیا جو معرفت الٰہی اور نجاتِ اُخروی میں معین و معاون نہیں اور دنیوی حیثیت سے بھی ان "علوم و فنون" میں سے اکثر مضرتیں ان کے نفع پر غالب ہی ہیں۔ ظلم اور جہل کی کوئی انتہا ہے کہ فضیلت علم کی آیتیں اور حدیثیں پیش کر کر کے حمایت اُن علوم و فنون کی اور اُس نظامِ تعلیم کی کی جاتی ہے جن کا حاصل تمامتر خدا فراموشی اور آخرت سے غفلت ہے۔

ایسی جامع اور حکیمانہ دعائیں وہی تعلیم دے سکتا تھا جو دنیا کا بہترین معلّم ہوا ہے۔

ملاحظہ ہو دعا ۵۴۔ انی اعوذ بک من علم لا ینفع۔

۵۶ اس میں اس کی تعلیم آگئی کہ بندہ کو اپنے دانستہ اور بالقصد گناہ کے ساتھ اپنے نادانستہ اور بلاقصد گناہوں کی بھی عذرخواہی کرتے رہنا چاہیے، اور استغفار جب نبی معصوم نے کیا ہے تو پھر کسی غیر معصوم کا کیا ذکر ہے۔

۵۷ اس اجمالی معذرت و توبہ کے اندر ہر ہر گناہ کی تفصیل آگئی۔

وما انت اعلم بہ منی۔ بعض گناہ ایسے خفی ہوتے ہیں جو انسان کے شعور میں پوری طرح آتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ
وَالْمَاْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَ
الْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَ
الْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ
وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ
وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَمِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ
اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَمِنْ عِلْمٍ
لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا
ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے
اور بزدلی سے اور انتہائی کبر سنی
سے اور قرضہ سے اور گناہ سے اور
عذاب دوزخ سے اور دوزخ کے
فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر
کے عذاب سے اور مالداری کے
برے فتنہ سے اور محتاجی کے برے
فتنہ سے اور مسیح دجّال کے برے فتنہ
سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور
تنگدستی سے اور ذلت سے اور بیچارگی سے
اور کفر سے اور ضدا ضدی سے اور (لوگوں کے)
سنانے سے اور دکھانے سے اور بہرے پن سے
اور گونگے پن سے اور جنون سے اور جذام سے
اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے
اور فکر سے اور غم سے اور بخل سے
اور لوگوں کے دباؤ سے اور اس سے
کہ ناکارہ عمر تک پہونچوں اور دنیا
کے فتنہ سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ
عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ
الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ
اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ
وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ
فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ ۞
(مسلم۔ عن ابی ہریرۃ۔ باب الادعیۃ)

اے اللہ میرا دین درست رکھ جو
میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری
دنیا درست رکھ جس میں میری
معاش ہے اور میری آخرت
درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے،
اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی
میں ترقی، اور موت کو میرے حق میں
ہر برائی سے امن بنا دے۔[۶۲]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ
عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۞
(مسلم بن ابی مالک الاشجعی۔ باب فضل التہلیل والدعاء)

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر
رحمت کر اور مجھے چین دے اور
مجھے رزق دے۔[۶۳]

اور یہ چار لفظ ایمان، عبادت، اخلاق و معاشرت سب کے مقتضیات کے جامع ہو گئے۔

۶۲؎ یعنی زندگی و موت دونوں میرے حق میں سرتا سر رحمت ہی بن جائیں۔ جب تک جیوں ہر بھلائی میں ترقی ہی کرتا رہوں، ہر بھلائی کی دولت ہی جمع کرتا رہوں اور جب دنیا سے اُٹھوں تو ہر برائی سے نجات پا جاؤں۔ ایک مومن کا نصب العین اس سے بڑھ کر اور ممکن کیا ہے؟ زندگی بھر حسنات ہی حسنات، اور زندگی کے ختم پر راحت ہی راحت۔

معاش اور معاد کی ساری ممکن نعمتوں کی جامعیت اس دعا میں آگئی۔

۶۳؎ آخرت کو ہمارے رسولؐ و معلم برحق نے ہر دعا میں مقدم رکھا ہے کہ وہی تو اصل مقصود ہے، لیکن ساتھ ہی رعایت ہم ضعیفوں کی مناسبت سے ہر موقع پر معیشت دنیوی کی بھی رکھی ہے۔ رزق و عافیت عین مطلوب ہیں ہرگز تحقیر کے قابل نہیں۔

مواخذہ اور سوال و جواب ہی کے نصیب ہو جائے۔

شر فتنۃ الغنی و شر فتنۃ الفقر۔ اسلوب بیان کی بلاغت ملاحظہ ہو، بجائے خود بُری چیز نہ مالداری ہے نہ افلاس۔ دونوں اپنے اپنے ساتھ فتنے اور بُرائیاں رکھتی ہیں اور پناہ مانگنے کے قابل بھی دونوں ہی کی خدا فراموشیاں، فتنہ سامانیاں اور معصیت کوشیاں ہیں۔ صحیح سوشلزم اگر کہیں ہے تو اسلام ہی میں۔

فتنۃ المحیا والممات۔ زندگی اور موت دونوں بجائے خود تو اللہ کی رحمتیں ہیں۔ استعاذہ کے قابل دونوں کی محض فتنہ سامانیاں ہیں۔ سانپ کے زہریلے دانت اگر توڑ دیئے جائیں، تو پھر سانپ تو ایک خوشنما کھلونا رہ جاتا ہے۔

الشقاق۔ شقاق یہ کہ دوسروں کی ضد میں ضدا میں نفسانیت سے کوئی فعل کیا جائے۔

السمعۃ والریاء۔ سمعہ و ریا یہ کہ راہِ اخلاص سے الگ ہو کر خلق میں نمائش کے لئے کوئی فعل کیا جائے۔

ومن الصمم ..... الاسقام۔ یہ تمام جسمانی علالتیں اور آزار بھی حدود رجہ پناہ مانگنے کے قابل ہیں۔ بندہ یہ ہرگز نہ سمجھے کہ شریعتِ اسلام جسمانی کلفتوں کی طرف سے بے نیازی کی تعلیم دیتی ہے۔

ومن ان ارد الی ارذل العمر۔ یہ وہی چیز ہے جس کا ذکر ابھی الھرم کے تحت میں اوپر آچکا ہے۔

من علم لا ینفع۔ علم غیر نافع سے اللہ کی پناہ! ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵

من قلب لا یخشع۔ قلب کا اصل جوہر تو یہی خشوع ہے، یہ نہیں تو موتی بے آب کے، پھول بغیر خوشبو کے، شکر بلا مٹھاس کے ہے۔

من نفس لا تشبع۔ ہر خواہش طبعی اگر اپنے حدود کے اندر رہے تو ایک نعمت ہے، لیکن ان خواہشوں کا ہوس بن جانا یہی عین نفس پرستی ہے، اور بشریت کی نہیں ابلیسیت کی راہ ہے۔ دولت پر دولت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر دل نہیں بھرتا، دنیا ہی میں دوزخ کا مزہ آنے لگتا ہے۔

وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا [۵۴]

(النسائی۔ کتاب لاستعاذہ
بخاری۔ کتاب الدعوات والاذکار۔
مسلم۔ مستدرک۔ کنز العمال۔ جمع الفوائد)

اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔[۴۶]

---

[۴۶] تعوذات کا یہ سلسلہ حدیثی دعاؤں کی حیرت انگیز جامعیت کی ایک حیرت انگیز مثال ہے، غور کرنے کے بعد بھی اس فہرست میں اضافہ کی گنجایش نہ نکل سکے گی۔ کس حکیمانہ ایجاز و جامعیت کے ساتھ ایک ایک بشری ضرورت کو اس کے اندر سمیٹ لیا ہے۔

من العجز والکسل والجبن۔ یہ کم ہمتی، کاہلی اور بزدلی ہی انسان کو کتنی اُخروی سعادتوں اور دنیوی نعمتوں سے محروم رکھتی ہیں!

والھرم۔ پناہ مطلق کبر سنی سے نہیں، بلکہ پیر فرتوت بننے سے مانگی گئی ہے۔ مطلق بڑھاپا تو ایک نعمت ہے، البتہ اس میں زیادتی ایک بلا ہے۔

من عذاب النار و فتنۃ النار۔ دو لفظوں کے الگ الگ آنے سے معلوم ہوا کہ ایک تو دوزخ میں جا پڑنا اور اس کے عذاب میں مبتلا ہونا ہے، اور دوسری چیز ہے محض اس کے لئے آزمایش ہونا، اس کی طرف لے جانے والے سوال و جواب ہونا، اور پناہ مانگنے کے قابل دونوں ہی چیزیں ہیں۔

فتنۃ القبر و عذاب القبر۔ ایک شے تو ہے عذاب قبر، اور ایک شے ہے قبر میں دھڑکانے والا سوال و جواب ہونا۔ مومن کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ نجات و مغفرت بغیر کسی

وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ ؀

(ترمذی۔ عن ابن عباسؓ۔
ابن ماجہ۔ ابواب الادعیۃ)

پانے والا رہوں، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا رہوں، رجوع ہونے والا رہوں۔ اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھووے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت (دینی) قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ اور سینہ کی کدورت کو نکال دے۔ ؀

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہوجا اور ہمیں بہشت میں

؀ (جس سے دین کی پابندی اور خدا اور بندوں کے حقوق کی ادائی میرے لئے آسان ہوجائے۔
دعا دنیا و آخرت کی تمام حسنات کی جامع ہے۔

واھدنی۔ یعنی میں تو مسلسل ہدایت کا محتاج ہوں، مجھے ہر منزل اور ہر قدم پر ہدایت حاصل ہوتی رہے۔

ویسر الھدیٰ لی۔ بندہ کو چاہیئے کہ راہِ ہدایت پر قائم رہنے کی سہولت کی ہی طلب کرتا رہے۔

لک ذکارًا۔ کہ تجھے ہر حال میں اور زندگی کے ہر موقع و مقام میں یاد کرتا رہوں۔

ربّ تقبل توبتی۔ شانِ عبدیت و نیازمندی یہ ہے کہ توبہ بھی کئے جائے، اور پھر قبول توبہ کی دعا بھی کرتا رہے۔

وثبت حجتی۔ یعنی میں دین کی جس حجت پر قائم ہوں، اس میں ضعف و تزلزل نہ پیدا ہونے پائے۔

وسدّد لسانی، یہ دعا حکم قرآنی وقولوا قولاً سدیدًا کی گویا عین تعمیل میں ہے۔

المنزلُ الثانی — دوسری منزل

یوم الاحد — یکشنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ
وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ
وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ
وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی
لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی
عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ
ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ
رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ
مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ
اَوَّاهًا مُّنِیْبًا + رَبِّ تَقَبَّلْ
تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ
وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ

اے میرے پروردگار میری مدد کر اور
میری مخالفت میں کسی کی مدد مت کر اور
مجھے فتح دے اور کسی کو میرے اوپر غالب نہ کر
اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے مقابلہ
میں کسی کی تدبیر نہ چلا۔ اور مجھے ہدایت کر
اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر دے،
اور اُس کے مقابلہ میں مجھے مدد دے جو مجھ پر
زیادتی کرے، اے میرے پروردگار مجھے
ایسا کر دے کہ میں تجھے بہت یاد کیا کروں
تیرا بہت شکر ادا کیا کروں، تجھ سے بہت
ڈرا کروں، تیری بہت فرمانبرداری کیا کروں
تیرا بہت مطیع رہوں، تجھی سے سکون

وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَ اَتِمَّهَا عَلَيْنَا ﴿۵﴾

اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ثنا خواں بنا، اور نعمتوں کے قابل بنا اور انھیں ہم پر پورا کر ﴿۵﴾

(مستدرک۔ کنز العمال عن ابن مسعودؓ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے ثابت قدمی طلب کرتا ہوں امور (دین) میں اور تجھ سے اعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت چاہتا ہوں

﴿۵﴾ یعنی اپنی نعمتیں ہمیں تمام و کمال عنایت کر اور ہمیں اس قابل کر کہ ہم انھیں قبول کر کے اُن کا حق ادا کر سکیں۔

الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا۔ آپس کا اتحاد اور امت میں میل ملاپ جس درجہ میں اہم ہے اسی سے ظاہر ہے کہ رسولؐ نے اسے ایک مقصود قرار دیکر اس کے لئے دعا کی تعلیم کی ہے۔

نجنا من النار.... النور۔ شہوات نفس اور عقلی گمراہیوں کی ظلمتیں تہہ بہ تہہ اور بے شمار ہوتی ہیں اسی طرح قرآن کی طرح حدیث میں بھی ان کے لئے جمع کا صیغہ آیا ہے بخلاف اس کے نورِ ہدایت خطِ مستقیم کی طرح مفرد ہی ہے۔

جنبنا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن۔ بچنے کے قابل صرف "پبلک" فضیحتے نہیں ہوتے (جیسا کہ بڑی بڑی مہذب جاہلی قوموں نے سمجھ رکھا ہے) بلکہ وہ مخفی گناہ بھی جنھیں کانوں کان کسی باہر والے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

بارک .... وذریاتنا۔ آنکھ، کان، دل کی صحت اور بیوی بچوں کی خیر و عافیت بشر کے سکونِ قلب کے لئے جس قدر ضروری ہیں اس کا تجربہ ہر صاحب تجربہ رکھتا ہے۔ ہمارے ہادیؐ و سردارؐ نے اُمت کے کمزور سے کمزور فرد کے جذبات کی بھی کتنی رعایت کرلی ہے۔

وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا
شَاْنَنَا كُلَّهٗ ۵۶

(ابن ماجہ عن ابی امامہؓ باب دعاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَ
اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا
سُبُلَ السَّلَامِ وَ نَجِّنَا
مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ بَارِكْ لَنَا
فِيْ اَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ
قُلُوْبِنَا وَ اَزْوَاجِنَا وَ
ذُرِّيَّاتِنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

داخل کر اور ہمیں دوزخ سے
بچا دے اور ہمارے حال سب
درست کر دے ۵۶

اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے
اور ہمارے آپس کے تعلقات کو درست
کر دے اور ہمیں سلامتی کے راستے
دکھا اور ہمیں اندھیریوں سے نور کی
طرف نکال لا۔ اور ہمیں بے حیائیوں سے
بچائے رکھ خواہ وہ ظاہری ہوں خواہ
باطنی۔ اور ہمیں برکت دے سماعت
میں اور بصارت میں اور قلوب میں
اور ازواج و اولاد میں اور ہماری
توبہ قبول کر، بے شک تو ہی تو
توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

---

۵۶ (دنیوی اور اُخروی دونوں)

وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار۔ جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کی تمنا قرآنی دعاؤں کی طرح حدیثی دعاؤں کا بھی ایک جزوِ اعظم ہے۔

دعاؤں کے صیغہ جمع متکلم میں آنے پر حاشیے پہلے گزر چکے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۵۹

(حاکم. عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، اور جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے [۶۹]

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ

اے اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصّہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت سے اتنا حصّہ کہ تو ہمیں اس کے ذریعہ سے اپنی جنت میں پہونچا دے۔ اور یقین سے اتنا حصّہ کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہماری سماعت اور ہماری بصارت اور ہماری قوت کو کام کا رکھ

---

[۶۹] (میں ممکن ہے کہ ان کو بھول گیا ہوں، تو تو نہیں بھول سکتا۔ ممکن ہے وہ میرے محض شعور خفی میں ہوں، تیرے لئے خفی و جلی کا کوئی سوال ہی نہیں)

اغفر لی ..... اعلنت۔ ایک مختصر سے فقرہ میں عمر کے ہر دَور کی اور ہر قسم کے گناہوں سے معافی طلبی آگئی۔

وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؀

(ترمذی عن شداد بن اوسؓ نسائی، حاکم)

اور تجھ سے مانگتا ہوں سچی زبان اور قلب سلیم اور اخلاق صحیح، اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے۔ بیشک تو ہی ہر غیب کا جاننے والا ہے ؀

؀ (تو تو اُن گناہوں سے بھی واقف ہے جو خلق میں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں)

فی الامر۔ میں امر سے مراد امور دین ہیں۔

اسألك شكر نعمتك۔ نعمتوں پر اداے شکر کی توفیق یہ بھی اللہ ہی سے طلب کرنے کی چیز ہے

حسن عبادتك۔ محض عبادت اپنی خشک رسمی صورت میں نہیں بلکہ حُسنِ عبادت بھی ایک درجہ میں مطلوب و مقصود ہے۔

اسألك من خير ما تعلم۔ دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں بہت ہی لطیف و خفی قالب رکھتی ہیں۔ ان کا علم محض توفیقِ الٰہی ہی سے ہو سکتا ہے۔

استغفرك مما تعلم۔ ہر بشر کے کتنے ہی گناہ ایسے ہوتے ہیں جنھیں وہ اس اہتمام اخفاء کے ساتھ کرتا ہے کہ بجز عالم الغیب کے کسی بشر کو اُن کی خبر نہیں ہونے پاتی۔ یہاں ان سب سے استغفار مقصود ہے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا	اے اللہ ہمیں بڑھا، اور گھٹا مت،
وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَ	اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر،
اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَ	اور ہمیں عطا کر، اور ہمیں محروم نہ رکھ
اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَ	اور ہمیں بڑھائے رکھ اور دوسروں کو
اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ۖ	ہم پر نہ بڑھا، اور ہمیں خوش رکھ،
(مستدرک۔ عن عمرؓ۔ کنز العمال	اور ہم سے خوش رہ۔ لـه

متعنا ..... احییتنا۔ زندگی بھر انسان سماعت کا اور بصارت کا اور جسمانی قوت کا جس درجہ محتاج رہتا ہے، ذرا سے غور و تامل کے بعد ہر شخص پر ظاہر ہو سکتا ہے۔

واجعلہ الوارث منا۔ یعنی ان چیزوں کی اچھی یادگاریں میرے بعد بھی باقی رہ جائیں۔

ولا تجعل ..... دیننا۔ مصیبت ہر قسم کی بری ہے لیکن جس مصیبت کا تعلق دین سے ہو، وہ تو خاص طور پر بری ہے۔ اسی لئے اس سے بچنے کی دعا بھی مستقل کرائی گئی۔

ولا تجعل ..... رغبتنا۔ دعا کا یہ جزو اہم ترین ہے۔ اور آج جو بھی مصیبتیں ہم پر چھائی ہوئی ہیں اسی کے ملحوظ نہ رکھنے سے ہیں۔ کاش! ہم یہ سمجھ لیتے اور سیکھ لیتے کہ دنیا نہ ہماری مقصود اصلی ہے اور نہ ہمارے علم اور شوق کی منتہا اور غایت! یہ دنیا تو ہمارے بڑے ہی طویل سفر زندگی کی صرف ایک مختصر سی منزل ہے اور بس۔

معاصیک۔ یعنی تیرے مقابلہ میں نافرمانیاں۔

لـه اللہ کی خوشی جو طلب کی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں سے بندہ کو سرفراز کرتا رہے اور بندہ کی خوشی جس کی دعا کی گئی ہے یہ ہے کہ اس کی دلی مرادیں پوری ہوتی رہیں۔

زدنا ولا تنقصنا۔ یہ بڑھاؤ گھٹاؤ غالباً مادی راحتوں اور نعمتوں کے لحاظ سے ہے۔

مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ۞

(ترمذی. نسائی

عن ابن عمرؓ)

جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسکی خیر کو ہمارے بعد باقی رکھنا اور ہمارا انتقام اس سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اُس پر غلبہ دے جو ہم سے دشمنی کرے اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ ڈال، اور دنیا کو نہ ہمارا مقصودِ اعظم بنا اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزلِ مقصود، اور ہم پر اُس کو حاکم نہ کر جو ہم پر نامہربان ہو۔

---

۵۰ (خواہ وہ تسلط بہ طور ظالم زبردست حاکم کے ہو یا کسی اور طرح پر)

حدیث کی اعلیٰ دعاؤں میں یہ دعا خاص طور پر اعلیٰ ہے۔ اور رسول اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ حکیمانہ پر ایک شاہد عادل۔

اقسم لنا ..... معاصیک۔ خشیتِ الٰہی کا جو پورا حق ہے، اُسے کون بشر ادا کرسکتا ہے۔ کس میں اتنی قوت و ہمت ہے۔ طاعت کافی صرف اس درجہ میں ہے جو بندہ کی رسائی جنت تک کرادے۔

من الیقین ..... الدنیا۔ یقین و ایمان باللہ کا وہ درجہ کافی ہے جو دنیا کے مصائب کی برداشت بندہ پر آسان کردے۔

اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ ؕ[65]

اور جب تو کسی جماعت پر بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اُٹھا لینا بلا اس کے کہ میں اُس بلا میں پڑوں اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس شخص کی محبت (بھی) جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اُس عمل کی (بھی) محبت جو تیری محبت سے قریب کر دے[65]

(مستدرک عن ثوبان رضؓ)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ؕ[66]

اے اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کر دے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے، اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر[66]

(ترمذی ۔ عن ابی الدرداءؓ و عن معاذؓ)

---

[65] سبحان اللہ! کیسی حکیمانہ انداز سے یہاں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ مقصود اصلی تو حبّ الٰہی ہے لیکن ساتھ ہی مقصودیت میں شریک و شامل وہ اعمال بھی ہیں جو حبّ الٰہی سے قریب کردیں!۔ اللہ ہی محبوب نہیں، اللہ کی طاعات و فرائض بھی محبوب ہیں، کہ وہ سب اسی منزل تک پہونچانے والے ہیں۔

حبّ المساکین۔ دعا حبّ مساکین کی کرائی گئی ہے، حُبّ اغنیاء و امراء کی نہیں، اسی سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلام میں فقراء و مساکین کا کیا درجہ ہے۔ صحیح سوشلزم اور حقیقی کمیونزم یہیں ہے، بغیر فساد و افسادکے۔

وحبّ من یحبک۔ یہ نص صاف ہے اس بارہ میں کہ اللہ ہی نہیں، اللہ والے بھی محبوب ہونے چاہیے۔

[66] یعنی جو بڑی سے بڑی اور گہری سے گہری طبعی محبتیں ہیں، ان پر بھی غالب اپنی ہی عقلی محبت کو رکھ، اور تیرے احکام پر عمل کے وقت کوئی بھی غیر الٰہی تعلق مانع نہ ثابت ہو!۔ بندہ کے بس میں اس کے سوا اور ہے بھی کیا؟ پیغمبری دعا کی شان حکمت ملاحظہ ہو، دعا اس کی نہیں کہ طبعی محبتیں مٹ جائیں، فنا ہوجائیں، دعا صرف اس کی ہے کہ خدائی محبت ان سب مخلوقی محبتوں پر غالب رہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ [۶۲]
(ترمذی عن عمران بن حصین)

اے اللہ میرے دل میں ڈال دے اپنی طرف سے سعادت[۶۲]۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِيْ [۶۳] (ابوداؤد عن ابن عمرؓ۔ مستدرک عن حصین بن عبداللہ)

اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ، اور مجھے اصلاح امور کی ہمت دے۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [۶۴] (ابن ماجہ۔ عن ابی ہریرہؓ)

میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں عافیت مانگتا ہوں[۶۴]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ اِذَا

اے اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے۔

اثرنا ولا تؤثر علینا۔ یہ بڑھاؤ گھٹاؤ غالباً روحانی مدارج کے اعتبار سے ہے۔

واعطنا ولا تحرمنا۔ اس میں مادی و روحانی ہر قسم کی بخششیں اور عطیے آگئے۔

۶۲ (جس سے خود بخود بلا کسی مانع کے راہِ حق پر چلتا رہوں۔) رشد و ہدایت کی دعا اگر اخلاص کے ساتھ جاری رہے تو یہ بجائے خود ایک بڑا عملی اقدام اصلاحی زندگی کے حق میں ثابت ہوگا۔

۶۴ سبحان اللہ! کتنی جامع دعا ہے۔ سب کچھ اس کے اندر آگیا۔ ایک متن ہے کہ جس کی جتنی چاہیے شرح کرتے جائیے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ؎٦٨ (مستدرک عن انسؓ)	اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھیے ؎٥٤
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْٓ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ؎٦٩ (مستدرک عن ابن مسعودؓ)	اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت جنت کے برترین مقام یعنی جنت خلد میں ؎٥٥
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْٓ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ	اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور

؎٥٤ دلوں کا پلٹنا تکوینی طور پر تمامتر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ مومن کو بدگمانی سب سے زیادہ اپنے ہی نفس کے ساتھ رہتی ہے، کہ اگر توفیق الٰہی مسلسل دستگیر نہ رہے تو کہیں میں پھسل نہ جاؤں۔

؎٥٥ مومن کی زبان و قلب سے یہ تین کیسی کلیدی دعائیں نکل رہی ہیں:۔

(١) ایمان پر ثبات، دین کا استحکام۔

(٢) دینی و دنیوی نعمتوں کا سلسلہ غیر منقطع۔

(٣) جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں سرور کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت و رفاقت ـــــ جس سے اونچی منزل خیال میں بھی نہیں آسکتی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ؎

(ترمذی عن عبداللہ بن یزید الانصاریؓ)

اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اُس شخص کی بھی محبت جسکی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو، یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے اُسے میرا معین بھی اس کام میں بنادے جو تجھے پسند ہے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے میری پسندیدہ چیزوں کو مجھ سے دُور رکھا ہے سو اُسے اپنی پسندیدہ چیزوں کے لئے میرے حق میں موجب فراغ بنادے ؎

؎ یعنی میرے جن محبوبات و مرغوبات نفس کو تو نے اپنی حکمت و ربوبیت سے مجھ سے دُور ہی رکھا ہے۔ سو اس دُوری کا یہ اثر میرے اوپر ڈال کہ میں عین تیری ہی مرضیات کو پسند کرنے لگوں!

اللھم ارزقنی.....عندك - یہ ایک اور نص اس حقیقت پر ہے کہ محبت الٰہی کے ساتھ ساتھ اُن اہل اللہ کی محبت بھی مطلوب ہے جو محبت الٰہی میں معین و معاون ہوتے ہیں۔

اللھم فکما.....تحب - یعنی میرے مرغوبات و مالوفات جو مجھے عطا ہوئے ہیں ان سب کو تو اپنی مرضیات ہی کے حصول کا ذریعہ بنادے۔

کتنی ہی معتدل، آسان اور حکیمانہ تعلیم اسلام کی ہے۔ بعض دوسرے مذہبوں کی طرح یہاں یہ حکم نہیں کہ اپنی دلچسپی کی ساری چیزیں چھوڑ دو، لذات مادی کو یک قلم ترک کر دو، بلکہ حکم صرف اتنا ہے کہ اپنی دلچسپیوں اور لذتوں کو مرضیاتِ الٰہی کے تابع و ماتحت بنادو، دین کے کام میں انھیں لگادو۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَ
قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ
مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ
وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ
خَيْرًا لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ
فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ
الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ
وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ
وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَ
اَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ
وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ تجھے واسطہ اپنے علم غیب
اور خلائق پر اپنی قدرت کا مجھے زندہ رکھ
جبتک تیرے علم میں زندگی میرے حق
میں بہتر ہو۔ اور مجھے اٹھالینا جب تیرے
علم میں موت میرے حق میں بہتر ہو[۵۸-۱]
اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر
غائب و حاضر میں اور اخلاص کی بات
حالت عیش و طیش میں[۵۸-۲] اور تجھ سے ایسی
نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی
آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور
میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم تکوینی پر

[۵۸-۱] گویا زندگی بھی سرتاسر رحمت کے سایہ میں گزرے، اور موت بھی تمامتر رحمت ہی کے آغوش میں لے جائے۔ بندہ بیچارہ تو بس رحمت و راحت کا بھوکا رہتا ہے، یہ عالم ہو تو، اور وہ عالم ہو تو۔

[۵۸-۲] (کہ یہی دو وقت جذبات نفس کی رو میں بہہ جانے کے ہوتے ہیں) جس کسی نے ان دونوں موقعوں پر اپنے اوپر قابو رکھ لیا، اسکی مستقل زندگی متقیانہ بن گئی،

اسألك ..... الشهادة۔ یعنی خشیت الٰہی ہر حال میں قائم رہے، عام اس سے کہ نتائج عمل بالکل سامنے ہوں یا نظر سے مخفی۔

حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تَتْبَعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ؎

(مستدرک. عن ابی ہریرہؓ)

ایمان حُسن اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے تو مجھے فلاح بھی دے، اور رحمت تیری طرف سے اور عافیت اور مغفرت تیری طرف سے اور (تیری) خوشنودی ۵۴ء

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ ؎

(مستدرک. عن انسؓ. ابن ماجہ)

اے اللہ تو نے جو علم مجھے دیا ہے۔ اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے ۵۵ء

۵۴ء اس میں مانگنے والے نے وہ سب کچھ مانگ لیا۔ جو مانگا جا سکتا ہے۔ اور جو مانگا جانا چاہیئے۔ یعنی

۱۔ جسمانی تندرستی، روحانی تندرستی (یعنی ایمان) کے ساتھ۔

۲۔ روحانی زندگی، اخلاقی پہلوؤں کی تابناکی کے ساتھ۔

۳۔ فوری کامیابی اور مستقل فلاح۔

۴۔ رحمت الٰہی، اور

۵۔ عافیت (دنیا میں) اور

۶۔ مغفرت، (آخرت میں) اور رضوان الٰہی۔

۵۵ء یعنی جو علم مجھے مرحمت ہوا ہے اس پر عمل کی توفیق بھی ہو، اور علم بھی آئندہ وہی مرحمت ہو جو عمل میں معین ہو۔ کیسی نپی تُلی بات ارشاد فرما دی گئی ہے۔

ملاحظہ حاشیہ ۵۵ء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَیْرًا وَّاَسْأَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ؎

(مستدرک۔ عن عائشہ رض۔ ابن ماجہ)

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندہ اور تیرے نبی (صلعم) نے مانگی۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز بھی اس سے قریب کرنےوالی ہو، قول سے ہو یا عمل سے، اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ اپنے ہر حکم تکوینی کو میرے حق میں بہتر کردے اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو کچھ تو میرے حق میں جاری کرے اُس کے انجام کو سعادت بنادے۔ ؎

؎ مقصود و مطلوب مومن کو ہر حال میں خیر ہی ہے۔ خیر عاجل بھی، اور خیر آجل بھی اور وہ اپنا حصہ ہر خیر سے چاہتا ہے، عام اس سے کہ وہ خیر اس کے محدود علم میں ہو یا نہ ہو۔

؎ بڑی جامع اور بڑی بلیغ دعا ہے۔

ما سألك عبدك ونبيك۔ سب سے اچھے مانگنے والے اور سب سے بڑھ کر مذاق سلیم رکھنے والے وہی نبی معصوم تھے، انھوں نے جن جن چیزوں کو اپنے رب سے طلب کیا، لامحالہ وہی سب سے بہتر اور وہی قابل طلب تھیں بھی۔ یہ ہیں صحیح معنی محبت رسول ؐ کے۔

انی ..... عمل۔ جنت ایسی شے ہے جس کی طلب اس الحاح کے ساتھ خود رسول الثقلین کر رہے ہیں اور محض جنت ہی نہیں، قول و عمل کے اُن سارے راستوں کی بھی جو جنت کی طرف لے جانےوالے ہیں، کتنی قابل غور و قابل عبرت یہ حقیقت ہے اُن غافلوں اور جاہلوں کے لئے جو عشق رسول ؐ کے زعم میں اپنے کو جنت کی طرف سے بے پروا اور غیر ملتفت ظاہر کرتے ہیں!

کل قضاء لی خیرا۔ قضا سے ظاہر ہے کہ حکم تکوینی مراد ہے، یعنی جتنے حالات طبعی اور غیر اختیاری

وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ[۲]

(مستدرک عن عامر بن یاسرؓ)

رضا مندر رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری دید کا شوق۔ اور میں تیری ذات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والی بلا سے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کردے اور ہمیں راہ یاب راہنما بنا دے۔[۵۴]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ[۳]

(مستدرک عن عائشہؓ۔ ابن ماجہ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، فوری بھی اور دور کی بھی۔ اس میں سے بھی جس کا مجھے علم ہے اور اس میں سے بھی جس کا علم مجھے نہیں ہے۔[۵۵]

---

۵۴ (کہ ہم خود بھی راہ پر قائم رہیں اور دوسروں کو بھی راہ دکھاتے رہیں)

ولذة ..... لقاءك۔ مومنین اہل جنت کا جمال الٰہی اور لقاء حق سے سرفراز ہونا اہلسنت کا ایک مسلم عقیدہ ہے۔ اور یہی دیدار حق اہل جنت کے لئے ساری دوسری نعمتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

نعیما ..... تنقطع یعنی جن نعمتوں اور راحتوں سے سرفرازی ہو، انھیں دوام بھی نصیب ہو۔ ایسا غضب نہ ہو کہ وہ نعمتیں اور بخششیں عارضی ثابت ہوں۔

اللھم زینا بزینة الایمان۔ ایمان کا نفس وجود کافی نہیں۔ اس کا اصلی مزہ تو جب ہے، جب اس کے ساتھ ساتھ زینت ایمان کے بھی اسباب موجود ہوں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭

(الطبرانی ۔ عن انسؓ)

اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ٭

(ابو داؤد ۔ عن معاذؓ ۔ مستدرک ۔ عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی تشویش ایسی جسے تو دور نہ کر دے اور نہ کوئی قرضہ ایسا جسے تو ادا نہ کر دے اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے ایسی جسے تو پوری نہ کر دے ، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ۸۹

اے اللہ ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسن عبادت کے باب میں ۹۰

---

۹۰ یعنی ہم جس حال میں ہوں ، احکام اسلامی کی پابندی ہم سے جدا نہ ہونے پائے یہ کسی حال میں بھی نہ ہونے پائے کہ ہم اس سے چھٹے ہوئے رہیں اور وہ ہم سے چھٹی ہوئی رہے ! ۔ یہ ہے عاشقانہ مزاج کی صحیح رعایت ۔ اور اللہ ہر کلمہ گو کو توفیق اسی کی دے ۔

۸۵ اس میں یہ تعلیم آگئی کہ ہر مومن کو طلب خیر پر ایسا ہی حریص ہونا چاہیے ۔

من ..... بیدك ۔ اس میں خیر کی وہ ساری قسمیں آگئیں جن کے ظاہری اسباب و وسائل دوسرے ہوتے ہیں لیکن بہ حیثیت مسبب الاسباب ان کی اصلی کنجی حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے ۔

واسألك ..... كله ۔ یہاں خیر کی وہ قسمیں مراد ہیں جو بلا توسط وسائط براہ راست حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہیں ۔

علیٰ ۸۸ ولا حاسدًا ۔ اور انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس ، اور سب سے بڑا حاسد شیطان ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ بندۂ مومن کوئی ایسی حرکت کر گزرے جس سے اس بڑے دشمن یا بڑے حاسد کو خوش ہونے کا موقع ہاتھ آجائے ۔

۸۹ یہ دعا بھی بڑی جامع ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے ، دنیوی اور اُخروی تمام ضرورتوں پر حاوی ، اور اس کے خاتمہ پر یا ارحم الراحمین سے مخاطبہ بہت ہی بلیغ ہے اور نہایت موزوں ۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ؎

(کنز العمال۔ عن بسر بن ارطاۃ)

اے اللہ ہمارا انجام تمام کاموں میں اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ ؎۵۴

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ؎

(مستدرک۔ عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ مجھے اسلام پر قائم رکھ کھڑے ہوئے اور اسلام پر قائم رکھ بیٹھے ہوئے اور اسلام پر قائم رکھ لیٹے ہوئے۔ اور مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے نہ کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو اے اللہ میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں اور تجھ سے وہ بھلائی بھی مانگتا ہوں جو تمام تر تیرے ہی قبضہ میں ہے۔ ؎تشریح

طور پر پیش آتے ہیں وہ سب بھی میرے حق میں بھلائی ہی رکھیں۔

اَسْاَلُكَ... رُشْدًا۔ یعنی مجھے جس حالت میں بھی رکھا جائے، انجام ہر حالت کا خیر و سعادت، رشد و ہدایت ہی کی شکل میں کر دیا جائے۔

۵۴ اجرنا من خزی الدنیا نے ظاہر کر دیا کہ دنیا میں اپنی تفضیح و رسوائی کے اسباب سے بچنا بھی صحیح و مناسب خودداری کی ایک قسم ہے جو مومن کیلئے نا قابل التفات نہیں اور اپنی عزت نفس کو گنوا کر بے غیرتی اختیار کر لینا، جس کا نام بعض لوگوں نے طریق ملامتیہ رکھ لیا ہے، اسلام میں کوئی وزن نہیں رکھتا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ۱۰۴

اے اللہ میں کمزور ہوں پس اپنی مرضیات میں میرا ضعف قوت سے بدل دے، اور کشاں کشاں مجھے خیر کیطرف لے جا۔ اور اسلام کو میری پسند کا منتہا بنا دے، میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے۔ اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔ ۹۴

(مستدرک۔ عن بریدة الاسلمیؓ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا اور بہترین کامیابی اور بہترین عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت ۹۵

---

۹۴ خاص الخاص عبدیت کی ظاہر کرنیوالی دعا اس سے بڑھ کر اور کن الفاظ میں ممکن ہے؟، خوب غور کر لیا جائے، یہ الحاح اور یہ التجا کرنے والے افضل البشر اور سردار انبیاء ہیں۔

۹۵ ساری دعا آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللھم انی اسألک خیر المسألة۔ پہلی دعا تو یہی دعا ہے کہ خود بہترین سوال ہی کی توفیق عطا ہو، ہمیں کیا خبر کہ کونسی دعا ہمارے حق میں بہتر ہے اور کونسی چیزیں ہمارے مانگنے کی ہیں، سو پہلے تو ہمیں خود اسی کی رہبری فرما! اسی مضمون کو عارف رومی نے اپنے ہاں یوں کہا ہے کہ دعا کا قبول کرنا تو تیرے اختیار میں ہے ہی، خود دعا کی تعلیم بھی تو تیرے ہی بس میں ہے۔ ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ایمنی از تو مہابت ہم ز تو!

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ۹۰

(مستدرک عن ابن عباسؓ)

اے اللہ مجھے قناعت دے اسمیں جو تو نے مجھے نصیب کیا ہے اور اسمیں میرے لئے برکت دے ۹۱ اور ہر اُس چیز میں جو میری نظر سے غائب ہے میرا نگراں رہ خیریت کے ساتھ ۹۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيْ وَّلَا فَاضِحٍ

(مستدرک عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت جس میں میرے لئے رُسوائی اور فضیحت نہ ہو ۹۳

---

۹۰ کتنی سچی اور گہری بات ارشاد ہوئی ہے، نہ ذکر الٰہی نہ شکر الٰہی، نہ حُسن عبادت، کوئی شے بھی توفیق الٰہی اور امدادِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا میں یہ پہلو بھی ہے کہ انسان کو اپنی کسی عبادت وطاعت پر عُجب نہ پیدا ہو جائے۔

۹۱ اضافۂ دولت اور ترقی رزق کی دعائیں تو بے شمار ہیں لیکن دولتِ قناعت ونعمت برکت پر نظر دنیا کے اسی سب سے بڑے حکیم اور دقیق النظر انسان ﷺ ہی کی پہونچ سکتی تھی۔ اور حقیقۃً یہی دنیا کی بخل اور خلائق کی بے چینی کا سب سے بڑا اور مؤثر علاج ہے۔

ہر شخص اسی خبط میں مبتلا ہے کہ جتنا مل رہا ہے اُس سے اور زیادہ ملنے لگے، حالانکہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ زیادہ ملنے پر بھی ہوس نہیں بجھتی اور جتنی آمدنی میں ترقی ہوتی جاتی ہے خرچ بھی اسی نسبت سے بڑھتا چلا جاتا ہے، تو بجائے اس اضافہ کی اُدھیڑ بن میں پڑے رہنے کے دعا ہی کیوں نہ کیجائے کہ جو کچھ مل رہا ہے بس اُسی سے طبیعت کو آسودگی ہو جائے، یہ نسخہ ایکبار بھی آزما کر دیکھا جائے تو آج دنیا میں جو نفسی نفسی پڑی ہوئی ہے وہ آدھی سے زیادہ تو ضرور ہی گھٹ جائے۔ ملاحظہ ہوں حواشی ۱۳۶ و ۲۵۶

۹۲ بندہ عرض کر رہا ہے کہ مجھ اندھے کو مغیبات کی کیا خبر، ہر چیز اپنے باریک اور دور رس نتائج کے لحاظ سے تو تجھی پر روشن ہے، تو ہی میری نگہبانی خیریت کے ساتھ کر سکتا ہے۔

۹۳ یعنی زندگی پاکیزہ نصیب رہے، موت مبارک نصیب ہو، اور آخرت میں ہر قسم کی رسوائی سے دامن محفوظ رہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ
عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ ۳۹
(مستدرک۔ عن عائشہؓ)

وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ
وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ
اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ
يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ
ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ
اَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا
مَوْلَايَ ۴۰
(الطبرانی۔ عن انسؓ۔ کنز العمال)

اے اللہ میرا رزق خوب فراخ کر دینا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت ۹۹

اور میری عمر کا بہترین حصہ اس کا آخری حصہ کرنا اور میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں ۱۰۰ اے اسلام اور اہل اسلام کے مددگار! مجھے ثابت قدم رکھ اسلام پر، یہاں تک کہ میں تجھ سے مل جاؤں ۱۰۱ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اپنی اور اپنے متعلقین کی سیر چشمی ۱۰۲

---

۹۹ عموماً ضعیفی ہی میں جب انسان کی جسمانی قوتیں جواب دے چکتی ہیں اور انسان فراہمی معاش کے قابل نہیں رہتا، اُسے معاش کی تنگی کی جانب سے شکایت ہو جاتی ہے، یہ دعا اُس وقت کے لئے کیسی تسلی بخش ہے اور ضعفاءِ اُمت کے لئے کیسی کیسی عنایتیں اس حکیم اعظم ﷺ کے کلام میں موجود ہیں۔

۱۰۰ سبحان اللہ وبحمدہٖ، ہر ہر فقرہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے اور آخری فقرہ تو وجد میں لے آنے والا ہے! بیشک ہر مومن کے دل کی عین ترجمانی یہی ہے کہ اُس کی آخر عمر بہترین عمر ہو، اور اُس کے آخری اعمال بہترین اعمال ہوں، اور اسکی بہترین گھڑی اپنے رب کے حضور میں پیشی کی گھڑی ہو۔

۱۰۱ یہی معنی ہیں قرآن مجید کی اس آیت کے واعبد ربك حتی یاتیك الیقین، عمر بھر کی ریاضتیں اور مجاہدے اسی لئے ہوتے ہیں کہ خاتمہ توحید و رسالت کی گواہی پر ہو۔

۱۰۲ (جس سے نہ میں کسی کا محتاج و دست نگر رہوں اور نہ میرے متعلقین)

وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِي وَحَقِّقْ
إِيْمَانِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَ
تَقَبَّلْ صَلَاتِي وَاَسْأَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ
وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ
وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ
مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ
وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ

(مستدرک۔ عن اُمّ سلمۃؓ)

مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ
بھاری کر دے اور میرے ایمان کو متحقق کر دے
اور میرا درجہ بلند کر دے اور میری نماز کو قبول
کر، میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بلند
درجے۔ آمین[96] اے اللہ میں تجھ سے
مانگتا ہوں خیر کی ابتدائیں بھی اور انتہائیں
بھی، اور خیر کی جامع چیزیں اور خیر کا
اوّل بھی اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر
بھی اور خیر کا باطن بھی[97] اے اللہ
میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اپنے ہر اُس
کام میں جسے اعضاء سے کروں یا دل سے
کروں اور اُس کی بھی خیر جو پوشیدہ ہے،
اور اُس کی بھی خیر جو علانیہ ہے۔

---

۹۶ دیکھئے کہ رسولؐ بھی جنت ہی کی طلب کر رہے ہیں اور جنت میں بھی درجات بلند کی!۔ وائے ہماری نادانی وکم فہمی کہ ہم اپنی "روحانیت وولایت" کا کمال جنت کی طرف سے بے اعتنائی وبے التفاتی میں سمجھتے ہیں!۔

۹۷ خلاصہ یہ کہ تکوینی حالت کوئی سی بھی ہو، بندہ ہر حال میں خیر ورحمت ہی سے گھرا رہنا، اسی میں اپنے کو ملفوف دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے اور یہی اس کی صحیح ترین تمنا ہے۔

۹۸ انسان کا جو بھی عمل ہوگا، یا تو ظاہری اعضاء وجوارح سے ہوگا یا قلب سے، اور یا علانیہ ہوگا یا اخفاء کے ساتھ، الفاظ دعا کی جامعیت نے ان سب کو گھیر لیا۔

اَمُوتَ لَدِیغاً ؎ (ملاحظہ ہو منزل اوّل کے خاتمہ کا حوالہ)

موت کے وقت گر پڑیں کچل اُٹھے اور اس سے
کہیں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور اس سے
کہیں جانور کے ڈسنے سے مروں ۳ ۹ ۱ ؎

---

۳ ؎ غرض یہ کہ تکوینی و تشریعی، مادی و روحانی طبعی و اخلاقی جتنی حیثیتوں سے جتنے بھی خطرے ممکن ہیں، بندہ ان سب سے اپنی حفاظت، محافظ حقیقی کی پناہ میں آجانے سے چاہتا ہے اور اسی کے لئے الحاح و تفرع کے ساتھ التجا کر رہا ہے۔

من شر ما عملت۔ یعنی ان گناہوں کے وبال سے جو میں کر چکا ہوں۔

من شر ما لم اعمل۔ یعنی ان فرائض و واجبات کے ترک کے وبال سے جو میں ترک کر چکا ہوں۔

من زوال نعمتك۔ اس نعمت کے عموم میں دنیوی و اخروی و مادی و روحانی ساری نعمتیں آگئیں۔

من شر سمعی۔ یعنی بُری باتوں کے سننے سے۔

من شر بصری۔ یعنی بری باتوں کے دیکھنے سے۔

من شر لسانی۔ یعنی بری باتوں کے کہنے اور بولنے سے۔

من شر قلبی۔ یعنی بری باتوں کے ذہن میں جمانے سے۔

ومن شر منیی۔ یعنی بیجا اور ناجائز شہوت رانی سے۔

محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و رسالت پر تنہا یہی دعائیں دلیل قوی کا حکم رکھتی ہیں۔ اُمت کے کمزور سے کمزور فرد کے دل کی گہرائیوں تک اتنی ہمہ گیر رسائی بجز رسول صادق کے اور کسی سے ممکن ہی نہیں۔

ان تضلنی۔ اسمیں ضلال کی نسبت حق تعالیٰ کی جانب تکوینی حیثیت سے بہ طور علت العلل یا مسبب الاسباب کے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی بارہا آیا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حق تعالیٰ از خود کسی بندہ کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان یتخبطنی الشیطان عند الموت۔ مومن کی عمر بھر کی کمائی کو حق تعالیٰ یوں ہی ضائع ہونے سے بہر حال بچائے گا۔ پھر بھی اپنی طرف سے تقاضائے عبدیت و عبودیت یہی ہے کہ اُس مالک سے اس نازک ترین اور اہم ترین موقع کے لئے التجا ہی جارہی رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْعُمُرِ
وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ وَ
مِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ
وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ
وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا
لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ
نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ
فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ
وَمِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ
شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ
وَمِنَ الْفَاقَةِ وَمِنْ اَنْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ وَمِنَ
التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ
وَاَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ
فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّ اَنْ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بری عمر سے
اور دل کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں
بہ واسطہ تیری عزت کے کہ کوئی معبود نہیں
بجز تیرے اس سے کہ تو مجھے گمراہ کردے اور بلا کی
سختیوں سے اور بدقسمتی کے حصول سے اور
بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور اس
کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی
برائی سے جسے میں نے نہیں کیا اور اس چیز کی
برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے
جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جاتے رہنے سے
اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے
ناگہاں آ جانے سے اور تیری ناخوشی سے اور اپنی
شنوائی کی خرابی سے اور اپنی بینائی کی خرابی سے
اور اپنی زبان کی خرابی سے اور اپنے دل کی خرابی سے
اور اپنی منی کی خرابی سے اور فاقہ سے اور اس سے کہ
میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے
اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور میرے
کسی چیز پر گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور
جل جانے سے اور اس سے کہ شیطان مجھے

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ؀۸۸

(مسند احمد۔ عن ام سلمہؓ)

اے اللہ تونے میری صورت اچھی بنائی اور میری سیرت بھی اچھی کردے اور میرے دل کی کھولن دور کردے اور گمراہ کرنیوالے فتنوں سے مجھے بچائے رکھ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ح۱

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ؀۸۹ (الطبرانی۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ مجھے موت کے وقت حجت ایمان تلقین کردے۔ ح۲

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ ؀۹۰

(مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی۔ عن ابن مسعودؓ)

اے میرے پروردگار میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو آج کے دن میں ہے اور اس چیز کی بھی بھلائی جو اس کے بعد ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ ؀۹۱ (ابوداود۔ عن ابی مالکؓ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں آج کے دن کی اور اسکی فتح اور اسکی ظفر اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اسکی ہدایت۔

ح۱ یعنی ساری زندگی مرضیات الٰہی میں گزرے اور موت بھی اسی پر آئے۔

غیظ قلب۔ یہ کہ طبیعت میں ہر وقت کی الجھن و بے چینی، دنیا کی ہر چیز سے بے اطمینانی۔ خالق و مخلوق سب کی طرف سے ناگواری رہے۔

ح۲ حجۃ الایمان۔ یعنی ایمان پر صریح و روشن و مضبوط دلیل، جس سے قدم میں ڈگمگاہٹ کا احتمال بھی نہ ہو۔

المنزل الثالث
یوم الاثنین

تیسری منزل
دوشنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ؕ

(کنز العمال۔ عن بریدہؓ)

اے اللہ مجھے بڑا صبروالا بنادے اور مجھے بڑا شکروالا بنادے[۱۰۴]۔ اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنادے اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنادے[۱۰۵]۔

اَللّٰهُمَّ صَنَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِیْنَتَهَا وَسَكَنَهَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَكَةَ مَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَآ اَحْرَمْتَنِیْ ؕ

(کنز العمال۔ عن سمرۃؓ)

اے اللہ ہمارے ملک میں برکت اور شادابی اور امن رکھ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اسکی برکت سے مجھے محروم نہ رکھ اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے اُس کے باب میں مجھے آزمایش میں نہ ڈال[۱۰۶]۔

---

[۱۰۴] کہ ہر مصیبت کے وقت صبر کا اور ہر نعمت کے موقع پر شکر گزاری کا ثبوت دیتا رہوں۔

[۱۰۵] جب بندہ خود اپنی نظر میں چھوٹا بن جائے گا تو دوسروں کی نظر میں بڑا بن جانے سے جن نقصانات کا احتمال رہتا ہے وہ از خود دفع ہو گئے۔ اور جو فوائد ہو سکتے ہیں وہ باقی رہ گئے۔

[۱۰۶] یعنی جو چیزیں تو نے اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے لئے مناسب نہیں سمجھیں، اُن کی طلب میرے دل میں ایسی ہرگز نہ پیدا ہونے دے کہ میں نافرمانی کے قریب بھی ہو جاؤں۔

اللّٰھم صنع فی ارضنا الخ۔ اپنے ملک و وطن کے حق میں ترقی و برکت کی دعا کرتے رہنا ممنوع نہیں، بلکہ ماثور ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ٩٣

(ترمذی۔ عن انسؓ۔ نسائی)

اے حی اے قیوم میں تیری رحمت کے واسطہ سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے حال کو درست کر دے اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سونپ[١١١]

اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِيْ وَأَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ٩٤

(الطبرانی۔ عن ابی امامۃؓ)

تیرے اُس نورِ ذات کے واسطہ سے جس سے آسمان وزمین روشن ہیں اور ہر اُس حق کے واسطہ سے جو تجھے حاصل ہے، اور اُس حق کے واسطے سے جو مانگنے والے کا تجھ پر ہے، میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے در گزر کر، اور یہ کہ اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے پناہ دے[١١٢]

---

[١١١] اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرنے کے لائق صرف بڑے بڑے اہم معاملات ہی نہیں دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہے، نفس بشری کا کچھ اعتبار کسی چھوٹی سی چھوٹی مدت کے لئے بھی نہیں ہے اُسکی طرف سے بدگمان اور خائف ہر وقت رہنا چاہیئے، عارفین اسی لئے اس دعا کا وِرد دل میں اور زبان سے ہر وقت رکھتے ہیں اور یہاں تو براہِ راست سرورِ عالمؐ کی زبان سے بھی ہدایت و تعلیم اسی کی مل رہی ہے۔

[١١٢] بندہ مضطر و مضطرب ہو کر حاکم حقیقی سے رحم و کرم کی درخواست ہر ہر پہلو سے کرتا ہے اور ایک ایک حق اور ایک ایک واسطہ کو اپنا شفیع بنا کر پیش کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ
الْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ
وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ
عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ
يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ
يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ
فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۹۲
(ابوداؤد۔ عن عمرؓ۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی
اور امن اپنے دین و دنیا میں، اور
اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ میرا
عیب ڈھانپ دے، اور خوف کو
امن سے بدل دے۔ اے اللہ میری
حفاظت کر میرے آگے سے اور پیچھے سے
اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے
اور میرے اوپر سے۔ ف۱۰۹ اور میں تیری عظمت کے
واسطے سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ
ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں۔ ف۱۱۰

ف۱۰۹ یعنی ہر ممکن جہت سے۔

انی اسالك العفو ... آخرتی۔ حق تعالیٰ سے امن و عافیت اور معافی طلب کرنے کے لئے محل دنیا اور آخرت دونوں ہیں۔ دنیا پرستوں کی نادانی یہ ہے کہ وہ راحت و آسائش، سہولت و آسانی تمام تر اسی دنیا کی چاہتے ہیں اور اس مستقل اور پائدار عالم کو سرے سے بھلائے رکھتے ہیں۔ غالی دینداروں کا غلو اُن کے مقابلہ میں یہ ہے کہ واسطہ اور تعلق تمام تر اسی دنیا سے رکھا جائے اور اس عالم کی راحت اور آسائیوں کو سرے سے نظر انداز رکھا جائے۔ شریعت حق کی صحیح، معتدل، متوازن، آسان اور ہر ایک کے لئے قابل عمل تعلیم عاجل اور آجل، فوری اور مستقل کی جامعیت کی ہے۔

فی اهلی ومالی۔ اہل اور مال بڑے سے بڑے دیندار کے لئے بھی نا قابلِ اعتنا نہیں، خیر و برکت طلب کئے جانے کے قابل ہیں۔

ف۱۱۰ یعنی پناہ اس سے کہ دنیا اور آخرت کسی میں بھی کسی قسم کی سزا میں یک بیک مبتلا کر دیا جاؤں۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ (ابوداؤد عن حفصۃ، ترمذی عن البراءؓ)

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائیو ۔ ۱۱۵

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ؕ

(الطبرانی وابن ابی شیبۃ عن خالد بن الولیدؓ)

اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس پر اُن کا سایہ ہے اور اے پروردگار زمینوں کے اور ہر اُس چیز کے جسے وہ اُٹھائے ہوئے ہیں اور اے پروردگار شیطانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس کو انھوں نے گمراہ کیا ہے میرے نگہبان رہو تمام مخلوق کی بُرائی سے، اس سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر ظلم یا تعدی کرے، محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے اور بابرکت تیرا ہی نام ہے۔ ۱۱۶

---

۱۱۵ (کہ اُسی دن کی محفوظیت اصل محفوظیت ہے) اللہ اللہ! یہ محفوظیت کی دعا اپنے لئے خود شفیع المذنبین کر رہے ہیں۔ کچھ حد ہے اس خشیت کی!

۱۱۶ برکت کا ظہور جہاں کہیں بھی ہے تیرے ہی اسماء و صفات کا ہے۔

السمٰوٰت السبع اور الارضین۔ کہنے میں جمیع کائنات اور اُس کے تمام ممکن احوال آگئے۔

رب الشیاطین وما اضلت۔ اس مختصر دو لفظی فقرہ میں یہ کلامی حقیقت آگئی کہ ایک طرف تو ہر ضلالت کی علت قریب شیطان ہی سے اور دوسری طرف تکوینی حیثیت سے سارے اسباب کا سرا آخر میں جا کر حق تعالیٰ ہی پر ختم ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۹۵

(ابن ابی شیبہ۔ عن عبدالرحمٰن ابن ابی اوفیؓ)

اے اللہ آج کے دن کے اوّل حصّہ کو میرے حق میں بہتر بنا دے درمیانی حصّہ کو فلاح اور اس کے آخری حصّہ کو کامیابی۔ میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں کی) بھلائی چاہتا ہوں، اے سب سے بڑے مہربان ۱۳

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسِئْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِھَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ۹۶

(ابوداؤد۔ مستدرک۔ عن زہیر الانصاریؓ)

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دُور کر دے اور میرا بند کھول دے اور میرا پلّہ بھاری کر دے اور مجھے طبقۂ اعلیٰ میں (شمار) کر دے ۱۴

---

۱۳ اس دعا سے بڑھ کر جامع دعا اور کیا ہو سکتی ہے؟ سارا دن طاعت ہی میں گزرے شروع حصہ میں صلاح کے ساتھ، درمیانی میں فلاح کے ساتھ اور آخر میں نجاح کے ساتھ، اور ساری عمر اسمیں گزرے! پھر تصریح کہ خیر و خیریت دونوں ہی عالموں کی مقصود ہے، اور پھر درخواست کس سے؟ ارحم الراحمین سے! اُس سے جو خود ہی رحم و کرم کے بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے۔

۱۴ یعنی اللہ کے مقبولوں میں۔

وفلّ رھانی۔ یعنی جو چیزیں مجھے گناہوں میں جکڑے ہوئے ہیں اُن سے مجھے آزاد کر دے۔

واخسئ شیطانی۔ جب شیطان ہی کے تصرفات دُور ہو گئے تو پھر انسان کے سنورنے اور سدھرنے میں کیا کسر رہ سکتی ہے۔

وثقل میزانی۔ میزان سے مراد میزانِ عمل ہے، اُس میزان میں وزن صرف اعمالِ صالح ہی کا ہو گا، باقی اعمال تمامتر بے وزن نکلیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ
فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ ۱۱۹

(مسلم۔ ترمذی۔ عن عائشہؓ)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ
فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ
نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ
شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ
مِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ
نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّ
فِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ
نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور جس چیز کے حق ہونے میں اختلاف ہوا اس میں مجھے اپنے حکم سے راہِ صواب دکھا دے ۱۱۹

اے اللہ نور کر دے میرے دل میں اور نور کر دے میری بینائی میں اور نور کر دے میری شنوائی میں اور نور کر دے میرے داہنی طرف اور نور کر دے میرے بائیں طرف اور نور کر دے میرے پیچھے اور نور کر دے میرے سامنے اور میرے لئے ایک خاص نور کر دے اور نور کر دے میرے پٹھوں میں اور نور کر دے میرے گوشت میں اور نور کر دے میرے خون میں اور نور کر دے میرے بالوں میں اور نور کر دے میری جلد میں اور نور کر دے میری زبان میں اور نور کر دے میری جان میں

---

۱۱۹ جن حقائق کا حق ہونا کھلا ہوا ہے اُن میں تو انسان توفیق الٰہی کا محتاج ہے ہی، لیکن جن مسائل کی حقیقت اتنی واضح نہیں، بلکہ ذرا خفی ہے، اُن میں بھی توفیق حق وصواب کی دعا برابر حق تعالےٰ سے کرتے رہنا چاہیئے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَاشَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ ٩٩

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی عن عائشہؓ)

کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے، کوئی تیرا شریک نہیں ہے، پاک ہے تو[1] اے اللہ میں تجھ سے اپنے (ہر) گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے طلب تیری رحمت کی کرتا ہوں،

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ١٠٠

(نسائی۔ عن ابی موسی الاشعریؓ)

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت دے[2]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ١٠١

(ترمذی۔ عن عمرؓ)

اے اللہ مجھے بڑے توبہ کرنے والوں میں کر دے، اور اے اللہ مجھے خوب پاک صاف لوگوں میں کر دے۔

---

[1] یعنی تیری ذات اس سے پاک اور برتر ہے کہ کسی قسم کی شرکت کو قبول کرے۔

[2] بندہ، خاک اور خون والا بندہ، گوشت اور پوست والا بندہ، جس طرح گناہوں سے بچائے جانے کا محتاج ہے، اُسی طرح رزق کا اور گھربار کی ساری مادّی ضروریات کا بھی محتاج ہے، رسول صلعم کی تعلیم اور دعاؤں میں یہ گہری حقیقت ہر جگہ نمایاں رکھی گئی ہے۔
اکبر الٰہ آبادی کا شعر کتنی عارفانہ حقیقت کا ترجمان ہے۔

اُٹھا تو تھا ولولہ یہ دل میں کہ صرف یادِ خدا کریں گے
مٹا مگر یہ خیال آیا ملی نہ روٹی تو کیا کریں گے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ؕ

(مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ عن ابی حمیدؓ)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل و کرم) کی طلب کرتا ہوں [۱۲۲]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَ
ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِیْ
وَاَحْيِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ
لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ
اِنَّهٗ لَا يَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا
يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؕ

(مستدرک عن ابی ایوبؓ۔ الطبرانی)

اے اللہ میری کل خطائیں اور قصور بخش دے، اے اللہ مجھے رفعت دے، اور مجھے زندہ رکھ اور مجھے رزق دے اور مجھے اچھے اعمال و اخلاق کی طرف ہدایت دے، بیشک خوش اعمالیوں کی طرف کوئی رہبری کرتا اور نہ بداعمالیوں سے کوئی بچاتا ہے بجز تیرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ
عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ؕ

(الطبرانی۔ عن امّ سلمہؓ)

اے اللہ میں تجھ سے رزق پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کارآمد اور عمل مقبول [۱۲۳]

---

۱۲۲ اس مختصر میں ایجابی اور اثباتی حیثیت سے سب کچھ آگیا۔ ادائے واجبات کے باب میں جامع ترین دعا۔

۱۲۳ ہر فطرتِ سلیم والا انسان بس انھیں تین[۳] کلیدی مطلوبات کو کافی سمجھے گا۔

ایک[۱] رزق طیب۔

دوسرے[۲] علم نافع۔

تیسرے[۳] عمل مقبول۔

مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا ۱۰۳
(بخاری۔مسلم۔عن ابن عباسؓ)

اور مجھے نورِ عظیم دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے
اے اللہ مجھے نور عطا کر [۱۲۰]

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ۱۰۴
(ابن ماجہ۔عن ابی حمیدؓ)

اے اللہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے ہمارے لئے آسان کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ۱۰۵
(نسائی۔ ابن ماجہ۔عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔ [۱۲۱]

۱۲۰ھ مثنوی معنوی کی زبان میں ؎

نور او در یمن و یسر و تحت و فوق ۔۔۔ بر سر و بر گردنم مانند طوق

حکیم الامت تھانویؒ کے ایک وعظ موسومہ "الشریعۃ" سے:۔

"یہ نور لالٹین کی روشنی نہیں، بلکہ ایک کیفیت خاصہ ہے کیونکہ حقیقت نور کی یہ ہے ظاہر لنفسہ و مظہر لغیرہ۔ یعنی خود بھی ظاہر ہو اور دوسرے کو بھی ظاہر کر دے۔ اللہ نور السموات والارض میں بھی نور کے یہی معنی ہیں۔ نور کے معنی چمک دمک نہیں، تو یہ ہوئی نور کی حقیقت کہ خود بیّن ہوتا ہے اور دوسرے حقائق کو بیّن کر دیتا ہے اور قلب کے اندر اسی نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دور ہوتی ہے کون سی ظلمت؟ ظلمت کسل کی، ظلمت کینہ کی، ظلمت حسد کی، ظلمت کبر کی، ظلمت غصہ کی، ظلمت معصیت کی وغیرہ وغیرہ۔ اور اس کے اندر نشاط، تازگی اور شگفتگی پیدا کر دیتا ہے۔"

۱۲۱ھ اس مختصر میں منفی اور سلبی حیثیت سے سب کچھ آگیا۔ ترک منکرات کے باب میں جامع ترین دعا۔

اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ[۱۱]

(ابن ابی شیبہ)

اے اللہ جبرئیل اور میکائیل و اسرافیل کے معبود، ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود، مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر دے جس کی برداشت مجھ میں نہ ہو۔[۱۲۵]

پوست کے ہر ہر جزو پر تیری بندگی کی مہر ثبت!

ناصیتی بیدك - محاورہ میں اس کے معنی تمام تر اختیار و تصرف کے ہوتے ہیں۔

او استأثرت به فی علم الغیب عندك - اس سے ظاہر ہے کہ کچھ اسماء و صفات الٰہی ایسے بھی ہیں جن کا علم نہ کسی مخلوق کو دیا گیا ہے نہ وہ کسی کتابِ الٰہی میں مذکور ہیں، بلکہ حق تعالیٰ نے انھیں سب سے غیب ہی میں رکھا ہے۔

بکل اسم هو لك سمیت به نفسك - اسم کے معنی "نام" کے ہونا ظاہر ہی ہیں لیکن محاورۂ قرآنی میں اسما کا اطلاق صفات و خواص پر بھی ہوا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۳

۱۲۵ قرآن مجید میں تو بہ کثرت، اور حدیث میں بھی جا بجا اس کا التزام سا معلوم ہوتا ہے کہ جن مخلوقات پر عوام کو معبود یا نیم معبود ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے، عین انھیں کی عبدیت کی تصریح کر دی گئی ہے۔ کتنی ہی گمراہ قومیں اسی سے تباہ ہوئی ہیں کہ انبیاء مقبول یا ملائکہ مقرب کو انھوں نے مقام معبودیت پر پہنچا دیا ہے۔

مضمون دعا سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اپنی عافیت کی اور کسی ظالم کے تسلط سے محفوظیت کی دعا مانگنے رہنا کمالات ولایت کے منافی نہیں۔ بلکہ عین تقاضائے عبدیت اور سنتِ انبیاء ہے،

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۷۹

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ ۱۰۹

(الطبرانی۔ عن ابن مسعودؓ۔ مستدرک)

اے اللہ میں بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے بندہ کا، اور بیٹا ہوں تیری بندی کا ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں، نافذ ہے میرے بارہ میں تیرا حکم۔ عین عدل ہے میرے باب میں تیرا فیصلہ۔ میں تجھ سے ہر اسم کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اُس کو اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا اُسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا اپنے پاس اُسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے، درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش، اور میری تشویش کا دفعیہ ۱۲۴ ؎

---

۱۲۴ ؎ یعنی قرآن کو میرے دل میں بسا دے، اس کی محبت میری روح میں رچا دے، اس کو میرا اوّلین اور آخری سہارا بنا دے۔

اِنِّیْ..... اَمَتِكَ۔ حاکم پر اثر ڈالنے اور اُس کے رحم و کرم کو طلب کرنے کا یہ کتنا مؤثر عنوان ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ، میرا باپ تیرا بندہ، میری ماں تیری بندی! میرے گوشت

مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ
وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ
وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ
لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ
بِدُعَآءِكَ شَقِیًّا وَّكُنْ
لِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ
الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ
قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَ
هَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اِلٰی مَنْ
تَكِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ یَّتَجَهَّمُنِیْ
اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ
اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ
فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَكَ
اَوْسَعُ لِیْ ۔!!

(کنز العمال۔ عن ابن عباس رض
وعبد اللہ بن جعفر رض)

گڑگڑاتا ہے، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں
جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے،
اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن
تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو، اور اس کے آنسو
بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے
آگے فروتنی کیے ہوئے ہو اور اپنی ناک
تیرے سامنے رگڑ رہا ہو، اے اللہ تو مجھے
اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور
میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم
ہوجا، اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر،
اے سب دینے والوں سے بہتر، اے اللہ
میں تجھی سے شکوہ کرتا ہوں اپنے ضعف قوت
کا اور اپنی کم سامانی کا اور لوگوں کی نظر میں
اپنی کم وقعتی کا، اے سب سے بڑھکر رحم کرنیوالے
تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ آیا کسی دشمن کے
جو مجھے دبائے؟ یا کسی دوست کے قبضہ میں میرے
سب کام دے رہا ہے۔ تو اگر مجھ سے ناخوش
نہ ہو تو مجھے ان (میں سے کسی چیز) کی پروا
نہیں ہے پھر بھی تیری دی ہوئی عافیت ہی

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ‡

(ترمذی عن علیؓ)۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْكَ ابْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ دُعَاءَ

اے اللہ مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔ ۱۲۶ ؎

اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی ہیں مصیبت زدہ ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنیوالا ہوں، اعتراف کرنیوالا ہوں، تیرے آگے سوال کرتا ہوں جیسے بیکس سوال کرتے ہیں، تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل و خوار

---

۱۲۶ ؎ دل میں اتنی قناعت آجائے کہ حلال و طیب روزی کے علاوہ ناجائز آمدنیوں کی طرف نیت ڈانواڈول نہ ہوا کرے، تو واللہ کہ دنیا میں بہت ہی بڑی دولت و نعمت ہاتھ آجائے — اور پھر جب اپنے تمام مقاصد و مطالب میں نظرِ اعتماد و توکل مخلوق کو چھوڑ کر خالق پر جم جائے، تو اس اکسیرِ اعظم کا تو کہنا ہی کیا!

ملاحظہ ہوں حواشی ۹۱ و ۲۵۶

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ ۱۱۴

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور وہ پختہ یقین جس سے میں سمجھ لوں کہ مجھ تک کوئی چیز نہیں پہونچ سکتی بجز اسی چیز کے جو تو میرے لئے لکھ چکا ہے اور اس چیز پر رضامندی جو تو نے معاش میں سے میرے حصہ میں کردی ہے ۱۲۹ف

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ۱۱۵

(کتاب الاذکار للنووی۔ عن علیؓ)

اے اللہ تیرے واسطے کل تعریف ہے جیسی کہ تو فرماتا ہے، اور اس سے بڑھ کر جو ہم کہتے ہیں۔ ۱۲۹ف الف

۱۲۹ف رضا بالقضاء، یعنی تکوینیات کے ہر حال میں صبر و شکر اتنی بڑی نعمت ہے جس کی تمنا خود سرورِ کائنات کر رہے ہیں!

یقینًا...قسمت لی۔ یقین صادق کے درجۂ مطلوب کا معیار بھی یہی ہے کہ ہر حکم قضا کی پذیرائی صبر و شکر کے ساتھ ہونے لگے۔

رضًی من المعیشۃ بما قسمت لی۔ تقسیم معاش کی تصریح اس لئے کہ خلقت کو بےصبری اور ناشکری کا ابتلا سب سے زیادہ اسی باب میں پیش آتا رہتا ہے۔

۱۲۹ف (الف) حق تعالٰی کی حمد و توصیف کا حق سارے بندے بھی مل کر چاہیں تو ادا نہیں کر سکتے۔ حق تعالٰی کے شایانِ شان تو بس وہی الفاظ ہو سکتے ہیں جو اس نے خود اپنے لئے استعمال کئے ہیں۔

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِیْبَةً فِیْ سَبِیْلِكَ[۲]
(کنز العمال۔ عن ابن مسعودؓ)

میرے لئے زیادہ گنجائش رکھتی ہے[۱۲۵]
اے اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو بہت تاثر قبول کرنے والے ہوں، بہت عاجزی کرنے والے ہوں، بہت رجوع کرنے والے ہوں تیری راہ میں[۱۲۶]

---

[۱۲۵] خوب غور کر لیا جائے، یہ الفاظ پیمبرؐ بلکہ سید الانبیاء و سرتاج رسلؐ کے ہیں، اور پیمبر کے الفاظ بشائبۂ مبالغہ سے پاک ہوتے ہیں —— الحاح و تذلل کے الفاظ اس سے بڑھ کر کسی اور کے کلام میں نہ ملیں گے۔

رسولؐ کا نمونہ صرف صدیقین و اولیاء کاملین ہی کے لئے نہیں، حقیر سے حقیر اور ادنیٰ سے ادنیٰ امت کے لئے بھی ہے۔ اور یہی ایک دلیل صداقت رسولؐ کے لئے کافی ہے۔

دعا کی آخری سطروں کا مطلب ہے کہ جبتک مجھ سے راضی ہے تو مجھے اس سے کیا کہ میں دنیا میں کسی دشمن کے قبضہ میں ہوں یا دوست کے، میں تیری رضا کے بعد اس سب سے مستغنی ہوں لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ عافیت ہی بندہ کے حسب حال زیادہ ہے۔

[۱۲۶] مانگنے والوں ہی کے صیغۂ جمع کی مناسبت سے قلوب بھی صیغۂ جمع میں ہے۔
خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے درخواست کس چیز کی ہو رہی۔ انابت و خشوع، رجوع و خشیت والے دل کی "ترقی کرنے والے"! "آگے بڑھنے والے" دماغ کی نہیں۔

سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ ۱۱۶	اور بُرے دن سے اور بُری رات سے اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے نمبر ۱۳۰
(ترمذی۔ عن قطبۃ بن مالکؓ ترمذی۔ عن ابی امامۃؓ وغیرہ)	

نمبر ۱۳۰ یعنی تکوینی اور تشریعی ہر قسم اور ہر درجہ کی بُرائی سے ہر حال میں۔

ومن الجوع فانہ بئس الضجیع۔ شدید بھوک کی حالت میں نیند کہاں آسکتی ہے؟ انسان کروٹیں بدل بدل کر رات گزار دیتا ہے —— عربی میں بھوک کو ہمخواب یا شریکِ بستر سمجھنے کا محاورہ یہیں سے پیدا ہوا۔

ان نرجع علیٰ اعقابنا۔ یعنی خدانخواستہ دینِ حق سے مرتد ہو جائیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ
وَالْاَھْوَآءِ وَالْاَدْوَآءِ نَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ جَارِ
السُّوْٓءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ
فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ
وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ
الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ
فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَ
مِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ
وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا
اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا وَ
مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطَنَ وَمِنْ یَوْمِ السُّوْٓءِ
وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں،
ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور
نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے
اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ہر
اُس چیز سے جس سے تیرے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے
پناہ مانگی ہے اور مستقل قیامگاہ
میں بُرے پڑوسی سے (اس لئے کہ
سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے)
اور دشمن کے غلبہ سے اور
دشمنوں کے طعنہ سے، اور بھوک سے
کہ وہ بُری ہمخواب ہے اور خیانت
سے کہ وہ بُری ہمراز ہے، اور
اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ
جائیں یا فتنہ میں پڑ کر دین سے
الگ ہو جائیں اور سارے
فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیَاحُ [118]

(ترمذی۔ عن علیؓ)

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اُن چیزوں کی جنھیں ہوائیں لاتی ہیں ف۱۳۲

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِیَنَا عہ وَجَوَارِحَنَا بِیَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَیْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَكُنْ اَنْتَ وَلِیَّنَا وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ [119]

(ترمذی عن ابی ہریرۃؓ
کنز العمال۔ عن جابرؓ)

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بڑا شکر کروں اور تیرا ذکر بہت کرتا رہوں اور تیری نصیحتوں کو مانتا رہوں اور تیری ہدایتوں کو یاد رکھوں اے اللہ ہمارے دل اور ہم خود (سرتاپا) اور ہمارے اعضاء تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ تو نے ہمیں اُن میں سے کسی چیز پر بھی اختیار (کامل) نہیں دیا ہے، پس جب تو نے یہ کیا ہے تو تو ہی ہمارا مددگار رہیو، اور ہمیں سیدھی راہ دکھلائے رہیو ف۱۳۳

ف۱۳۲ کنایہ ہے کُل اُن چیزوں سے جو اس دنیا میں موجود ہیں، مومن کو ایسا ہی حریص اپنی بھلائی کے لئے ہونا چاہیئے، کائنات کے ہر ہر جزو سے متعلق۔

ف۱۳۳ اللہ کی رحمت و کرم کو جذب و جلب کرنے کے لئے اُس کے رسول مقبول ﷺ نے بھی کیسے کیسے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں!۔

اس دعا کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہم تکوینیات میں تمامتر تیرے بس میں ہیں، تو ایسا کر دے کہ احکام تشریعی میں بھی ہم تمامتر تیرے ہی پابند ہو کر رہ جائیں اور نافرمانی کر ہی نہ سکیں۔

عہ لفظی معنی "ہماری پیشانیاں"

المنزل الرابع — چوتھی منزل

یوم الثلاثاء — سہ شنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ ؂[۱۳۱]
(ترمذی۔ عن علیؓ)

اے اللہ تیرے ہی لئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا۔[۱۳۱]

---

۱۳۱ مقتضیات اخلاص و عبدیت کے لئے عجیب جامع دعا ہے۔

لک صلوٰتی ونسکی۔ نماز بلکہ ہر عبادت کو اللہ ہی کے لئے تو ہونا چاہیئے اور بظاہر ہوتی بھی ہے لیکن عملاً ایسی نمازیں اور عبادتیں کمتر ہی ہوتی ہیں۔ اکثر میں دوسرے دوسرے پہلوؤں کی آمیزش ہو جاتی ہے، یہاں دعا اسکی ہے کہ ہر نماز اور ہر عبادت پورے شعور نفس کی بیداری کے ساتھ خالصۃً حق تعالیٰ ہی کیلئے ہو۔

ومحیای ومماتی۔ تاکید اور تصریح اس آرزو کی ہے کہ عبادتیں ہی نہیں بلکہ ساری عادتیں اور اعمال تکوینی بھی رضائے مولیٰ ہی کی نیت سے ہوں، کھانا، پینا، چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، بولنا، چالنا، ہنسنا، رونا، دیکھنا، سننا، یہ سب اگر رضائے الٰہی ہی کو پیش نظر رکھ کر ادا ہوں تو ایسے شخص کے کمال مقبولیت کا کیا کہنا؟

الیک مابی ولک رب تراثی۔ انسان کو خود اپنے اور اپنے مال کے اس انجام کا استحضار اگر ہر وقت رہے تو نہ عام طاعت ہی میں فرق آسکے اور نہ مالی کوتاہیاں ہی سرزد ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدْرِ[۱۲۱]

(کنز العمال عن ابن عمرؓ)

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں تندرستی اور پاکبازی اور امانت اور حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنا[۱۳۵]

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ الْمَنُّ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ[۱۲۲]

(کنز العمال عن کعب بن عجرۃؓ عن ابی ہریرۃؓ)

اے اللہ تیرے ہی لئے ہر تعریف ہی شکر کے ساتھ اور تیرا ہی حصہ ہے فضل و کرم کے ساتھ ہر طرح احسان کرنا[۱۳۶]۔ اے اللہ میں تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں اعمال کی جو تجھے پسند ہوں اور تجھ پر سچے توکل کی اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ[۱۲۳]

(کنز العمال عن علیؓ)

اے اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کیلئے کھول دے اور مجھے نصیب کر فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسولؐ کی اور عمل تیری کتاب پر۔

---

[۱۳۵] دعا میں اخلاقی و روحانی خوبیوں کے ساتھ ساتھ تندرستی کی بھی دعا کا شمول راہبانہ اور جوگیانہ مذہب کے منافی ہے، اور ایک بڑی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔

[۱۳۶] یعنی تو ہر ایک پر احسان و کرم بلا طلب و بلا استحقاق از خود کرتا رہتا ہے۔

لك الحمد شکرًا۔ یعنی تیری ہر تعریف شکر گزاری کے ساتھ ہم سب پر واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰى لِقَاءِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ ١٣٠

(کنز العمال۔ عن ابی بن مالکؓ)

اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنا دے، اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کر دے، اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں اُن کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں، میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ ١٣٤

---

١٣٤ یعنی جس طرح دنیا جہان والوں کو تسکین و مسرت دنیوی نعمتوں اور مادی لذتوں سے ہوتی رہتی ہے، اور یہ ایک امر طبعی ہے، تو میرے لئے لذت و راحت طاعتوں اور عبادتوں ہی میں رکھ دے، اور اسی کو میرے لئے امر طبعی بنا دے۔

واجعل حبك .....الی۔ یعنی تیری ہی محبت دنیا کی ساری رغبت و شوق کی چیزوں پر غالب رہے، یہ نہیں کہ سارے طبعی شوق فنا ہو جائیں، بلکہ صرف یہ کہ وہ اللہ کی محبت سے مغلوب رہیں۔

واجعل.....عندی۔ یعنی تیرا ہی ڈر مخلوق کے ہر ڈر پر غالب رہے، یہ نہیں کہ ہر ڈر فنا ہو جائے ڈر ایک تو ہوتا ہے جیسے موذی جانوروں اور درندوں سے، یہ آپ ہی آپ اور بلا وجہ انسان پر حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ اور ایک ڈر پیدا ہوتا ہے کسی کے کمال قدرت و عظمت کے استحضار سے جو باوجود ہر طرح شفیق و کریم و رحیم ہونیکے بہر حال نافرمانی پر عتاب اور سزا کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ[141]

(کنز العمال۔ عن ام سعید رضہ)

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریا سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، تجھ پر تو روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی، اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔[141]

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّالْأَضْرَاسُ جَمْرًا[142]

(کنز العمال۔ عن ابن عمر رضہ)

اے اللہ مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب کر جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے سیراب کردیں بغیر اس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔[142]

---

[141] تجھ پر علانیہ و پوشیدہ سب ہی کچھ روشن ہے اور تیرے لئے ہر جلی و خفی یکساں ہے، تجھ سے کسی گہری سے گہری چوری کا چھپانا عبث ہے، درخواست صرف تیرے رحم و کرم کی ہے، تو ظاہری اور باطنی، خارجی اور قلبی، ہر کدورت سے مجھے پاک ہی کردے۔

[142] مطلب یہ روتی ہوئی اور اشک بہاتی ہوئی آنکھیں ہیں، عنقات کے قہقہے جو رونق کارگاہ "تہذیب و تمدن" ہیں، مطلوب کسی درجہ میں بھی نہیں!

قبل ..... جمراً۔ قبل یہاں بغیر کے معنی میں ہے، یہ مراد نہیں کہ "پہلے" یہ واقعہ ہولے پھر وہ ہو۔ مراد یہ ہے کہ اگر خشیت اس درجہ میں پیدا ہوگئی تو ان نتائج کی نوبت ہی نہ آئے گی جو بغیر اس خشیت کے پیدا ہونے لازمی تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ كَاَنِّيْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰى اَلْقَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ [۳۴]

(کنز العمال۔ عن ابی ہریرۃ رض)

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّاَسْاَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ [۳۵]

(کنز العمال۔ عن ابی ہریرۃ رض و عن ابی سعید رض)

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈرا کروں کہ گویا میں ہر وقت تجھے دیکھتا رہتا ہوں [۱۳۷] یہاں تک کہ تجھ سے آملوں اور مجھے تقویٰ سے [۱۳۸] سعادت دے اور مجھے معصیت سے شقی نہ بنا (واعذر تنا)۔

اے اللہ ہر دشوار کو آسان کر کے مجھ پر فضل و کرم کر دے، تیرے لئے ہر دشواری کو آسان کر دینا آسان ہی ہے [۱۳۹]۔ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت (دونوں) میں سہولت اور معافی کی درخواست کرتا ہوں [۱۴۰] اے اللہ مجھ سے درگزر کر تو تو بڑا معاف کرنے والا، بڑا کرم کرنے والا ہے۔

---

۱۳۷ ظاہر ہے کہ جب بندہ کو ہر وقت اس کا استحضار رہے گا کہ ایسی عظیم الشان قدرت والی ہستی ہمہ وقت اسکی نگراں ہے تو کوئی معصیت اس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔ ساری معصیتوں کا سرچشمہ اسی حقیقت اعظم کی طرف سے ذہول و غفلت ہی تو ہے۔

۱۳۸ سعادت یا خوش نصیبی کا راز تقویٰ میں ہے اور شقاوت یا بدنصیبی کا معصیت میں۔

۱۳۹ (تو اس لئے تیرا میری اس درخواست کو قبول کر لینا کوئی بات ہی نہیں)

اکبر الہ آبادیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

اک مرے دل کے وہ خوش رکھنے پہ کیا قادر نہیں

ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا؟

۱۴۰ بیشک بشر اپنی ساری کمزوریوں کے ساتھ، آخرت تو کجا، دنیا کی بھی سختیوں کی تاب لا ہی نہیں سکتا، اور اللہ کے حضور میں اپنی بہادری بگھارنا انتہائی نادانی کے سوا اور کچھ نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ اَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ۱۳۰

(کتاب الاذکار للنووی عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے سلامتی کی ابتدا ہے اور تیری ہی طرف ہر سلامتی لوٹتی ہے۔ اے صاحب عزت و اجلال میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے حق میں ہماری دُعا قبول کرلے اور تو ہماری خواہشیں پُوری کردے اور تو نے اپنی مخلوق میں سے جن کو ہم سے غنی کردیا ہے، اُن سے ہم کو بھی غنی کردے ۱۴۵

اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ ۱۳۲

(ترمذی۔ عن ابی بکر الصدیقؓ)

اے اللہ تو ہی میرے لئے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کرلے ۱۴۶

۱۳۳ اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِيْ بِقَضَاءِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قُدِّرَ لِيْ

اے اللہ مجھے اپنی مشیئت پر راضی رکھ، اور جو کچھ میرے لئے مقدر کردیا گیا ہے،

---

۱۴۵ (کہ مخلوق سے واسطہ ٹھہرنے میں نفس کی ذلت تو بہرحال ہوتی ہے)

ان تعطینا رغبتنا۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۳۹

۱۴۶ (اور ظاہر ہے کہ جب تو خود انتخاب کرے گا تو اس میں کسی غلطی کا امکان و احتمال بھی نہیں)۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَاقْضِ اَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ عَمَلِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ ١٢٨

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے اپنی قدرت سے امن چین دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کرلے اور میری عمر اپنی طاعت میں گزار دے اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر کر اور اُسکی جزا جنت دے ۱۴۳ھ

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ١٢٩

(مستدرک۔ عن عائشہؓ)

اے اللہ، فکر کے دُور کرنیوالے، غم کے زائل کرنیوالے، بیقراروں کی دعا کے قبول کرنے والے، دنیا کے رحمٰن و رحیم، مجھ پر تو ہی رحم کرے گا، تو میرے اوپر ایسی رحمت کر کہ تو اسکی بنا پر مجھے اپنے سوا اور ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کردے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ ١٣٠

(کتاب الاذکار للنووی۔ عن انسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع۔ اور ناگہانی بُرائی سے تیری پناہ ۱۴۴ھ

۱۴۳ھ جنت تو تمام ہی رضائے الٰہی کے محل کا ہے، کاش ہمارے جاہل صوفیہ و مشایخ اور جاہل شعرا اسے سمجھتے!

۱۴۴ھ کوئی نعمت جب یک بیک نصیب ہو جاتی ہے تو دل کو کیسی غیر معمولی خوشی ہوتی ہے، اسی طرح کوئی مصیبت جب ناگہانی آپڑتی ہے تو قلب کو صدمہ بھی کس درجہ کا ہوتا ہے! رسولِ برحق نے فطرتِ بشری کے ان تقاضوں کو پڑھ کر کتنے صحیح طریق پر اوّل الذکر کی طلب کی ہے اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی ہے!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاۗءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاۗءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاۗءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِیَاۗءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاۗءِ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاۗءِ ۱۳۹

(کنز العمال ۔ عن ابن عباسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں امورِ تکوینی میں کامیابی، اور شہیدوں کی سی مہمانی اور سعیدوں کا سا عیش اور انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر فتح، بیشک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔[۱۵۲]

اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْیَتِیْ وَمَسْأَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ

اے اللہ جو بھلائی بھی ایسی ہو کہ اس تک پہونچنے سے میری سمجھ قاصر رہ گئی ہو اور میرا عمل وہاں تک نہ ساتھ دے سکا ہو اور اس تک میری آرزو اور میرے سوال کی رسائی نہ ہو، اور تو نے اُس بھلائی کا وعدہ اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی کیا ہو یا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی وہ دینے والا ہو تو میں تجھ سے اسکی خواہش اور تجھ سے

---

[۱۵۲] (اور اسی لئے تو تیری خدمت میں یہ سب معروضات پیش کئے جا رہے ہیں۔)

نزل الشہداء۔ یعنی ایسی اعلیٰ قسم کی میزبانی جیسی کہ شہیدوں کی جنت میں ہوگی۔

الفوز فی القضاء۔ امورِ تکوینی میں کامیابی و کامرانی کوئی حقیر شے نہیں، بلکہ ایسی ہے کہ ان درخواستوں میں سب سے مقدم وہی رکھی گئی ہے۔

وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ۱۳۴

(کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

غائب چیزوں کی نگہبانی کر اور اس سے میری پیش نظر چیزوں کو بلندی عطا کر اور اس سے میرا چہرہ نورانی کر دے اور اس سے میرا عمل پاکیزہ کر دے اور اس سے رُشد میرے دل میں ڈال دے اور اس سے میرے حالِ مالوف کو لوٹا دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ہر بُرائی سے بچائے رکھ۔ نشان ۱۵۰

اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۱۳۴

(کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

اے اللہ مجھے ایسا ایمان دے جو پھر نہ پھرے اور ایسا یقین کہ اس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت کہ اس کے ذریعہ سے میں دنیا اور آخرت میں تیرے ہاں کی عزت کا شرف پالوں۔ نشان ۱۵۱

نشان ۱۵۰ شروع میں درخواست رحمتِ خاص کی کی ہے اور آگے سب اُسی کی تشریح و توضیح ہے۔

تهدی بها قلبی۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے قلب پوری طرح ہدایت پا جائے۔

تجمع بها امری۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے سارے کام بن جائیں۔

تلم بها شعثی۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میری پریشانیاں سلجھ جائیں۔

ترد بها الفتی۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے فطری جذباتِ اُلفت جو ہر بندہ کے حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں، از سرِ نو پیدا ہو جائیں۔

تعصمنی بها من کل سوء۔ جامع درخواست ہے کہ وہ رحمت مجھے ہر بُرائی سے خرابی سے بچائے

نشان ۱۵۱ دنیا اور آخرت کی ہر عزت اور مرتبہ کے لئے جامع دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ
وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ
اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ
مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ
بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ
وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ
مَا تُرِيْدُ +۱۴۲

(کنز العمال عن ابن عباس رضی)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ
غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا
لِاَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِاَعْدَائِكَ

اے اللہ مضبوط ڈور والے اور درست
حکم والے میں تجھ سے حشر میں امن کی
طلب کرتا ہوں اور آخرت میں جنت
کی، اُن لوگوں کے ساتھ جو مقرب
ہیں، حاضر باش ہیں بڑے رکوع
کرنے والے ہیں، بڑے سجدہ
کرنے والے ہیں اور اپنے اقراروں کو
پورا کرنے والے ہیں، بیشک تو
بڑا مہربان ہے، اور بڑا شفیق ہے،
اور تو جو چاہے کر سکتا ہے فائدہ

اے اللہ ہمیں بنا دے راہ یاب راہنما
نہ کہ بے راہ اور بھٹکانے والے اور اپنے
دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن

فائدہ قبول درخواست سے مانع دو ہی امر ہو سکتے ہیں، یا حاکم میں اتنی شفقت ہی نہ ہو اور یا شفقت تو ہو لیکن پوری قدرت نہ ہو، تو تیرے لئے یہ دونوں شقیں مرتفع ہیں۔

یا ذا الحبل الشدید۔ وہ ڈوری جو کبھی ٹوٹ نہ سکے۔ وہ سہارا جو کبھی دھوکا نہ دے، ملاحظہ ہو آیۂ کریمہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا۔

الرکع، السجود، الموفین بالعہود۔ کہ یہ سب بڑے مرتبہ پانے والے لوگ ہیں۔

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۴۰

(کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَ
اِنْ قَصُرَ رَأْيِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ
افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ
يَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ
كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ
تُجِيْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ
وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ۱۴۱

(کنز العمال۔ عن ابن عباسؓ)

تیری رحمت کے واسطے سے طلب کرتا ہوں
اے عالموں کے پروردگار ۱۵۳ه

اے اللہ میں اپنی خواہش تیرے ہی حوالہ
کرتا ہوں گو میری سمجھ کوتاہی کرے اور میرا
عمل ضعیف رہے میں محتاج ہوں تیری رحمت کا
تو اے سب کاموں کو پورا کرنیوالے اور اے
دلوں کو شفا دینے والے میں تجھ سے درخواست
کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان
فاصلہ رکھا ہے تو مجھے بھی دوزخ کے عذاب سے
اور جزع فزع سے اور فتنۂ قبور سے
(ایسے ہی) فاصلہ پر رکھیو ۱۵۴ه

۱۵۳ه اس میں تعلیم آگئی کہ بندہ کو ہر ممکن بھلائی کی طلب میں کس درجہ حریص ہونا چاہیئے۔
بندہ عرض کر رہا ہے کہ کوئی بھلائی اگر ایسی ہو کہ اس تک میں خواہ اپنی ذہن کی نارسائی سے نہ پہونچ سکا خواہ ضعف عمل سے، بلکہ میرے علم سے بھی باہر رہی ہو لیکن مخلوق میں سے کسی کے حصہ میں بھی اس کا آنا ممکن ہو تو مجھے بھی اس کا آرزومند سمجھ لیجئے تو تو اعلیٰ و ادنیٰ، مستحق و غیر مستحق سب ہی کا پروردگار ہے!

۱۵۴ه (تیرے لئے اس کا پورا کردینا کیا دشوار ہے)

افتقرت الی رحمتك۔ ساری دعاؤں، درخواستوں، عرضداشتوں کی کلید بس یہی ہے۔
بندہ کی نیازمندی اور رحمت الٰہی کی طرف محتاجی!

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ
اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ
يَبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ
وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَاءُ
يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ
لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ نَلْجَأُ
اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا
اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ
فَنُشْرِكُهُ فِيْكَ تَبَارَكْتَ
وَتَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ١٤٥

(کنز العمال عن صہیب رض)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ

اے اللہ تو ایسا خدا تو نہیں جسے ہم نے
گڑھ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار جس کا ذکر
ناپائدار ہو کہ ہم نے اُسے اختراع کر لیا ہو اور
نہ تیرے اور ساتھی ہیں جو حکم میں تیرے
شریک ہیں اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا
کوئی خدا تھا جس سے ہم پناہ حاصل
کرتے رہے ہوں اور تجھکو چھوڑ دیتے ہوں
اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری
مدد کی ہے کہ ہم اُسکو تیرے ساتھ شریک
سمجھیں، تو بابرکت ہے اور تو برتر ہے پس ہم تجھ سے
اے وہ کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں. درخواست
کرتے ہیں کہ تو مجھے بخش دے ١٥٥
اے اللہ تو ہی نے میری جان کو پیدا کیا

---

١٥٥ عجیب و غریب پُر اثر دعا ہے۔

بندہ کس اخلاص و الحاح سے عرض کر رہا ہے کہ تو تو واقعی اور یقینی خدا ہے. کوئی ہمارا دل کا گڑھا ہوا خدا تھوڑے ہی ہے۔ تجھ سے نہ قبل کوئی دوسرا خدا تھا، نہ اب کوئی ہے، نہ کوئی تیری خدائی میں کسی حیثیت سے شریک، کہ ہم اُدھر رجوع ہو جائیں، مغفرت کی درخواست صرف تجھی سے ہے۔

نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ ۱۴۳+

ہم تیری مخلوق میں سے اُسی کو دوست رکھیں جو تجھے دوست رکھتا ہو، اور دشمن رکھیں اُسے جو تیرا نافرمان ہو۔[۱۵۶]

(کنز العمال۔ عن ابن عباس رض)

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِیْ ۱۴۴+

اے اللہ دعا تو یہ ہے اور قبول کرنا تیرا کام ہے۔ کوشش یہ ہے اور بھروسہ تیرے ہی اُوپر ہے۔ اے اللہ مجھے میرے نفس کے حوالہ ایک پلک بھر کے لئے بھی نہ کر اور جو بھی اچھی چیزیں تو نے مجھے دی ہیں، وہ مجھ سے واپس نہ لے۔[۱۵۷]

(کنز العمال۔ عن ابن عباس رض و عن ابن عمر رض)

---

[۱۵۶] یہی معنی ہیں حُبّ فی اللہ اور بُغض للہ رکھنے کے۔

سلماً لاولیائك وحرباً لاعدائك۔ یہاں صاف تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ غیر اللہ سے دوستی و دشمنی دونوں کے علاقے رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ یہ علاقے تمام تر دوستیٔ حق و دشمنیٔ حق کے ماتحت ہونا چاہئیں۔

[۱۵۷] کتنی عبدیت آموز دعا ہے! کاملین نے اپنے نفس پر بھروسہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں کیا ہے۔ اللھم..... التکلان۔ بندہ اور خدا، عبد اور معبود، مخلوق اور خالق کے الگ الگ دائرۂ عمل یہاں کیسے کھول کر بیان کر دیئے گئے۔

مِنَ الْحِلْمِ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْأَعَاجِمِ وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ [١٤٨]

(کنز العمال عن ابی ہریرۃ رض)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ [١٤٩]

(الحزب الاعظم ۔ للقاری)

کا لحاظ کیا جائے اور اُن کے دل عجمیوں کے سے ہو جائیں اور اُن کی زبانیں اہلِ عرب کی سی رہ جائیں [۱۶۱]

اے اللہ میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہرگز نہ توڑیو کہ میں بھی آخر بشر ہی ہوں سو جس کسی مسلمان کو میں تکلیف دوں، یا اُسے برا بھلا کہوں یا اُسے ماروں پیٹوں یا اُسے بددعا دوں تو اس (سب) کو تو اسکے حق میں رحمت اور پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دیجیو، جس سے تو اس کو مقرب بنا لے [۱۶۲]

---

[۱۶۱] رسول اللہ صلعم اپنے اور اپنے صحابیوں کے لئے اُس زمانہ سے پناہ مانگ رہے ہیں جو دورِ آخر میں دنیا کے ہر طرف شر و فتنہ کا زمانہ ہوگا اور جبکہ نہ علم کی وقعت باقی رہ جائیگی نہ حلم کی۔ نہ معارف و حقائق الٰہیہ کی۔ نہ سیرت و اخلاق فاضلہ کی۔ دلوں میں اہلِ عجم (عرب سے باہر کے باشندوں) کا سا کھوٹ اور نفاق پیدا ہو جائیگا اور زبانیں اہلِ عرب کی سی نرم اور مطیع باقی رہیں گی۔

[۱۶۲] اللہ اکبر! یہ دعا رسول معصوم نے اپنے لئے ضروری سمجھی، جن سے بڑھ کر کسی کا کریم النفس ہونا اور حلیم اور بے آزار ہونا ممکن نہیں، تو ظاہر ہے کہ ہم افرادِ اُمت کے لئے اسی دعا کا زبان و قلب دونوں پر جاری رکھنا کس درجہ اہم اور مقدم ہے!

* یوں تو ساری ہی حدیثی دعائیں اپنی اپنی جگہ فرد ہیں لیکن بعض دعائیں تو اتنی لطیف و حکیمانہ ہیں کہ دل اُن پر بے ساختہ لوٹ لوٹ جاتا ہے اور انھیں بہترین دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ
مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ
اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا
تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ
الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ اَمَتَّهَا
فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا ١٤٦

(مسلم۔ عن عبداللہ بن عمرؓ)

اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ
بِالْحِلْمِ وَاَكْرِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى
وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ ١٤٧

(کنز العمال۔ عن ابن عمرؓ)

اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِيْ زَمَانٌ وَّ
لَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيْهِ
الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيٰى فِيْهِ

ہے، اور تو ہی اُسے موت دے گا۔
تیرے ہی ہاتھ میں اُس کا مرنا اور اُس کا
جینا ہے۔ تو اگر اُسے زندہ رکھتا ہے
تو اُس کی ایسی حفاظت کر جیسی کہ تو اپنے
نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور
اگر تو اسے موت دیتا ہے تو تو اسے بخش
دینا اور اس پر رحم کرنا۔ ۱۵۹

اے اللہ مجھے مدد دے علم دے کر، اور
مجھے آراستہ کر وقار دے کر، اور مجھے بزرگی
دے تقویٰ دے کر، اور مجھے جمال دے
امن چین دے کر۔ ۱۶۰

اے اللہ مجھے وہ زمانہ نہ پائے، اور نہ یہ
لوگ اُس زمانہ کو پائیں جس میں نہ صاحب
علم کی پیروی کی جائے اور نہ صاحب حلم

---

۱۵۹ یعنی جب تک ہمیں زندہ رکھ تو اپنی حفاظت میں رکھ، اور جب موت دے تو خالص رحمت کے ساتھ۔

۱۶۰ یعنی تیری اعانت یہی ہے کہ علم و معرفت عطا کیا جائے، زینت و شائستگی پیدا ہو تو زیورِ علم سے، خوف پیدا ہو تو تقویٰ سے، اور جمال پیدا ہو تو حسنِ عافیت سے۔

المنزل الخامس — پانچویں منزل

یوم الاربعاء — چہار شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۱۶۴ (الحزب الاعظم للقاری)	اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ کر دے اور مجھ پر میرے کام آسان کر دے ۱۶۴
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ + (الحزب الاعظم للقاری)	اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال ۱۶۵

---

۱۶۴ کوئی کلمہ گو مرد یا عورت اگر خدانخواستہ حرامکاری میں اپنے شوق سے یا بطور پیشہ کے مبتلا ہو اور اس بلا سے نکل آنے کی آرزو دل میں ہو تو اس دعا کا ورد صدق دل سے کچھ عرصہ تک رکھے، انشاء اللہ ضرور کوئی صورت نکاح یا جائز آمدنی کی پیدا ہو جائے گی۔

ویسر لی امری۔ یعنی جو عملی دقتیں اور دشواریاں اس حرام شوق یا پیشہ کے ترک کرنے میں پیش آ رہی ہیں انھیں دور کر کے کوئی اس کا جائز بدل مہیا کر دے!

۱۶۵ کتنی حکیمانہ و عارفانہ ترتیب قائم فرمائی گئی ہے، جب عبادات مقصودہ اور عبادات الیہ دونوں میں درجۂ کمال حاصل ہو جائے گا تو قدرۃً اُن کے نتائج و ثمرات یعنی رضوان الٰہی و مغفرت الٰہی بھی درجۂ کمال ہی میں ظاہر ہوں گے۔

مومن کا کام کسی طرح گرتے پڑتے عبادتوں کو کر ڈالنا نہیں، بلکہ ہر طاعت اور عبادت کو اس کے مرتبۂ کمال تک پہونچانا ہے اور اُس کا اجر و صلہ بھی اُسی درجۂ کامل میں حاصل کرنا ہے، امتحان میں کسی نہ کسی طرح لشتم پشتم نکل جانا نہیں، بلکہ درجۂ اوّل کے نمبروں میں اعزاز و ناموری کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ
وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ
سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا
تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ
اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا
قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ
مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا
بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ
الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ
عَلٰٓی اَنْفُسِنَا سُوْٓءً اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی
مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِیْئَةً
اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ
ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۱۵۰
(نسائی۔ ابوداؤد، مستدرک، کنز العمال وغیرہ)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص سے
اور ضدا ضدی سے اور نفاق سے اور بُرے
اخلاق سے اور ہر اُس چیز کی بُرائی سے
تیرے علم میں ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں
اہل دوزخ کے حال سے اور خود (دوزخ) سے
اور ہر اُس چیز سے خواہ وہ قول ہو یا عمل
اُس سے قریب کرے اور ہر اُس چیز کی بُرائی
سے جو تیرے قبضہ میں ہے اور تیری پناہ میں
آتا ہوں ہر اُس بُرائی سے جو آج کے دن
میں ہے، اور ہر اُس بُرائی سے جو اُس کے بعد ہے
اور اپنے نفس کی بُرائی سے اور شیطان کی
بُرائی سے اور شیطان کے شرک سے اور اس سے
کہ ہم کسی شر کو اپنے اوپر لگائیں یا اُسے کسی
مسلمان تک پہونچائیں یا میں کوئی ایسی
خطا یا گناہ کروں جسے تو نہ بخشے اور قیامت
کے دن تنگی سے بچا ۱۶۵

---

۱۶۵ استعاذہ کے کلمات یہاں بھی حسب معمول انتہائی جامع اور دنیا و آخرت کی ایک ایک چیز پر حاوی ہیں۔

المنزل الخامس — پانچویں منزل

یوم الاربعاء — چہار شنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۱۶۴ + (الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ کر دے اور مجھ پر میرے کام آسان کر دے ۱۶۴ھ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِکَ + (الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال ۱۶۵ھ

۱۶۴ھ کوئی کلمہ گو مرد یا عورت اگر خدانخواستہ حرامکاری میں اپنے شوق سے یا بطور پیشہ کے مبتلا ہو اور اس بلا سے نکل آنے کی آرزو دل میں ہو تو اس دعا کا ورد صدق دل سے کچھ عرصہ تک رکھے، انشاء اللہ ضرور کوئی صورت نکاح یا جائز آمدنی کی پیدا ہو جائے گی۔

ویسر لی امری۔ یعنی جو عملی دقتیں اور دشواریاں اس حرام شوق یا پیشہ کے ترک کرنے میں پیش آ رہی ہیں انھیں دور کر کے کوئی اس کا جائز بدل مہیا کر دے!

۱۶۵ھ کتنی حکیمانہ و عارفانہ ترتیب قائم فرمائی گئی ہے، جب عبادات مقصودہ اور عبادات الیہ دونوں میں درجۂ کمال حاصل ہو جائے گا تو قدرۃً اُن کے نتائج و ثمرات یعنی رضوان الٰہی و مغفرت الٰہی بھی درجۂ کمال ہی میں ظاہر ہوں گے۔

مومن کا کام کسی طرح گرتے پڑتے عبادتوں کو کر ڈالنا نہیں، بلکہ ہر طاعت اور عبادت کو اس کے مرتبۂ کمال تک پہونچانا ہے اور اُس کا اجر و صلہ بھی اُسی درجۂ کامل میں حاصل کرنا ہے، امتحان میں کسی نہ کسی طرح نشتم پشتم نکل جانا نہیں، بلکہ درجۂ اوّل کے نمبروں میں اعزاز و ناموری کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ
وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ
سُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا
تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ
اَهْلِ النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا
قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
وَمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا
بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ
الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ نَقْتَرِفَ
عَلٰى اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰى
مُسْلِمٍ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً
اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ وَمِنْ
ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۱۵۰
(نسائی۔ ابوداؤد، مستدرک، کنز العمال وغیرہا)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص سے
اور ضدا ضدی سے اور نفاق سے اور بُرے
اخلاق سے اور ہر اُس چیز کی بُرائی سے جو
تیرے علم میں ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں
اہل دوزخ کے حال سے اور خود دوزخ سے
اور ہر اُس چیز سے خواہ وہ قول ہو یا عمل جو
اُس سے قریب کرے اور ہر اُس چیز کی بُرائی
سے جو تیرے قبضہ میں ہے اور تیری پناہ میں
آتا ہوں ہر اُس بُرائی سے جو آج کے دن
میں ہے، اور ہر اُس بُرائی سے جو اُس کے بعد ہے
اور اپنے نفس کی بُرائی سے اور شیطان کی
بُرائی سے اور شیطان کے شرک سے اور اس سے
کہ ہم کسی شر کو اپنے اوپر لگائیں یا اُسے کسی
مسلمان تک پہونچائیں یا میں کوئی ایسی
خطا یا گناہ کروں جسے تو نہ بخشے اور قیامت
کے دن تنگی سے بچا ۱۶۳ھ

۱۶۳ھ استعاذہ کے کلمات یہاں بھی حسب معمول انتہائی جامع اور دنیا و آخرت کی ایک ایک
چیز پر حاوی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۵۶

اے اللہ اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے قفل کھول دے اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کر اپنے فضل کو پورا کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے کر لے ف۱۷۰

اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۱۵۷

اے اللہ مجھے وہ سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہو ف۱۷۱

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا ۱۵۹ (کنز العمال۔ عن سمرۃ رض)

اے اللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ اور مسلمان ہی (رکھ کر) مجھے وفات دے۔ ف۱۷۲

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

اے اللہ کافروں کو عذاب دے اور اُن کے دلوں میں ہیبت بٹھا دے اور اُن کی بات میں اختلاف پیدا کر دے اور اُن پر اپنا قہر و عذاب نازل کر۔

ف۱۷۰ مطلوب محض حصول نعمت و فضل نہیں، بلکہ اتمام نعمت و تکمیل فضل ہے۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ دلوں پر جو غفلت کے قفل لگ جاتے ہیں، اُن کی کلید ذکر الٰہی ہی ہے۔

ف۱۷۱ اللہ سے نعمت مانگنے میں دخل پست ہمتی کو نہ ہو، طلب درخواست ہمیشہ بڑے ہی سے بڑے انعام کی کرتے رہنا چاہیئے۔

ف۱۷۲ سب ہی کچھ ان دو لفظوں کے اندر آگیا اور اور کچھ باقی ہی نہ رہا۔ سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے۔
ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۲۶

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ ١٥٢

(کتاب الاذکار۔ للنووی)

اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو۔ ١٦٦

اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ ١٥٣

(الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔ ١٦٧

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ ١٥٤

(کتاب الاذکار۔ للنووی)

اے اللہ میرے قدم ثابت رکھنا، جس دن کہ قدم ڈگنے لگیں گے۔ ١٦٨

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ ١٥٥

(الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ ہمیں فلاح یاب بنائیو۔ ١٦٩

---

١٦٦ (جو عین علامت ہے مقبولیت کی، اور اسی کے لائق مجھ سے دنیا میں کام کراتا)۔

١٦٧ جن بے خبر صوفیہ نے عذاب الٰہی کی طرف سے اپنی بے پروائی ظاہر کی ہے، وہ ان حدیثوں سے اپنی بے خبری کا علاج کرائیں۔

غشنی برحمتك۔ مومن کا کام ایسی ہی رحمت الٰہی کی طلب ہے جو اسے ہر طرف سے ڈھانپ لے، وہ اس پر پوری طرح چھا جائے۔ کوئی حصہ اُس کے جسم و روح کا بے ڈھکا باقی نہ رہنے دے۔

١٦٨ ظاہر ہے کہ یوم قیامت مراد ہے۔

١٦٩ دنیا اور آخرت میں سب کہیں۔

فلاح کا لفظ عربی میں ایک وسیع ترین و جامع ترین لفظ ہے، دنیوی و اُخروی، مادی و روحانی، بڑی اور چھوٹی ہر قسم کی کامیابی پر حاوی۔

ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ
عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ
اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَاَنْ يُّوْفُوْا
بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ
عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ
لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ
وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
لِمَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ
تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِيْ

اور اُن کے آپس میں صلح کر دے اور اُن کے
دلوں میں اُلفت دیدے اور اُن کے
دلوں میں حکمت اور ایمان رکھ دے
اور انھیں اپنے رسولؐ کے دین پر
ثابت رکھ اور انھیں توفیق دے کہ
کہ جو نعمت تو نے انھیں نصیب کی ہے
اس کا وہ شکر کرتے رہیں ۱۴۴ اور جو
عہد تو نے اُن سے لیا ہے اُسے وہ پورا
کرتے رہیں اور انھیں اپنے اور اُن کے
دشمنوں پر غالب رکھ ۱۴۵ اے معبود برحق تو
پاک ہے کوئی معبود سوا تیرے نہیں ہے،
میرے گناہ بخش دے اور میرے عمل
درست کر دے، بیشک تو ہی گناہ بخش
دیتا ہے جس کے چاہتا ہے اور تو ہی

---

۱۴۴ بندۂ مومن اپنے ساتھ ساتھ تمام اہل ملت کے حق میں دعائے خیر کرتا رہے، یہ رسول اسلامؐ کی تعلیمات کا خاص اور اہم جزو ہے۔

۱۴۵ جو اللہ کے دشمن ہیں وہ لازمی طور پر اللہ کے لشکر کے بھی دشمن ہوں گے، اور ہر کلمہ گو اللہ کے لشکر کا سپاہی ہے۔

عہدك الذی عاهدتهم علیه ۔ وہ عہد یہی اقرار و توحید و طاعت کا ہے جو ہر کلمہ گو سے لیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ
الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ
يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ
وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ
عُلُوًّا كَبِيْرًا ١٦٠

(کنز العمال۔ عن سمرۃ رض)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْهُمْ وَاَصْلِحْ

اے اللہ کافروں کو عذاب دے چاہے
وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک، بہر حال جو
بھی تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے
رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیری راہ سے
(دوسروں کو) روکتے ہیں اور تیری (مقرر کی ہوئی)
حدوں سے تجاوز کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی
اور معبود کو بھی پکارتے ہیں، حالانکہ کوئی بھی
معبود نہیں ہے، بجز تیرے۔ بابرکت ہے تو
اور ہر طرح نہایت درجہ برتر ہے تو اس
سے کہ جو یہ ظالم کہتے ہیں ۱۵۱

اے اللہ تو مجھے بخش دے اور تمام ایمان والوں
اور ایمان والیوں کو اور تمام اسلام والوں
اور اسلام والیوں کو اور انھیں سنوار دے

---

۱۵۱ معاذ اللہ یہ مشرک اور کافر جیسی جیسی گندہ صفات تیری جانب منسوب کرتے رہتے ہیں تیری ذاتِ اقدس کو ان سے نسبت ہی کیا!

اللھم عذب الکفرۃ الخ اللہ کے نافرمانوں، سرکشوں کے حق میں دعائے بد کرنا ناجائز نہیں، بلکہ بعض حالات میں تو مندوب و مستحسن بھی ہے، انبیاء سابقین نے تو بارہا ان پر عذاب لانے کی بد دعائیں کی ہی ہیں اور خود ہمارے رسول ﷺ کا طریق عمل بھی اس کے منافی نہیں۔

الکفرۃ اھل الکتاب والمشرکین۔ کافروں کی دو عمومی قسمیں بیان کر دی ہیں۔ بعض ان میں سے اہل کتاب ہیں جنھوں نے عقائد کفریہ اختیار کر لئے ہیں اور بعض تو سرے سے توحید ہی کے منکر ہیں۔

وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ
وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ
إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ
أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ ۱۶۲

(الحزب الاعظم للقاری وکنز العمال)

اور تیرے ہی لیے حکومت ہے سب کی سب
اور تیرے ہی لیے مخلوق ہے سب کی سب
تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے سب کی سب
اور تیری ہی طرف امور رجوع ہوتے ہیں
سب کے سب، میں مانگتا ہوں تجھ سے
بھلائی سب کی سب، اور میں تیری
پناہ میں آتا ہوں ساری کی ساری
برائیوں سے ۱۷۵

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ
اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّيْ
الْهَمَّ وَالْحُزْنَ اَللّٰهُمَّ
بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِيْ
اعْتَرَفْتُ ۱۶۳

(الحزب الاعظم للقاری وکنز العمال)

اُس اللہ کے نام (کی برکت) سے جس کے
سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ مجھ سے
فکر اور غم دُور فرما دے، اے اللہ میں
تیری ہی حمد کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں
اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا
ہوں ۱۷۶

---

۱۷۵ کلّہ کی تکرار قابل لحاظ ہے، مقصودات اور مطلوبات جتنے بھی ہیں اُن میں حقیر یا ناقابل اعتنا کوئی بھی نہیں۔ سب کے سب تمام و کمال ہی بلا کسی ادنیٰ جزو کو مستثنیٰ کئے ہوئے حاصل کرنے اور طلب کرنے کے قابل ہیں، بندہ کا کمال و عروج عین اس کی عبدیت، احتیاجمندی اور انقیاد میں ہے، نہ کہ ان کے برعکس میں۔

۱۷۶ یہ اعتراف ذنب۔ رسول معصوم کر رہے ہیں (گو ظاہر ہے اُن کا ’ذنب‘ صرف انھیں کے مرتبہ و معیار سے ہوگا، اور صرف صورۃً ہوگا نہ کہ معنیً و حقیقۃً) تو ظاہر ہے کہ ہم اُمیتوں کا تو لمحہ لمحہ اسی اعتراف تقصیر میں بسر ہوتے رہنا چاہیے۔

يَا عَفُوًّا اُعْفُ عَنِّيْ يَا رَءُوْفُ
ارْءُفْ بِيْ يَا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ
اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ
عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ اَسْأَلُكَ
مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ يَا رَبِّ
افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاخْتِمْ
لِيْ بِخَيْرٍ وَّقِنِي السَّيِّـٰٔاتِ
وَمَنْ تَقِ السَّيِّـٰٔاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [161]
(الحزب الاعظم للقاری۔ وغیرہ)

مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنیوالا ہے،
اے بخشنے والے مجھے بخش دے، اے توبہ
قبول کرنیوالے میری توبہ قبول کر۔ اے
معاف کرنیوالے مجھے معاف کر، اے مہربان
مجھ پر مہربانی کر، اے پروردگار مجھے توفیق دے
کہ تونے جو نعمت مجھے دی ہے اُس کا شکر
ادا کروں اور مجھے طاقت دے کہ تیری
عبادت اچھی طرح کروں۔ اے پروردگار
میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب،
اے پروردگار میرا آغاز خیر کے ساتھ کر اور میرا
خاتمہ خیر کے ساتھ کر، اور مجھے بُرائیوں سے
بچالے اور جسے تونے بُرائیوں سے اُس دن
بچالیا بیشک تونے اُس پر رحم ہی کیا اور
یہی تو بڑی کامیابی ہے[161]

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ
وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ

اے اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے سب کی سب
اور تیرے ہی لئے شکر ہے سب کا سب

---

[161] اِس دعا کی ہمہ گیری اور ہمہ جہتی سے الگ اور مستثنیٰ کون سا شعبہ دنیا و آخرت کا رہ جاتا ہے۔
یومئذ۔ یعنی روز حساب کو۔

عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ ۱۶۴

(کنز العمال وغیرہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْکَ
فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَیْکَ حَقًّا
اَیُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ مِّنْ
اَھْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ
دَعْوَتَھُمْ وَاسْتَجَبْتَ
دُعَآءَھُمْ اَنْ تُشْرِکَنَا
فِیْ صَالِحِ مَا یَدْعُوْنَکَ
فِیْہِ وَاَنْ تُشْرِکَھُمْ فِیْ صَالِحِ

مجھ سے محتاجی دُور رکھنا، کہ میں
بے کس ہوں ۱۸۰
اے اللہ میں تجھ سے ہر اُس حق سے
مانگتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے۔ ۱۸۱
کہ خشکی اور تری میں جس کسی بھی غلام یا
باندی کی دعا تو نے قبول کی ہو، تو
ہمیں اُن اچھی دعاؤں میں شریک کردے
جو وہ تجھ سے مانگیں، اور تو انھیں ان
اچھی دعاؤں میں شریک کردے جو ہم
تجھ سے مانگیں، اور یہ کہ تو ہمیں اور
انھیں چین دے، اور تو ہماری اور

---

۱۸۰ یہاں چار دعائیں بیان ہوئی ہیں اور چاروں میں ترتیب باہمی اور تناسب بہت خوب ہے۔ پہلی دعا قبول دعا کی ہے اور اس کا شفیع اپنے اضطرار کو بنایا ہے، پھر دعا عصمت دینی کی ہے اور اس پر شفیع اپنے ابتلاء کو ملایا گیا ہے۔ تیسری دعا شمول رحمت کی ہے اور اس پر دلیل اپنی مذنبیت سے قائم کی گئی ہے۔ آخری دعا رفع فقر کی ہے اور اس پر حجت اپنی مسکینت سے لائی گئی ہے۔

۱۸۱ یعنی تو نے اپنے فضل و کرم سے اُن کا حق اپنے اوپر قائم کر لیا ہے۔ ورنہ حقیقۃً ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کا کوئی حق اللہ تعالٰی کے ذمہ واجب نہیں ہو سکتا۔

اَللّٰهُمَّ اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَّتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَّتَنْفِیَ

اے اللہ میرے معبود اور ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کے معبود اور جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے معبود ف۱۷۹ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری عرض قبول کرلے کہ میں بے قرار ہوں اور تو مجھے میرے دین کے باب میں محفوظ رکھ کہ میں بلا میں پڑا ہوا ہوں۔ اور اپنی رحمت میرے شاملِ حال رکھنا کہ میں گناہگار ہوں، اور

بسم اللہ الذی لا الٰہ غیرہ۔ کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میں اُس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جو لوگ مخلوق کے شر سے یا اپنے ہی اختلاجِ قلب و خفقان کے ہاتھوں ہر وقت پریشان حال رہتے ہیں اگر روزانہ صبح و شام جی لگا کر کچھ دیر کے لئے اس دعا کا ورد و مراقبہ کر لیا کریں تو انشاء اللہ انھیں وحشت و پریشانی سے نجات حاصل ہو جائیگی اور سکونِ خاطر و راحتِ قلب کی نعمت ہاتھ آجائے گی۔

ف۱۷۹ ملائکہ مقربین ہوں یا انبیائے مرسلین حق تعالیٰ کا رشتہ سب کے ساتھ معبودیتِ مطلق ہی کا ہے، اور اس کے حق میں سب عبدِ محض ہی ہیں۔

زمانۂ قیامِ مدینۂ منورہ میں جہاں ذی اثر و صاحبِ علم و صاحبِ وجاہت یہود کے اثر سے طرح طرح کی گمراہیاں اور بددینیاں پھیل رہی تھیں دعاؤں اور تعلیمات کے ذریعہ سے ایسی اصلاحیں بہت ضروری تھیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۲۵

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ؁ ١٦٧

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی عن ابن عباسؓ)

اے اللہ مجھے اپنے ہاں سے ہدایت نصیب کر، [فائدہ ۵۵] اور مجھے اپنے فضل وکرم سے مستفید کر اور مجھ پر اپنی رحمت کامل کر، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؁ ١٦٨

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی عن ابن عمرؓ)

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے [فائدہ ۵۶]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ

اے اللہ میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی اور عمل اہل یقین کے سے اور اخلاص اہل توبہ کا سا اور ہمت اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی اور طلب اہل شوق کی سی اور عبادت اہل تقویٰ کی سی اور معرفت اہل علم کی سی تا آنکہ میں

فائدہ ۵۵ ہدایت وہی ہے جس کا صدور حق تعالیٰ کے پاس سے ہوتا ہے۔

فائدہ ۵۶ تیرا تو کام ہی توبہ قبول کرتے رہنا، اور فضل وکرم بے حساب کرتے رہنا ہے۔

مَا نَدْعُوكَ فِيهِ وَاَنْ تُعَافِيَنَا
وَاِيَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَ
مِنْهُمْ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ
فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا
الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۱۲۵
(کنز العمال۔ عن ابی سعید الخدریؓ)

اُن کی دعائیں قبول کر اور یہ کہ تو ہم سے
اور اُن سے درگزر کر[۱۵۲] بیشک ہم ایمان
لائے اُس پر جو تو نے اُتارا ہے اور ہم نے
رسولؐ کی پیروی کی بس ہمیں
بھی شہادت دینے والوں میں
لکھ لے[۱۵۳]

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وَاجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ
وَفِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَ
فِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ ۱۲۶
(کنز العمال۔ عن ابی امامۃؓ)

اے اللہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مقام
وسیلہ عنایت کر، اور آپ کی محبوبیت
برگزیدہ لوگوں میں کردے اور آپ کا مرتبہ
عالی لوگوں میں، اور آپ کا ذکر
اہلِ تقرب میں[۱۵۴]

---

۱۵۲ یعنی اپنے تمام مقبول اور مستجاب الدعاء بندوں کی دعاؤں میں ہمیں شریک کر، اور انھیں ہماری دعاؤں میں شریک کردے، اور عافیت اور مقبولیت اور معافی ہم میں اُن میں مشترک رکھ!

۱۵۳ بندہ کی سعادت کی معراج یہ ہے کہ اس کا نام حق کے مبطلوں اور منکروں میں نہیں بلکہ مصدقوں اور شاہدوں میں لکھ لیا جائے اور اسی کی تمنا بندہ بڑے ذوق و شوق سے کرتا ہے۔

۱۵۴ الوسیلۃ۔ جنت کا وہ مرتبہ اعلیٰ ہے جس کا وعدہ رسول اکرمؐ سے ہوچکا ہے اور اس مرتبہ پر فائز ہو کر آپؐ اہلِ امت کی شفاعت کا اذن بھی حاصل کریں گے۔

دعا میں تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ جو مراتب و فضائل رسولؐ کے واسطے موعود ہیں، اور جن کے باب میں وعدۂ الٰہی کے بعد شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں، اُن تک کے لئے بھی دعا خود کرنا، اور اہلِ اُمت سے کرانا عین تقاضائے عبدیت ہے۔

وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَآءً مِّنْکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا فُجَاءَۃً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَۃً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّۃٍ ۱۹۰

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ

تیرے سامنے خالص توبہ کروں، اور تاکہ تجھ سے شرما کر تیرے روبرو خلوص کو صاف کروں اور تاکہ کل کاموں میں تجھ پر بھروسہ کروں ۱۸۸ اور تیرے ساتھ گمان نیک کو طلب کرتا ہوں، پاک ہے اے نور کے پیدا کرنے والے ۱۸۹ اے اللہ ہم کو ناگہاں ہلاک نہ کرنا اور نہ ہم کو اچانک پکڑنا اور نہ ہمیں کسی حق و وصیت کی طرف سے غفلت میں رکھنا ۱۹۰

اے اللہ میری قبر میں وحشت کی جگہ اُنس پیدا کردینا ۱۹۱ اے اللہ مجھ پر

---

۱۸۸ اللہ سے اتنا خوف کہ جتنا اُس کا حق ہے کون بندہ بیچارہ رکھ سکتا اور برداشت کرسکتا ہے؟ خوف کا درجہ کافی اس کے لئے صرف اتنا ہے کہ بس گناہوں سے روک ہوجائے، اور طاعت کی جانب رغبت پیدا ہوجائے باقی تمام مطلوبات اسی کے ثمرات ہوں گے۔

۱۸۹ حق تعالیٰ خالق نور ہے، جس طرح اور ہر چیز کا بھی خالق ہے، بذات خود نہ جوہر ہے نہ عرض نہ اس معنی میں نور جس میں مجوس وغیرہ گمراہ قوموں نے سمجھ رکھا ہے۔

۱۹۰ (کسی کے حق یا وصیت کا اتلاف اسلام میں ایک شدید معصیت ہے)

۱۹۱ قبر ایسا مقام ہے جس سے انسان کو اس عالم ناسوت میں وحشت ہونا طبعی ہے، یہاں بندہ کی زبان سے دعا اس کی کرائی جارہی ہے کہ وہ وحشت اُنس میں تبدیل ہوجائے۔

أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَلْقَاكَ ١٦٩

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ حَتّٰى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتّٰى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ

مجھ سے مل جاؤں۔ ۱۸۵

اے اللہ میں تجھ سے وہ خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تاکہ میں تیری طاعت کے ایسے عمل کروں جن سے میں تیری خوشنودی کا مستحق ہو جاؤں اور تاکہ میں تجھ سے ڈر کر

---

۱۸۵ یعنی وقت موت تک ان میں سے کسی چیز میں خلل نہ پڑے۔ ہر ہر طبقہ کی وہ چیز مانگی ہے جو اس طبقہ میں درجۂ کمال میں موجود ہے۔

توفیق اہل الہدیٰ۔ انھیں پوری توفیق نہ مل گئی ہوتی تو یہ اہل ہدیٰ ہوتے ہی کیوں۔

اعمال اہل الیقین۔ عمل بہترین جبھی صادر ہوتے ہیں جب یقین پختہ ترین ہو چکتا ہے۔

مناصحۃ اہل التوبہ۔ اہل توبہ کا اخلاص اگر کامل نہ ہوتا تو انھیں توبہ کی توفیق ہی کیوں ہوتی۔

عزم اہل الصبر۔ ہمت ہی تو وہ چیز ہے جو اہل صبر سے سب کچھ برداشت کرا لیتی ہے۔

جد اہل الخشیۃ۔ خشیت جب پوری طرح طاری ہو گی تو انسان ہر ممکن جد و جہد کر ڈالے گا۔

طلب اہل الرغبۃ۔ اہل شوق و طلب کی طلب اور تڑپ کا کیا کہنا۔

تعبد اہل الورع۔ جو تقویٰ میں کمال رکھتے ہیں وہی عبادت کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔

عرفان اہل العلم۔ جو علوم شرعیہ میں جتنا زیادہ مستغرق ہو گا اسی نسبت سے اسکی معرفت بھی کامل ہو گی۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۲۵۰

بِلِقَائِكَ وَاُوْمِنُ بِوَعْدِكَ
اَمَرْتَنِيْ فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ
فَاَتَيْتُ هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِ
بِكَ مِنَ النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ ۱۹۴

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى
وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

اور تیرے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں تونے
مجھے حکم دیا، لیکن میں نے نافرمانی کی اور
تو نے مجھے روکا لیکن میں کر گزرا، یہ جگہ
دوزخ سے پناہ لینے کی تیرے ذریعہ سے
ہے کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے تو پاک
ہے، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو ہمیں
بخش دے، بیشک کوئی گناہوں کو
بخش نہیں سکتا بجز تیرے ۱۹۴

اے اللہ تجھی کو ہر تعریف سزاوار ہے اور
تجھی سے شکایت چاہیے اور تجھی سے
فریاد چاہیے اور تجھی سے مدد طلب کئے
جانے کے قابل ہے۔ ۱۹۵ اور نہ کوئی بچاؤ

---

۱۹۴ حضرت آدمؑ کی دعائے قرآنی بھی اس موقع پر یاد کرلی جائے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین۔

نتیجہ یہ نکلا کہ از حضرت آدمؑ تا ایندم، بڑے بڑے کاملین و مقربین کے لئے بھی کھلی ہوئی راہ یہی اعتراف ذنوب و استغفار کی ہے۔

۱۹۵ یعنی ہر مدح و وصف کا سزاوار بھی تو ہی ہے اور ہر قسم کی شکایت و فریاد کا مخاطب صحیح بھی تو، اور ہر درخواست کا اہل بھی تو ہی اکیلا۔

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ
وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ
وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۤءَ اللَّيْلِ
وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۴۱†

قرآن عظیم کے طفیل میں رحم کرنا اور اسے
میرے حق میں رہبر اور نور اور ہدایت
اور رحمت بنا دینا۔ اے اللہ میں اس میں
سے جو کچھ بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد کرادے
اور اس میں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں وہ مجھے
سکھاوے اور مجھے اسکی تلاوت دن اور رات
کے اوقات میں نصیب کر اور اسے میرے لئے
حجت بناوے اے پروردگار عالم ۱۹۲؎

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ اَتَقَلَّبُ
فِيْ قَبْضَتِكَ وَاُصَدِّقُ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا ہوں
تیرے بندہ اور بندی کا، ہمہ تن تیری ہی
مٹھی میں ہوں ۱۹۳؎ تیرے قبضہ میں چلتا پھرتا
ہوں۔ تیرے ہی ملنے کی تصدیق کرتا ہوں

۱۹۲؎ قرآن کے درجات فضائل و برکات سب اِن دعاؤں سے بالکل ظاہر ہیں۔

واجعلہ لی حجۃ۔ یعنی دنیا و آخرت میں میری دلیل، میرا سہارا۔ اسی کی بنا پر میں یہاں بھی قائم رہوں اور وہاں بھی۔

۱۹۳؎ لفظی معنی "میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے" مراد نہیں، بلکہ عربی محاورہ میں اس سے مراد تمامتر کسی کے اختیار و قبضہ میں ہونا ہوتا ہے۔

انی ..... امتك۔ کمال عجز و تذلّل و افتقار کے اظہار کے لئے ہے کہ میں خود تو کیا جنھوں نے بظاہر اسباب مجھے پیدا کیا ہے، وہ تک تیرے ہی بندے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۴ الف

اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُ بِنُوْرِ
وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ
اَضَاۤءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ
وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ
وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ
عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ
عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ
الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِكَ اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً
كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ السَّيْلِ

یا ہم کسی پر ظلم کریں یا کوئی ہم پر
ظلم کرے، یا ہم جہالت کریں یا
کوئی ہم سے جہالت کرے یا میں
گمراہ ہوں یا کوئی مجھے گمراہ کرے،
میں تیری ذاتِ گرامی کے نور کی
پناہ میں آتا ہوں جس نے
آسمانوں کو روشن کر رکھا ہے،
اور اس سے ظلمتیں چمک اٹھی ہیں،
اور اس سے دنیا اور آخرت کے
کام درست ہیں[ث۹له] (پناہ) اس امر
سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اُتارے
اور تو مجھ پر اپنی ناخوشی نازل کرے
اور حق ہے کہ تو ہی منایا جائے یہاں تک
کہ تو راضی ہو جائے، اور نہ کوئی بچاؤ

ث۹له یعنی تیرا نورِ ذات ہی دنیا اور آخرت کے سارے امور کو سنبھالے ہوئے ہے۔

اشرقت له الظلمات۔ یعنی اگر وہ نور نہ ہوتا تو آج جو روشنیاں نظر آ رہی ہیں، یہ
سب تاریکیاں ہی رہتیں۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۱۹۶

ہے اور نہ کوئی قوت ہے بجز اللہ کی طرف کے ۱۹۶؎

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ اُضِلَّ

اے اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عفو کی پناہ میں تیرے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں خود تجھ سے۔ میں تیری تعریف پوری طرح کر ہی نہیں سکتا ہوں تو اسی تعریف کے لائق ہے، جو تو نے خود اپنی ذات کی کی ہے ۱۹۷؎ اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس سے کہ ہم کہیں ڈگ جائیں، یا کسی کو ڈگائیں، یا ہم کسی کو گمراہ کریں

۱۹۶؎ گناہوں سے بچانا اور طاعت کی طرف لانا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۱۹۷؎ بڑے بڑے عارفین نے بھی آخر میں تھک کر اور ہار کر یہی کہا ہے کہ جو تیری حمد وثنا کا حق ہے وہ ہم نہیں ادا کر سکتے۔ وہ تو بس تو ہی اپنے کلام سے کر سکتا ہے۔

اے بروں از وہم و قال و قیل من

خاک بر فرق من و تمثیل من

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۷

المنزل السادس — چھٹی منزل

یوم الخمیس — جمعرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡـَٔلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَاِبۡرَاهِيۡمَ خَلِيۡلِكَ وَمُوۡسٰى نَجِيِّكَ وَعِيۡسٰى رُوۡحِكَ وَكَلِمَتِكَ وَبِكَلَامِ مُوۡسٰى وَاِنۡجِيۡلِ عِيۡسٰى وَزَبُوۡرِ دَاوٗدَ وَفُرۡقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَبِكُلِّ وَحۡيٍ اَوۡحَيۡتَهٗ اَوۡ قَضَاءٍ قَضَيۡتَهٗ اَوۡ سَآئِلٍ اَعۡطَيۡتَهٗ اَوۡ فَقِيۡرٍ اَغۡنَيۡتَهٗ اَوۡ غَنِيٍّ اَفۡقَرۡتَهٗ اَوۡ ضَآلٍّ هَدَيۡتَهٗ وَاَسۡـَٔلُكَ بِاسۡمِكَ الَّذِيۡ وَضَعۡتَهٗ

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جو تیرے نبی ہیں اور بہ طفیل ابرہیم (علیہ السلام) کے جو تیرے خلیل ہیں اور بہ طفیل موسٰی (علیہ السلام) کے جو تیرے کلیم ہیں اور بہ طفیل عیسٰی (علیہ السلام) کے جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بہ طفیل کلام حضرت موسٰی کے اور انجیل حضرت عیسٰی کے اور زبور حضرت داؤد کے اور فرقان حضرت محمد صلعم کے اور بہ طفیل ہر وحی کے جسے تو نے بھیجا ہو یا ہر حکم (تکوینی) کے جسے تو نے جاری کیا ہو اور بہ طفیل ہر سائل کے جس کو تو نے دیا ہو اور بہ طفیل ہر محتاج کے

وَالْبَعِيْرِ الصَّؤُوْلِ ؀

(کنز العمال۔ عن عبداللہ بن جسؓ

و

ابن عمرؓ

و

عائشہؓ)

(گناہ سے) ہے، اور نہ کوئی طاقت
(عبادت کی) ہے مگر تیری ہی مدد سے
اے اللہ میں نگہبانی چاہتا ہوں بچہ
کی سی نگہبانی۔ ف۱۹۹ اے اللہ میں تیری
پناہ میں آتا ہوں دو اندھی برائیوں یعنی
سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے ف۲۰۰

ف۱۹۹ یعنی جس طرح شفیق ماں بچّہ کو اپنی آنکھ سے ایک لمحہ کے لئے نہیں اوجھل ہونے دیتی اور ہمہ وقت اس کی نگہبانی اور نگرانی میں لگی رہتی ہے، یہ بندہ حق تعالیٰ سے ایسی ہی نگہبانی ہر ہر جزئیہ میں چاہتا ہے۔

ف۲۰۰ عرب میں ناگہانی مصیبت کے لئے بطور مثال کے ان دو چیزوں کا نام لیا جاتا تھا۔

وَ قُوَّتِكَ فَاِنَّهُ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ
لَا تُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَا
تُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا
تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ ٢٠٤
(جمع الفوائد عن ابی بکرؓ)

وہ اندھیری ہو گئی۲۰۲۔ اور بہ طفیل تیری عظمت
اور تیری بڑائی کے اور بہ طفیل تیرے نور
ذات کے کہ تو مجھے قرآن عظیم نصیب کر دے اور اسے
میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور
میری شنوائی میں اور میری بینائی میں پیوست
کر دے اور اس پر اپنی قدرت و قوت سے میرے جسم
کو عامل بنا دے۲۰۳ بے شک نہ کوئی بچاؤ (معصیت سے)
ہے اور نہ کوئی قوت (طاعت کی) ہے مگر
تیرے ذریعہ سے۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی
خفیہ گرفت کی طرف سے بے فکر نہ کر دے،
اور نہ ہمیں اپنی یاد سے غافل ہونے دے،
اور نہ ہماری پردہ دری کر، اور نہ ہمیں

---

۲۰۲ انھیں صفات ہی کی شانِ ظہور ہے جس نے دن کو دن اور رات کو رات بنا رکھا ہے۔

۲۰۳ یعنی قرآن مجید کی عظمت اور اس کے احکام میری روح اور پوست سب میں حلول کر جائیں۔ میں دیکھوں تو قرآن ہی کی آنکھ سے، سنوں تو قرآن ہی کے کان سے، سوچوں تو قرآن ہی کے دماغ سے، کوئی عمل کروں تو قرآن ہی کی قوت سے، ہر طرح پر اور ہر طرف سے قرآن ہی میری زندگی پر چھا جائے۔

۲۰۴ یعنی بس تو ہی چاہے تو ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور تو ہی چاہے تو ہمیں طاعتوں پر آمادہ کر سکتا ہے، ایجاب و سلب، ترکِ معصیت و ادائے طاعت کی ساری طاقتیں بس تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔

عَلَى الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ
وَعَلَى السَّمٰوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ
وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَ
اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ
اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَ
اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ الطَّاهِرِ
الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِيْ كِتَابِكَ
مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاِسْمِكَ
الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ
فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ
وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ
وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَرْزُقَنِيَ
الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَتُخَلِّطَهٗ
بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ
وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ

جس کو تونے تونگر کیا ہو اور بہ طفیل ہر تونگر
کے جسے تونے محتاج کر دیا ہو اور ہر گمراہ
کے جسے تونے ہدایت دیدی ہو، اور
میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل
تیرے اس اسم کے جس کو تونے زمین پر
رکھا اور وہ ٹھہر گئی، اور آسمانوں پر رکھا
تو وہ قرار پکڑ گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو
وہ جم گئے اور درخواست کرتا ہوں میں
تجھ سے بہ طفیل اس اسم کے جس سے تیرا
عرش ٹھہرا ہوا ہے[۱۰۱] اور درخواست کرتا
ہوں میں تجھ سے بہ طفیل اس اسم کے کہ
وہ پاک ہے اور ستھرا ہے اور تیری کتاب
میں تیرے پاس سے نازل ہوا ہے اور
بہ طفیل تیرے اُس اسم کے جسے تونے دن پر
رکھا تو وہ روشن ہو گیا اور رات پر رکھا تو

۱۰۱ه اسم سے مراد جیسا کہ اوپر کسی حاشیہ میں گزر چکا ہے صفت ہوتی ہے اور یہ صفاتِ الٰہی ہی کے ظہور و تجلی کا نتیجہ ہے کہ عالم تدبیر میں یہ سارا انتظام پیدا ہو گیا ہے، اور عرش و سماء، زمین اور پہاڑ سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے ہیں۔

عَلَيْكَ آمِيْنَ [۲۰۶]

(مستدرک عن عائشہ رض۔ کنز العمال عن ابن مسعود رض)

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ
لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ
لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ
عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ
رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ
اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ
بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ
ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ
بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ
عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ

اس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے، آمین [۲۰۶]

اے اللہ میری نگہبانی کر اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے اپنی اُس قوت کی آڑ میں لے لے جس کے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا اور مجھ پر اپنی اس قدرت سے رحم کر جو تجھ کو مجھ پر حاصل ہے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں، اور تو ہی میری اُمید گاہ ہے کتنی ہی نعمتیں تو نے مجھے دیں اور میرا اُن کے لئے شکر کم ہی رہا اور کتنی مصیبتیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور میرا صبر اُن پر کم ہی رہا [۲۰۸] پس اے وہ کہ اس کی نعمت کے وقت میرا شکر

---

[۲۰۷] یا من ...۔ احل۔ جو شخص کسی ابتلاء تکوینی (مرض، فقر وغیرہ) میں مبتلا ہو، اُسے جو سہارا اللہ دے سکتا ہے وہ کسی مخلوق سے بھی ممکن نہیں۔

بحق محمد علیک۔ یعنی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو حق تو نے اپنے اوپر وعدہ کے بموجب لازم کر لئے ہیں۔

[۲۰۸] یعنی نہ عیش میں مَیں نے حق شکر نعمت ادا کیا، اور نہ غم میں میں نے صبر ہی کا ثبوت دیا۔

بعینك التی تنام۔ یعنی تیری ہی آنکھ ایسی ہے جس کا جھپک جانا ممکن نہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مجھے ہر لمحہ اور ہر آن اپنی حفاظت میں لئے رہ۔

غافلوں میں سے کر۔[۲۰۵]

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ بَلَائِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلٰى رَحْمَتِكَ يَا مَنْ يَّكْفِيْ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ أَحَدٌ يَّا أَحَدَ مَنْ لَّا أَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ نَجِّنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ وَأَعِنِّيْ عَلٰى مَا أَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں عافیت عاجل کی، اور دفع بلا کی اور دنیا سے تیری رحمت کی جانب منتقل ہونے کی۔[۲۰۶] اے وہ کہ کافی ہے سب کے عوض اور کوئی بھی کافی نہیں ہے اس کے عوض، اے کس بیکسوں کے، اے سہارے بے سہاروں کے، اُمیدیں منقطع ہو چکی ہیں مگر تجھ سے مجھے نجات دے اُس حال سے جس میں کہ میں ہوں اور جو بلا کہ نازل ہو چکی ہے اُس کے مقابلہ میں میری مدد کر، صدقہ اپنی ذات پاک کا اور محمد (صلعم) کے

---

[۲۰۵] یعنی ایسا نہ ہو کہ تیری گرفتیں جو خفیہ ہوا کرتی ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دل میں بے پروائی آ جائے تو ہمیشہ اُن سے خائف اور اُن کی طرف سے تردد رکھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تیری یاد ہی کو بھلا دیں، تو ہمیشہ ہماری ستاری اور پردہ پوشی کرتا رہ اور ہمیں غفلت کا شکار نہ ہونے دے۔

[۲۰۶] یعنی جب موت کا وقت آئے تو ہم تمام تر آغوشِ رحمت ہی میں جائیں۔

اسألك تعجيل عافيتك۔ یعنی دنیا میں جب تک رہوں، تو میرے حق میں عافیت برابر نازل کرتا رہ۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِالدُّنْیَا وَعَلٰی اٰخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُهٗ یَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِیَةَ

اے اللہ میرے دین پر مددگار دنیا کو بنا دے اور میری آخرت پر مددگار تقویٰ کو کر دے[۲۱۱] اور تو ہی محافظ رہ میری اُن چیزوں کا جو آنکھوں سے دُور ہیں اور اُن چیزوں میں جو میرے پیش نظر ہیں تو مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر اے وہ کہ نہ اُسے گناہ نقصان پہونچا سکتے ہیں ورنہ اُس کے ہاں مغفرت کوئی کمی کرتی ہے[۲۱۲] مجھے وہ چیز دے جو تیرے ہاں کمی نہیں کرتی معاف کر دے مجھے وہ چیز کہ تجھے نقصان نہیں پہونچاتی تو بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے[۲۱۳] میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے فوری کشائش کی اور صبر جمیل کی اور[۲۱۴] رزق وسیع کی، اور

---

۲۱۱ یعنی میری دنیا دین کے کام آئے، اور آخرت میں میرا تقویٰ میرے آڑے آجائے۔

۲۱۲ یعنی اگر ساری دنیا بھی گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہو جائے تو تیرا ذرہ بھر بھی ضرر نہیں، اور اگر تو سب کی مغفرت کر دے تو تیرے خزانہ میں شمہ بھر بھی کمی نہیں ہو سکتی۔

۲۱۳ یعنی اپنی مغفرت سے مجھے نواز، اور میرے گناہوں سے خواہ وہ کتنے ہی ہوں، درگزر فرما۔

۲۱۴ دونوں لفظوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ میں درخواست تو تجھ سے کشائش ہی کی کرتا ہوں، ہر بلا سے بچنے ہی کی کرتا ہوں، لیکن اگر تیری حکمت ابتلاء ہی کی مقتضی ہو تو پھر مجھے صبر پسندیدہ کی توفیق عطا ہو۔

يُخْزِنِيْ وَيَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَامَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ ؕ

(کنزالعمال۔ عن علیؓ)

يَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَاذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ ؕ

(کنزالعمال۔ عن علیؓ)

کم رہا، پھر بھی مجھے محروم نہ کیا، اور اے وہ کہ اس کے ابتلاء کے وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا، اور اے وہ کہ مجھے گناہوں پر دیکھا پھر بھی مجھے فضیحت نہ کیا۔ ف۲۰۹

اے ایسے احسان والے جس کا احسان کبھی ختم نہ ہوا اور اے ایسے نعمتوں والے کہ جس کی نعمتیں کبھی شمار نہ ہوسکیں میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر رحمتِ کامل نازل کر میں تیرے ہی زور پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں اور زور آوروں کے مقابلہ میں۔ ف۲۱۰

ف۲۰۹ (تو ایسے ہی کے فضل و کرم کی دستگیری سے آئندہ بھی مجھے اُمیدیں ہی ہیں)

ف۲۱۰ اس آخری دعویٰ کی صحت پر تاریخی مثالیں مطلوب ہوں تو صحابۂ کرام کے مفصل حالات کا مطالعہ کرلیا جائے، ان میں سے ایک ایک، بلا کی قوت و شجاعت رکھتا تھا اور یہ سارا زور اسی توکل و اعتماد علی اللہ نے پیدا کیا تھا۔

آلِ محمدؐ۔ آل کی تشریح خود رسول اللہ صلعم کی زبانِ مبارک سے یہ آچکی ہے کہ جو کوئی میرے طریقہ پر چلے وہ میری آل میں سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ
الْمُتَقَبَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ
بِلِقَاۤئِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَاۤئِكَ
وَتَقْنَعُ بِعَطَاۤئِكَ ۱۲۱

(کنز العمال عن ابی الدرداءؓ و علیؓ)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
دَاۤئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى
لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ

اے اللہ ہمیں منتخب بندوں میں سے کر لے
جن کے چہرے اور اعضاء روشن ہوں گے
اور جو مقبول مہمان ہونگے، اے اللہ میں
تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جو تجھ پر
اطمینان رکھے اور تیرے ملنے کا یقین
رکھے اور تیری مشیت پر راضی رہے،
اور تیرے عطیہ پر قناعت رکھے۔ ۵۲۱

اے اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے ایسی حمد کہ
تیری ہمیشگی کے ساتھ وہ بھی ہمیشہ رہے،
اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ تیرے
دوام کے ساتھ وہ بھی قائم رہے اور تیرے
ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اسکی انتہا

اللھم انی ..... والاھل۔ مال صالح اور اہل صالح و اولاد صالح کی تمنا ممنوعات و مکروہات میں سے نہیں، اور نہ کسی درجہ مقبولیت کے منافی (جیسا کہ جاہل مشائخ نے فرض کر رکھا ہے) بلکہ عین مطلوبات میں داخل۔

۵۲۱ یعنی عقائد، اخلاق، سیرت و کردار کے ہر اعتبار سے مومن کامل ہو۔

الغر المحجلین۔ وہ جن کے چہرے اور اعضاء آخرت میں روشن اور چمکدار ہونگے۔

الوفد المتقبلین۔ یعنی وہ جن کی میزبانی جنت میں کی جائے گی اور جنتیوں کی میزبانی جیسی ہوگی ظاہر ہی ہے۔

مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَاَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱۷۹

(الحزب الاعظم للقاری)

جملہ بلاؤں سے امن کی، اور میں مانگتا ہوں تجھ سے پورا چین اور مانگتا ہوں تجھ سے اس چین کا دوام ۲۱۵۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے اس چین پر توفیق شکر اور مانگتا ہوں تجھ سے مخلوق کی طرف سے بے احتیاجی، اور نہ کوئی بچاؤ ہے (گناہوں سے) اور نہ کوئی قوت ہے (طاعت کی) بجز اللہ بزرگ و برتر کے ذریعہ کے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ غَيْرِ ضَالٍّ وَّلَا مُضِلٍّ ۱۸۰

(ترمذی۔ عن عمرؓ)

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح بنا دے اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں ان اچھی چیزوں کی جو تو لوگوں کو دیتا ہے مال ہو یا بیوی بچے، میں نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنے والا ہوں ۲۱۶

---

۲۱۵ یعنی عافیت کامل بھی ہو اور عافیت دائم بھی ہو۔

۲۱۶ لازمی و متعدی، گمراہی کے ہر شعبہ اور ہر شاخ سے بچا۔

<u>اللهم اجعل..... صالحة</u>۔ یعنی صالح و صحیح تو میرے تمام اعمال ظاہری بھی ہو جائیں، لیکن سیرت باطنی کا درجہ صالحیت میں ظاہر سے بھی بڑھ چڑھ کر رہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَ
لَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ
لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَاءَنَا
فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا
فِيْمَا عِنْدَكَ ١٨٣

(الحزب الاعظم للقاری۔ کنز العمال عن ابن عباسؓ)

فضل نصیب کر اور ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ رکھ اور جو رزق تو نے ہمیں دیا ہے، اس میں برکت دے، اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اسکی طرف ہمیں رغبت دیدے ۲۲۰

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ
عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ
فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ
فَنَصَرْتَهٗ ١٨٤

(کنز العمال۔ عن انسؓ)

اے اللہ مجھے اُن لوگوں میں کر دے جنھوں نے تجھ پر توکل کیا پس تو اُن کے لئے کافی ہو گیا اور انھوں نے تجھ سے ہدایت چاہی سو تو نے انھیں ہدایت دیدی اور انھوں نے تجھ سے مدد چاہی سو تو نے انھیں مدد دیدی۔ ۲۲۱

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ
خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ

اے اللہ میرے دل کے وسوسوں کو اپنی خشیت اور اپنی یاد بنا دے، ۲۲۲ اور میرے

---

۲۲۰ یعنی ہم شوق و رغبت کے ساتھ تیرے اجر و ثواب کی طرف لپکیں۔

واجعل غناءنا فی انفسنا۔ یعنی ہمارے دلوں سے ہوس ہی کو مٹا دے۔ یہ دعا بڑی کلیدی دعاؤں میں سے ہے۔

۲۲۱ یعنی میرا شمار انھیں توکل کرنے والوں اور ثمرۂ توکل پانے والوں، اور ہدایت چاہنے والوں وہدایت پا لوگوں میں اور امداد غیبی مانگنے والوں اور امداد غیبی پا جانے والوں میں کر دے۔

۲۲۲ یعنی اپنی ایسی دُھن میرے دل میں جما دے کہ وسوسے تک آئیں تو وہ بھی تیری ہی یاد اور تیری خشیت کے آئیں۔

حَمْدًا لَا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ إِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْ إِلٰى دِيْنِكَ وَاحْفَظْ مِنْ وَرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْ اَنْ اَضِلَّ ۲۱۸ +

(کنز العمال عن ابی الدرداءؓ و علیؓ)

تیری مشیت کے اُدھر نہیں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اس کے قائل کا مقصود تمامتر تیری ہی خوشنودی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد جو ہر پلک جھپکانے اور ہر سانس لینے کے ساتھ ہو ۲۱۸ اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف متوجہ کردے اور ہماری حفاظت اِدھر اُدھر سے رکھ اپنی رحمت کے ساتھ، اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھ کہیں ڈگ نہ جاؤں اور مجھے ہدایت پر رکھ کہ کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں،

اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ وَعَمَلِهٖ ۱

اے اللہ تو جس طرح حائل ہے مجھ میں اور میرے دل میں، تو حائل ہو مجھ میں اور شیطان اور اُس کے کام میں ۲۱۹ اے اللہ ہمیں اپنا

---

۲۱۸ یعنی تیری حمد ہر جہتی ہو، ہمہ وقتی ہو، بلا شرکت خالصۃً تیرے ہی لئے ہو، بے حد و نہایت ہو۔
لا منتہی له دون مشیتك۔ یعنی تیری مشیت ہی اُس کی انتہا کر دے تو اور بات ہے ورنہ میں اپنی طرف سے تو اُس کی کوئی انتہا ہی نہ ہونے دوں۔

۲۱۹ یعنی جس طرح تو اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے اور میرے خواہشوں اور ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ تو میرے اور شیطان کے درمیان حائل ہو جایا کر تا کہ میں کوئی معصیت کر ہی نہ سکوں، اور ہمیشہ تیری طاعت اور اطاعت میں لگا رہوں۔

اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَ جَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا قَوِّنِيْ عَلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ ۲۲۵

(الحزب الاعظم للقاری)

اے اللہ صبح کے نکالنے والے اور رات کو آرام کا وقت بنانے والے اور سورج اور چاند کو وقت کا مقیاس بنانے والے مجھے اپنی راہ میں جہاد کی قوت دے ۲۲۵

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى خَلْقِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَ صَنِيْعِكَ اِلٰى اَهْلِ بُيُوْتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَائِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَنْفُسِنَا خَاصَّةً وَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا اَكْرَمْتَنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلاء میں اور تیری مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلاء میں اور ہمارے گھر والوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلاء میں، اور خاص ہماری جانوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں ۲۲۶ اور تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور

---

۲۲۵ تیرے ایسے قادر و توانا، اور تجھ جیسے حکیم مطلق کے لئے میری اس درخواست کو قبول کر لینا دشوار ہی کیا ہے۔

۲۲۶ یعنی تو اپنا جو بھی برتاؤ اپنی تمام مخلوق کے ساتھ یا ہمارے کنبہ والوں کے ساتھ یا ہماری ذات خاص کے ساتھ رکھے، خواہ ابتلاء کا ہو یا کچھ اور، بہرحال و بہرصورت تو ہماری طرف سے حمد کامل ہی کا مستحق ہے۔

هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ رَخَاءٍ وَّشِدَّةٍ فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَ شَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ [۱۸۵]

شوق اور ہمت کی چیز وہی کر دے جسے تو اچھا سمجھتا ہو اور پسند کرتا ہو۔ اے اللہ تو میرا امتحان نرمی یا سختی غرض جس چیز سے بھی کرے تو مجھے طریق حق، اور شریعت اسلام پر جمائے رکھیو [۲۲۳]

(الحزب الاعظم للقاری)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى الْخِيَرَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَلِجَمِيْعِ مَيْسُوْرِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ [۱۸۶]

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں جملہ اشیاء میں نعمت کے پورے ہونے کی اور اُن پر تیرے شکر کی توفیق پانے کی یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے، اور بعد خوش ہو جانے کے میرے لئے انتخاب کر دے تمام ایسی چیزوں میں جن میں انتخاب ہوتا ہے، اور انتخاب بھی سب ہی آسان کاموں کا، نہ کہ دشوار کاموں کا اے کریم! [۲۲۴]

(کنز العمال۔ عن سعدؓ)

---

[۲۲۳] اس امتحان گاہ عالم میں آکر یہ کیونکر ممکن ہے کہ سرے سے کوئی ابتلا ہی کسی درجہ کا نہ پیش آئے۔ دعا کا مقصود یہ ہے کہ وہ ابتلا کسی نوعیت کا بھی ہو، بہرحال نتیجہ اس سے استقامت علی الحق ہی کا نکلے۔

من رخاء و شدۃ۔ امتحان نرم بھی ہوتے ہیں اور سخت بھی۔ مقصود ہر صورت میں امتحان ہی ہوتا ہے،

[۲۲۴] یعنی وہ انتخاب تو ہی ہمارے لئے کر دے۔ انتخاب کو اندھے بندوں پر نہ چھوڑ۔

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ١٩١

تو ہی ہر چیز پر قادر ہے ۲۲۸

(کنز العمال عن ابن عمرؓ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خَلِیْلٍ مَاكِرٍ عَیْنَاهُ تَرَیَانِیْ وَقَلْبُهٗ یَرْعَانِیْ اِنْ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَةً اَذَاعَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکار دوست سے جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں اور اس کا قلب مجھے چرے لیتا ہو اگر وہ بھلائی دیکھے تو اُسے دبا دے اور بُرائی دیکھے تو اس کا چرچا کرے ۲۲۹ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شدتِ فقر سے اور شدتِ محتاجی سے ۲۳۰ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اُس کے لشکر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عورتوں کے فتنہ سے ۲۳۱

---

۲۲۸ سو قول اور عمل اور فعل اور نیت اور طریق زندگی کے ہر شعبہ میں توفیق خیر تمام تر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۲۲۹ دنیا ایسے مکار و منافق دوستوں سے بھری پڑی ہے جو نام کے تو دوست ہیں. لیکن دل سے تمام تر بدخواہ۔ ہر خوبی کو چھپانے والے، چرا ڈالنے والے اور ہر عیب کو خوب جی بھر کر اچھالنے والے، چمکانے والے، ایسوں سے پناہ مانگنا بھی دنیوی دعاؤں میں سے ایک اہم دعا ہے۔

۲۳۰ فقر اور مسکنت اور شے ہے اور شدتِ احتیاج و فقر اور، اور اس دوسری چیز سے اللہ کی پناہ طلب کرنا بالکل قدرتی اور بجا ہے۔

۲۳۱ فتنۂ نسائی تاریخ کے ہر دور میں اہم رہا ہے اور آج تو اس کا شمار وقت کے اہم ترین فتنوں میں ہے۔ عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دینے میں جاہلی مذہبوں اور جاہلی تہذیبوں

بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ
بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ
بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ
اِذَا رَضِيْتَ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى
وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ۲۲۷ + ۲۲۷الف

(کنز العمال۔ عن انس رضؓ)

تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تونے ہمیں عزّت دی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تونے ہماری پردہ پوشی کی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے قرآن پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے اہل و مال پر ۲۲۷ اور تیرے ہی لئے حمد ہے درگزر کرنے پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے ہی لئے حمد ہے جبکہ تو خوش ہو جائے، اے وہ کہ جس ذات سے ڈرنا چاہیئے، اور اے وہ کہ تو ہی مغفرت کر سکتا ہے ۲۲۷الف۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى

اے اللہ مجھے اس چیز کی توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیت یا طریق، بے شک

---

۲۲۷ یعنی تیری حمد ہے اس پر کہ تونے قرآن جیسی نعمتِ عظیم سے ہمیں نوازا، اور تیری حمد ہے اس پر کہ تونے بیوی بچے اور مال و دولت جیسی تکوینی نعمتوں سے ہمیں سرفراز کرکے زندگی کو پُرلطف بنا دیا۔

۲۲۷ الف، یعنی ڈرنے کے قابل بس تیری ہی ایک ذات ہے، اور مغفرت بھی بس تو ہی کر سکتا ہے۔

المنزل السّابع — ساتویں منزل

یوم الجمعة — جمعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ یَا كَبِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا مَنْ لَّا شَرِیْكَ لَهٗ وَلَا وَزِیْرَ لَهٗ وَیَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِیْرِ وَ عِصْمَةَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِیْرِ وَ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَ یَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِیْرِ

اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار[۲۳۴] اے اللہ، اے بڑائی والے اے سننے والے، اے دیکھنے والے، اے وہ کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ مشیر، اے آفتاب و ماہتاب روشن کے پیدا کرنے والے، اور اے مصیبت زدہ و ترساں پناہ جو کے پناہ، اور اے ننھے بچے کی روزی

---

۲۳۴ عنوانات تو سب ہی دعاؤں کے اپنی اپنی جگہ پر مؤثر ہیں۔ لیکن اس دعا کا عنوان اس باب میں اور سب سے بڑھا ہوا ہے۔ دعا مانگنے والا بندہ گویا اس وقت تمامتر مضطر اور مضطرب ہے اور بیخودی میں اس کی زبان سے کچھ ادا ہی نہیں ہو رہا ہے، بجز "اے میرے پروردگار!" یا "اے میرے مالک!" کی تکرار کے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
أَنْ تَصُدَّ عَنِّيْ وَجْهَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ
يُّخْزِيْنِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ
كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ أَمَلٍ
يُّلْهِيْنِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِيْ وَ
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى
يُّطْغِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ ۱۹۰

(کنز العمال وغیرہ)

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے
کہ تو قیامت کے دن مجھ سے منہ پھیر لے
اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں
ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے اور تیری
پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو
مجھے تکلیف دے اور تیری پناہ میں آتا
ہوں ہر ایسے منصوبے سے جو مجھے غافل
کر دے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر
ایسے فقر سے جو مجھے بھول میں ڈال دے
اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسی دولت سے
جو میرا دماغ چلا دے ۲۳۲۔ اے اللہ میں
تیری پناہ میں آتا ہوں فکر کی موت سے
اور تیری پناہ میں آتا ہوں غم کی
موت سے ۲۳۳۔

نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔ اس کا صحیح مرتبہ و مقام صرف اسلام نے متعین کیا ہے۔

۲۳۲ کتنی لطیف اور حکیمانہ حقیقت یہاں بیان کر دی گئی ہے حقیقۃً نہ فقر ہی مذموم ہے نہ دولت، مذموم صرف دونوں کی پیدا کی ہوئی غفلتیں ہیں۔ حق تعالیٰ بس انھیں سے اپنے حفظ و امن میں رکھے۔

۲۳۳ موت بطور ایک واقعہ طبعی کے تو اپنے وقت پر بہرحال سب ہی کو پیش آنی ہے۔ پناہ مانگنے کے قابل ایسی موتیں ہوتی ہیں جو عذاب بن کر نازل ہوں اور انھیں میں سے یہ فکر و غم والی موتیں ہیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا کَذَا[۵]
وَکَذَا یَامُوْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ
وَّیَا صَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ وَّ
یَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَّیَا
شَاهِدًا غَیْرَ غَآئِبٍ وَّیَا
غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَیَا زَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَیَا قِیَامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں
فلاں فلاں چیز عطا کر[۲۳۸] اے غمگسار ہر
اکیلے کے، اور اے رفیق ہر تنہا کے، اور
اے وہ قریب جو بعید نہیں، اور اے
وہ حاضر جو غائب نہیں، اور اے وہ
غالب جو مغلوب نہیں[۲۳۹] اور اے حیّ
اور اے قیوم، اے بزرگی اور عظمت والے
اور اے آسمانوں اور زمین کے نور، اور
آسمانوں اور زمین کی زینت، اور اے
آسمانوں اور زمین کے تھامنے والے،
اور اے آسمانوں اور زمین کے موجد،
اور اے آسمانوں اور زمین کے قائم
رکھنے والے، اور اے بزرگی اور عظمت والے،

ف۲۳۸ یہاں دعا کا پڑھنے والا بجائے "فلاں فلاں چیز" کے کسی جائز خواہش کا تصور کرے، صحت، عافیت، اُمت کی فلاح و بہبود، دشمنوں سے مخلصی، بیوی بچوں کی خیریت، اضافۂ آمدنی وغیرہا۔ بہرحال کوئی سا مباح دنیوی مقصود۔

ف۲۳۹ برخلاف ساری مخلوقات کے، جو غایتِ قرب کے باوجود بعید، اور غایتِ حضور کے باوجود غائب، اور غایتِ غلبہ کے باوجود مغلوب، حالاً نہ سہی تو آناً، اور فعلاً نہ سہی امکاناً تو بہرحال ہوتے ہی ہیں۔ مطلق بُعد، مطلق مغلوبیت کی نفی تو صرف ذاتِ حق کے ساتھ مخصوص ہے۔

ع۵ یہاں مطلوب مباح کا تصور کرے۔

اَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ [۱۶۱]

(الحزب الاعظم۔ للقاری)

پہونچانیوالے[۲۳۵]، اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے[۲۳۶]، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں مصیبت زدہ محتاج کی سی درخواست بے قرار آفت زدہ کی سی درخواست، تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کے بندہائے عزت کے واسطے سے اور تیری کتاب کی کلید ہائے رحمت کے واسطے سے اور اُن آٹھ اسمار کے واسطے سے جو رخِ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں، یہ کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی کشائش بنا دے[۲۳۷]۔

---

[۲۳۵] یعنی وہ بچہ جو ابھی کسب معیشت کی ادنیٰ قابلیت بھی نہیں رکھتا، لیکن باوجود اس کے محض تیری رزاقی کے طفیل ہر طرح روزی حاصل کر رہا ہے۔

[۲۳۶] (اور اس طرح گویا ہر بگڑی کے بنانے والے)

[۲۳۷] ہر مومن کو قرآن مجید سے جو گہرا تعلق ہونا چاہیئے اور قرآن کی محبت جس طرح اسکی رگ رگ میں بس جانا چاہیئے، اس دعا کے الفاظ سے بالکل ظاہر ہے۔

بالاسماء..... الشمس۔ اللہ اور اُس کے رسول ہی کو بہتر علم ہے کہ ان آٹھ اسماءِ الٰہی کے رُخِ شمس پر لکھے ہوئے ہونے سے کیا مراد ہے۔ اس شرح میں یہ بڑا خلا شارح کی کم علمی سے رہا جا رہا ہے۔ کاش بعد کے کوئی شارح صاحب اسے پورا کر دیں۔

یہ ظاہر ہے کہ یہ کرۂ ارضی جس نظام شمسی کا ایک جزو ہے اس کا مادی دار و مدار آفتاب ہی پر ہے اور آفتاب پر تجلیات خصوصی آٹھ کی تعداد میں بتائی جا رہی ہیں۔

وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ
وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِيْ
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ
نَفْسِيْ اِلَيْكَ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ
اَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَ
مِنْ سَيِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا
مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗ
اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا
مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا ۱۹۳

(کنز العمال
عن ابن مسعودؓ وعن ابی ہریرةؓ)

مجھ پر رحم کر اور مجھے چین دے اور مجھے
روزی دے اور میری پردہ پوشی کر اور
میرے نقصان کو پورا کر دے اور مجھے
بلندی دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے
گمراہ نہ کر اور مجھے جنت میں اپنی رحمت سے
داخل کر دے، اے ارحم الراحمین، اے میرے
پروردگار، مجھے اپنا بنا لے، اور میرے دل
میں اپنے مقابلہ میں فرمانبرداری ڈال دے
اور لوگوں کی نظر میں مجھے معزز کر دے اور
بُرے اخلاق سے مجھے بچا دے، اے اللہ
تو نے ہماری ذات سے اُن اعمال کو طلب
کیا ہے جن پر ہم کوئی اختیار بغیر تیری
توفیق کے نہیں رکھتے تو تو ہمیں اُن میں سے
اس عمل کی توفیق دیدے جو تجھے ہم سے
رضامند کر دے۔ ف ۲۴۱

ف ۲۴۱ گویا ہر ابتدا اور ہر انتہا میں تکیہ اور اعتماد تمام تر تیری ہی ذات و صفات پر ہے۔ اور تیرے سوا ہر آسرے اور ہر سہارے سے تبرّی و بے تعلقی ہے ـــــ یہ دعا بھی اپنے عنوانات کی جامعیت کے لحاظ سے بس اپنی نظیر آپ ہے۔

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَ مُنْتَهَى الْعَائِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجَ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحَ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْكَرُوْبِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ ۱۹۲

(کنز العمال ۔ عن انس رض)

اے فریادیوں کے دادرس اور پناہ مانگنے والوں کی آخری دوڑ، اور بے چینوں کے کشایش دینے والے، اور غمزدوں کو راحت دینے والے، اور بے قراروں کی دعا قبول کرنے والے، اور اے دکھیارے کو شفا دینے والے، اے الٰہ العالمین، اور اے ارحم الراحمین تیرے ہی سامنے ہر حاجت پیش ہے۔ ۲۴۰

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ

اے اللہ تو خالقِ اعظم ہے، تو سب کچھ سنتا، سب کچھ جانتا ہے، تو غفور ہے، تو رحیم ہے تو ہی عرشِ عظیم کا مالک ہے، اے اللہ تو محسن ہے، صاحبِ جود ہے صاحبِ کرم ہے، تو مجھے بخش دے اور

---

۲۴۰ (اور تو ہی چھوٹی بڑی ہر حاجت کا حاجت روا ہے)

دعاؤں کے یہ سارے عنوانات لاکر گویا بتا دیا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی زندہ اور قائم ہے، نہ کوئی فریادرس، نہ کوئی غم کا دور کرنے والا، نہ کوئی کشائش کا پیدا کرنے والا، نہ کوئی دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا۔

مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِيْ تَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِيْ فِيْهِ مَالَيْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ فَاِنَّكَ بِيْ عَالِمٌ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ فَاِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ ۱۹۴

(کنز العمال۔ عن علیؓ و عن ابن عمرؓ)

اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُن نعمتوں کے بارہ میں جن سے میں نے قوت حاصل کر کے اُسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس نیکی کے بارہ میں کہ میں نے اُسکو خالصۃً تیرے لئے کرنا چاہا پھر اُس میں اُن چیزوں کی آمیزش کر لی جو صرف تیرے لئے نہیں تھیں ۲۴۴ اے اللہ مجھے رُسوا نہ کرنا، بیشک تو مجھے خوب جانتا ہی۔ اور مجھ پر عذاب نہ کرنا، بیشک تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے ۲۴۵

---

۲۴۴ کتنا حکیمانہ اور دقیق و صحیح تجزیہ بشری کا ہے! بشر اللہ ہی کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا کر، اسی کی عطا کی ہوئی غذائیں کھا کھا کر، اُسی کا بخشا ہوا آرام اُٹھا اُٹھا کر جسم اور نفس میں قوتیں حاصل کرکے اُنھیں تمامتر وقفِ طاعت رکھنے کے بجائے معصیت و نافرمانی میں ہی صرف کرتا رہتا ہے، اور پھر جب ہوش آتا ہے تو پچھتاتا ہے، ندامت و تاسف محسوس کرتا ہے اپنے اوپر نفرین کرتا ہے۔

اسی طرح زندگی میں یہ کتنی بار ہوتا ہے کہ ابتداءً پورے اخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی ہی کیلئے کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہے لیکن مثلاً بعد یا تو اُس کام کی داد پاکر یا اس کی مقبولیت کا اندازہ کرکے یا اُس میں لذتِ نفسانی محسوس کرکے یا اُس کی مخالفت دیکھ کر اب التفاتِ خلق کی جانب ہو جاتا ہے اور اخلاص میں آمیزش اچھی خاصی حُبِ جاہ یا نفسانیت یا حظِ نفس یا طلبِ مزید یا ضد کی ہو جاتی ہے، یہ روزمرہ کے تجربے ہیں۔ ایسے ایسے دل کے چور، کیسے ممکن تھا کہ رسول کریمؐ کی دقیقہ رس نگاہوں کی گرفت سے باہر رہ جاتے!

۲۴۵ تیرے علم کامل و محیط سے میرا کون سا عیب پوشیدہ رہ ہی سکتا ہے، پھر جو تو ستاری سے کام لے اور رسوا نہ کرے تو مالک و مولیٰ عین تیرا کرم ہی ہے!

تجھے قدرت تو ہر طرح کے عذاب پر حاصل ہے، پھر بھی جو تو چھوڑے رکھے تو عین تیرا فضل و احسان ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّ اَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ اَسْأَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ اَسْأَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَّ اَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْأَلُكَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَ اَسْأَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِیْهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَیْتُكَ

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں سچا یقین، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دین مستقیم اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ہر بلا سے امن، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن کا دوام، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن پر (توفیق) شکر، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خلق کی طرف سے بے نیازی ۵۴۲ اے اللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اس کو کیا ہو اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو وفا نہ کیا ہو۔ ۵۴۳

---

۵۴۲ یعنی یہ طلب کہ ہر طلب تجھی سے رکھوں نہ کہ خلق سے، یہ بھی تجھی سے رکھتا ہوں۔

دعا کا اتنا حصہ تکوینی و تشریعی دونوں قسم کے مطلوبات و مقصودات کا جامع ہے۔

والشکر علی العافیۃ۔ بڑی ضروری دعا ہے۔ ورنہ کثرت سے یہی ہوتا ہے کہ نعمت عافیت مل جانے کے بعد قلب میں غفلت و قساوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان ادائے حقوق خالق و مخلوق کی طرف سے بے اعتنائی برتنے لگتا ہے۔

۵۴۳ کتنی سچی اور بشریت کے حسب حال دعائیں ہیں! بشر کتنی ہی بار توبہ کرتا ہے اور پھر وقتی کمزوریوں سے مغلوب ہو کر الٹ اُلٹ کر انھیں گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، کتنی بار ایک عہد کرتا ہے اور پھر اس کو فوراً ہی توڑتا بھی رہتا ہے۔

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۱۹۵

(کنز العمال عن علیؓ عن ابی ہریرۃؓ)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَيَقِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۱۹۶

(الحزب الاعظم للقاری)

کافی ہے مجھے اللہ صراط محشر کے پاس ۲۴۸

کافی ہے مجھے وہ اللہ کہ کوئی معبود نہیں ہے سوا اس کے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ ۲۴۹

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اجر شکر گزاروں کا سا اور مہمانداری مقربین کی سی اور رفاقت انبیاء (علیہم السلام) کی اور اعتقاد صدیقوں کا سا، اور خاکساری اہل تقویٰ کی سی، اور خشوع اہل یقین کا سا، یہاں تک کہ تو اسی حال پر مجھے اٹھا لے اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحیم ۲۵۰

ف۲۴۸ موت، سوال قبر، میزان، صراط، عالم برزخ و آخرت کے یہ چار موقعے نازک ترین و اہم ترین ہیں، اسی لئے ان کا ذکر صراحت کے ساتھ کر دیا گیا۔ اللہ کی مدد جب ان چاروں وقتوں پر آڑے آگئی، تو بس پھر کسی قسم کا اندیشہ و خطرہ نہیں۔

ف۲۴۹ عرش عظیم کے ذکر کی تخصیص اس لئے کہ وہ مخلوقات میں اعظم ترین ہستی ہے۔

ف۲۵۰ یعنی زندگی بھر اعتقاد پختہ اولیاء و صدیقین کا سا۔ اور تواضع و خاکساری اہل تقویٰ کی سی، اور طبیعت میں خشوع اہل یقین کا سا نصیب ہے۔ اور بعد موت اجر شکر گزار بندوں کا سا نصیب ہو اور جنت میں خاطر داریاں وہ ہوں جو اللہ کے مہمانوں کی کی جاتی ہیں اور جنت میں رفاقت و معیت حضرات انبیاء کی ہاتھ آئے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۸۱

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ
حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ
شِئْتَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدُنْيَايَ حَسْبِيَ
اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ
لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ
كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ
عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ
اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اے اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک
اور عرش عظیم کے مالک۔
اے اللہ تو میرے لئے ہر مہم میں کافی
ہوجا جس طرح توچاہے اور جس جگہ سے
توچاہے۔[۲۴۶] کافی ہے مجھے اللہ میرے دین
کیلئے۔ کافی ہے مجھے اللہ میری دنیا کے لئے
کافی ہے مجھے اللہ میری فکروں کے لئے،
کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے مقابلہ
کے لئے جو مجھ پر زیادتی کرے، کافی ہے
مجھے اللہ اُس شخص کے لئے جو مجھ سے
حسد کرتا ہو، کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص
کیلئے جو مجھے بُرائی کے ساتھ دھوکا دیتا ہے[۲۴۷]
کافی ہے مجھے اللہ موت کے وقت،
کافی ہے مجھے اللہ سوالِ قبر کے وقت،
کافی ہے مجھے اللہ میزان (حشر) کے پاس

---

۲۴۶ (میں اپنے کو تمامتر تیری مشیت کے حوالہ کئے ہوئے ہوں)

۲۴۷ یعنی تمام مہمات دینوی واُخروی میں، سارے مقاصد تکوینی وتشریعی میں ایک اللہ کی مدد ونصرت بالکل کافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ نِعْمَةً اُکَافِیْهِ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۱۹۹	اے اللہ کسی بدکار کا مجھ پر احسان نہ ہونے دے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس کا معاوضہ کرنا پڑے ۲۵۵
(کنز العمال۔ عن معاذ رض)	
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ ۲۰۰	اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق کو وسیع کر دے، اور میری آمدنی کو حلال رکھ، اور جو کچھ تو نے مجھے دے رکھا ہے بس اس پر مجھے قانع کر دے، اور اُس چیز کی طرف میری طلب ہی کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے ہٹا لی ہو ۲۵۶
(کنز العمال۔ عن علی رض)	

---

۲۵۵ یہ بھی طبع سلیم رکھنے والے کے لئے بڑی غیرت کی بات، کہ انسان کسی سرکش و نافرمان بندہ کا زیر بار احسان ہو۔

۲۵۶ یعنی جو شے میرے مقسوم ہی میں نہیں (اور یہ مقسوم میں نہ ہونا بھی یقیناً کسی حکمت و مصلحت ہی سے ہے) اُس کی طلب و تمنا بھی میرے دل سے جاتی رہے ورنہ ایک تشویش قلب اور ہر وقت کی کشمکش تو بہر حال باقی رہے گی۔

وطیب لی کسبی۔ جیسی اور جتنی بھی میری آمدنی ہو بس اُسی کو حلال اور پاکیزہ بنا دے۔

قنعنی بما رزقتنی۔ بڑے گُر کی بات اور کلیدی دعاؤں میں سے ہے، جسے دولتِ قناعت حاصل ہو وہ دولتِ ہفت اقلیم سے بے نیاز ہے۔

ملاحظہ ہوں حواشی ۱۲۶ و ۹۱

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَیَّ وَبَلَائِكَ الْحَسَنِ الَّذِیْ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِیْ فَضَّلْتَ عَلَیَّ اَنْ تُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ۱۹۷

(کنز العمال۔ عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ واسطہ اس انعام کے جو سابق میں مجھ پر رہا ہے[۲۵۱] اور بہ واسطہ اس اچھے امتحان کے جو تو نے لیا ہے[۲۵۲] اور بہ واسطہ اس فضل کے جو تو نے مجھ پر کیا ہے اسکی کہ تو مجھے اپنے احسان اور فضل و رحمت سے جنت میں داخل کرے[۲۵۳]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَهُدًی قَیِّمًا وَعِلْمًا نَافِعًا ۱۹۸

(کنز العمال۔ عن انسؓ)

اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایمان دائم اور ہدایت محکم اور علم نفع بخش[۲۵۴]

۲۵۱ھ (جسکی گواہی ہر زندہ بشر کا رویاں رویاں عمر کے ہر ہر لمحہ دیتا رہتا ہے۔)

۲۵۲ھ بندہ پر جب کوئی ظاہری مصیبت تکوینی طور پر آتی ہے تو اس سے مقصود بندہ کی جانچ اور آزمائش ہوتی ہے اور یہ آزمائش ہمیشہ (حسن) اچھی ہی ہوتی ہے۔

۲۵۳ھ یہ غایت عبدیت و عبودیت ہے کہ بندہ جنت میں اپنے داخلہ کی درخواست کا مدار تمامتر اپنے مالک و مولیٰ کے فضل و کرم کو ٹھہرا رہا ہے اور اپنے کسی عمل کی جانب اشارہ تک نہیں کرتا۔

۲۵۴ھ علم مطلوب حدیث میں جہاں جہاں وارد ہوا ہے اس قسم کی قید لگی ہوئی ہے علم علی الاطلاق یعنی ہر قسم کے "علوم" و "فنون" کا مرادف، اس کی مطلوبیت کی قطعاً کوئی سند نہ کتاب الٰہی سے ملے گی نہ سنت رسولؐ سے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵ھ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ۲۰۲ (کتاب الاذکار للنووی، عن عائشہ رض۔ کنز العمال، عن عائشہ رض)

اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ دوزخ سے میری جاں بخشی کردی جائے اے اللہ میری مدد کر موت کی بیہوشیوں اور سختیوں پر ۲۵۸

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ۲۰۳ (کنز العمال۔ عن عائشہ رض)

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے اعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جا ملا ۲۵۹

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شریک کروں درانحالیکہ اسے جان رہا ہوں اور تجھ سے اس (شرک) پر استغفار کرتا ہوں جسے نہ جانتا ہوں ۲۶۰۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں

---

۲۵۸ العظمۃ للہ! یہ دعا رسولِ مقبول ﷺ و معصوم اپنے حق میں کر رہے ہیں جن کے لئے تلبیس نار کا کوئی ادنیٰ احتمال بھی نہ تھا، تو ہم بندگانِ دنیا کا اپنی برائے نام طاعت و عبادت پر نازاں ہو جانا کس درجہ حماقت و نادانی ہے۔

۲۵۹ اعلیٰ رفیقوں میں، فرشتے بھی آگئے اور انبیاء سابقین بھی اور ابرار و صالحین بھی۔

۲۶۰ شرک کی ایک قسم تو شرک بالعمد ہے جو اعظم ترین معصیت ہے اور اس سے بالکل پناہ مانگی گئی ہے، دوسری قسم نادانستگی میں مبتلائے شرک ہو جانے کی ہے جس پر صرف صورۃً ہی شرک کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ معافی اس سے بھی چاہی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَجِيْرُكَ مِنْ جَمِيْعِ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ وَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ وَلِيْجَةً وَّاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ زُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّخَافُ مَقَامَكَ وَ وَعِيْدَكَ وَيَرْجُوْ لِقَآءَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّتُوْبُ اِلَيْكَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّاَسْاَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا نَّجِيْحًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۲۶

(کنز العمال۔ عن انس رض)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام اُن چیزوں سے جو تو نے پیدا کی ہیں، اور اُن سے تیری حفاظت میں آتا ہوں میرے لئے اپنے ہاں دخل پیدا کر دے اور میرے لئے اپنے ہاں تقرب اور حُسن مراجعت پیدا کر دے اور مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو تیرے سامنے کھڑے ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیرے دیدار کی تمنا رکھتے ہیں اور مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو تیری طرف توجہ خالص کے ساتھ رجوع کرتے ہیں اور تجھ سے طلب کرتا ہوں عمل مقبول کی اور علم کارآمد کی اور سعی مشکور کی اور تجارت کامیاب کی ؎۲۵

؎۲۵ تجارۃ لن تبور۔ ایسی تجارت جس میں کبھی خسارہ ہو ہی نہ سکے، اس سے مراد نفع اُخروی بھی ہو سکتا ہے۔

شوق اور خوف دونوں کی جامعیت، جیسی کہ اکثر حدیثی دعاؤں میں ہے، اس دعا کا بھی جوہر ہے۔

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَوْتِ الْفُجَاءَةِ وَ مِنْ لَدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ أَنْ أَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ۲۶۴

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی عن ابی بکرؓ کنز العمال عن ابی ہریرۃؓ و ابن عمرؓ، الحزب الاعظم للقاری)

آتا ہوں حق بات میں اعتقاد کے بعد شک لانے سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں روزِ جزا کی سختی سے، اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں موت ناگہانی سے اور سانپ کے کاٹنے سے اور درندے سے اور ڈوبنے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں اور لشکر کے بھاگنے میں مارے جانے سے ۲۶۴

ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ الْخَتْمِ

وَتَقَبَّلْ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ فِيْ حَقِّ مُحَمَّدٍ أَشْرَفَ عَلِيٍّ

وَعَبْدِ الْوَاسِعِ

وَمُحَمَّدٍ مُصْطَفٰى

وَمُحَمَّدٍ عَلِيٍّ

پھر ان دعاؤں کے ختم کے بعد یہ بھی کہہ لے، اِن دعاؤں کو قبول فرما حضرت مولانا محمد اشرف علیؒ (مولف کتاب) اور مولوی عبدالواسع مرحوم (ناظم ترجمہ) اور مولوی حکیم محمد مصطفٰے مرحوم (مترجم اوّل) اور محمد علی مرحوم (ساعی ترجمہ)

---

۲۶۴ غرض ہر اُس چیز سے جو تکوینی یا تشریعی کسی حیثیت سے بھی خوفناک ہو، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ
مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَاَةٍ
تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ
عَلَيَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الشَّكِّ فِي الْحَقِّ
بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اس سے کہ مجھے کوئی رشتہ دار بد دعا دے
جس کی میں نے حق تلفی کی ہو۔[۲۶۱] اے اللہ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس حیوان کے
شر سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے اور اُس
حیوان کے شر سے جو دو پیروں سے چلتا ہے
اور اُس حیوان کے شر سے جو چار پیروں سے
چلتا ہے۔[۲۶۲] اے اللہ میں تیری پناہ میں
آتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے
سے قبل ہی بوڑھا کر دے۔ اور تیری پناہ
میں آتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر
وبال ہو، اور تیری پناہ میں آتا ہوں
ایسے مال سے جو میرے حق میں عذاب
ہو جائے۔[۲۶۳] اے اللہ میں تیری پناہ میں

---

۲۶۱ عزیزوں کو اُن کے حقوق عزیزداری ادا نہ کرنا اسلام میں ایک سخت جرم اور قبیح معصیت ہے۔

۲۶۲ یعنی رینگنے والے جانوروں اور دو پائے اور چوپائے ہر قسم کے جانوروں کے شر سے۔ انسان غریب تو بڑے چھوٹے ایک ایک موذی جانور کی اذیت و شر سے پناہ طلب کرنے کا محتاج ہے۔

۲۶۳ بیوی، اولاد اور مال سے بڑھ کر دل کو عزیز اور انسان کی راحت کی چیزیں طبعی طور پر اور کون ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ سب بھی بڑی سی بڑی مصیبت کا سبب بن سکتی ہیں اور دنیا میں بنتی رہتی ہیں اس لئے یہ دعا بھی بہت ضروری دعاؤں میں سے ہے۔

تتمہ

دعا از معمولات خاص مولوی حاجی شاہ محمد شفیع صاحب بجنوری لکھ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاحْفَظْ قُلُوْبَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَتَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا۔ اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ ٭

اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے عیوب کو ڈھانپے رہ، اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کی حفاظت رکھ، اور ہمارے دلوں کو روشن کر دے اور ہمارے معاملات کو آسان کر دے اور ہمیں ہماری مرادیں عطا کر دے اور ہماری کوتاہیوں کو پورا کر دے، اے اللہ ہمیں ہر اس چیز سے نجات دے جس سے ہمیں ڈر معلوم ہوتا ہے، اے لطف و کرم کی دھن میں لگے رہنے والے ف۲۶۵

ف۲۶۵ یہ دعا بھی یقیناً حدیثی دعاؤں میں سے ہوگی، اتنی جامعیت و ہمہ گیری بجز رسول کریم صلعم کے اور کس کے کلام میں ہو سکتی ہے؟ لیکن اسکی سند حاجی صاحب قدس سرہ کو یاد نہ تھی۔

اغفر ذنوبنا۔ اس درخواست کا تعلق آخرت سے ہے۔

واستر عیوبنا۔ یہ درخواست اسی دنیا سے متعلق ہے۔

واشرح صدورنا۔ اعتقادی، عملی ساری دشواریاں شرح صدر کے بعد حل ہو جاتی ہیں۔

واحفظ قلوبنا۔ یعنی شیطان اور نفس کے اثر سے ہمارے قلوب کو محفوظ کر دے اور ہم کو ہر برائی سے بچا دے۔

ونور قلوبنا۔ قلب میں جلا پیدا ہونے کے معنی ہیں صالحیت کی راہ میں پیشقدمی کے۔

اللهم نجنا مما نخاف۔ خوف طبعی و عقلی، دنیوی و اخروی کی جتنی بھی صورتیں ممکن ہیں سب اس کے اندر آگئیں، اور بندہ مخلصی ان سب سے طلب کر رہا ہے، جامعیت مفہوم کے لحاظ سے یہ ذرا سا فقرہ اپنی نظیر آپ ہے!۔ اس کی شرح جتنی بھی چاہیے اپنے ذہن میں کرتے چلے جائیے۔

وَمُحَمَّدٌ شَفِيْع
وَعَبْدُ الْمَاجِدْ
وَفِيْ حَقِّ اٰبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ
وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ
وَاَكْرَمِ الْمَخْلُوْقَاتِ
صَلٰوةً تَسْبِقُ الْغَايَاتِ +

اور مولانا محمد شفیع (دیوبندی ثم پاکستانی)
اور عبد الماجد دریابادی (مترجم ثانی و شارح)
کے حق میں اور اُن کے والدین اور جملہ
ایمان والوں اور ایمان والیوں کے
حق میں، حق تعالٰی رحمتِ کامل نازل
فرمائے سرورِ کائنات اور بہترین
مخلوقات پر، ایسی رحمت کہ جسکی کوئی
حد و نہایت نہ ہو۔

منزل۔ اوّل

شنبہ

اے کمینہ بخششت ملکِ جہاں — من چہ گویم چوں تو میدانی نہاں
حال ما و ایں خلائق سر بسر — پیش لطفِ عامِ تو باشد ہدر
اے ہمیشہ حاجتِ ما را پناہ — بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ
لیک گفتی گرچہ میدانم سرت — زود ہم پیدا کنش بر ظاہرت

(دفتر اول۔ عاجز شدن طبیبان در معالجہ الخ)

صد ہزاراں دام و دانہ ست اے خدا — ما چو مرغانِ حریصِ بے نوا
دمبدم پا بستۂ دامِ تو ایم — ہر یکے گر بازِ و سیمرغے شویم
می رہانی ہر دمے ما را و باز — سوئے دامے می رویم اے بے نیاز
ما دریں انبار گندم می کنیم — گندمِ جمع آمدہ گم می کنیم
می نیندیشیم ما جمع و ہوش — کیں خلل در گندم ست از مکرِ موش
موش تا انبارِ ما حفرہ زدہ است — وز فنش انبارِ ما خالی شدہ است

(دفتر اول۔ جمع آمدن نصاریٰ با وزیر الخ)

چوں عنایاتت شود با ما مقیم — کے بود بیمے ازاں دزدِ لئیم
گر ہزاراں دام باشد ہر قدم — چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

(دفتر اول۔ جمع آمدن نصاریٰ با وزیر الخ)

نالہ کردم کاے تو علام الغیوب — زیرِ سنگِ مکرِ بد مارا مکوب

ضمیمہ

ہفت احزاب دعائے مثنوی
آنکہ خود فرمود در وے مولوی

آں دعائے بیخوداں خود دیگرست — آں دعا زو نیست گفتِ داورست

آں دعا حق می کند چوں او فناست — آں دعا با را اجابت از خداست

(دفتر سوم ـ دعا و شفقت الخ)

آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی ست و گفتِ او گفتِ خداست

چوں خدا از خود سوال و کد کند — پس دعائے خویشتن چوں رد کند

(دفتر پنجم در بیان آنکہ عارف واصل و در خواست او الخ)

اے خدائے قادرِ بے چند و چون　　واقفی بر حالِ بیرون و درون
اے خدائے فضلِ تو حاجت روا　　با تو یادِ ہیچ کس نبود روا
ایں قدر ارشاد تو بخشیدۂ　　تا بدیں بس عیبِ ما پوشیدۂ
قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش　　متصل گرداں بدریاہائے خویش
قطرۂ علم ست اندر جانِ من　　وارہانش از ہوا وز خاکِ تن
پیش ازیں کایں خاکہا خسفش کند　　پیش ازاں کایں بادہا نشفش کند
گرچہ چوں نشفش کند تو قادری　　کش ازیشاں واستانی و آخری
قطرہ کو در ہوا شد یا کہ ریخت　　از خزینۂ قدرتِ تو کے گریخت
گر در آید در عدم یا صد عدم　　چوں بخوانیش او کند از سر قدم
صد ہزاراں ضد ضد را می کشد　　بازشاں فضلِ تو بیروں می کشد
از عدم ہا سوئے ہستی ہر زماں　　ہست یا رب کارواں در کارواں
خاصہ ہر شب جملہ افکار و عقول　　نیست گردد غرق در بحرِ نغول

(دفتر اول۔ در بیان تفسیر آیہ ما شاء اللہ کان الخ)

یا کریم العفو ستار العیوب ——— انتقام از ما مکش اندر ذنوب

آنچه در کون ست از اشیا آنچه هست ——— دائما جاں را بهر حالت که هست

گرسنگی کردیم اے شیر آفریں ——— شیر را مگمار بر ما زیں کمیں

آب خوش را صورت آتش مده ——— اندر آتش صورتِ آبی منه

از شرابِ قهر چوں مستی دهی ——— نیست ها را صورتِ هستی دهی

(دفتر اول۔ جواب گفتن شیر خرگوش را الخ)

تو بزن یا ربنا آبِ طهور ——— تا شود ایں نارِ عالم جمله نور

کوه و دریا جمله در فرمان تست ——— آب و آتش اے خداوند آنِ تست

گر تو خواهی آتش آب خوش شود ——— ور نخواهی آب هم آتش شود

بے طلب تو ایں طلب ماں دادهٔ ——— گنج احسان بر همه بکشادهٔ

بے شمار و حد عطا بنهادهٔ ——— با آبِ رحمت بر همه بکشادهٔ

با طلب چوں نه دهی اے حیِّ ودودْ ——— کز تو آمد جملگی جود و وجود

در عدم کے بود مارا خود طلب ——— بے سبب کردی عطاهائے عجب

جان و نان دادی و عمرِ جاوداں ——— سائرِ نعمت که ناید در بیاں

ایں طلب در ما هم از ایجادِ تست ——— رستن از بیداد یارب دادِ تست

بے طلب هم میدهی گنجِ نهاں ——— رایگاں بخشیدهٔ جانِ جهاں

هٰکذا انعمْ الی دارِ السلام ——— بالنبیِّ المصطفیٰ خیرِ الانام

(دفتر اول۔ پرسیدن سبب واپس کشیدن پائے خرگوش را الخ)

اے خداوند ایں خسم و کوزہ مرا | در پذیر از فضل اللہ اشترے
(دفتر اول - ہدیہ بردن آں اعرابی سبوئے آب باراں الخ)

اے خدا بنما تو جاں را آں مقام | کاندروبے حرف می روید کلام
تا کہ سازد جان پاک از سر قدم | سوئے عرصہ دور پہنائے عدم
(دفتر اول - رو درکشیدن سخن از ملامتِ مستمعان)

اے محبِّ عفو از ما عفو کن | اے طبیب رنج ناصور کہن
پردہ اے ستّار از ما وا مگیر | باش اندر امتحاں ما را مجیر
(دفتر اول - مرتد شدن کاتب وحی)

یارب ایں جرأت ز بندہ عفو کن | توبہ کردم من نگیرم زیں سخن
یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اِہْدِنَا | لَا افْتِخَارَ بِالْعُلُوْمِ وَالْغِنَا
لَا تُزِغْ قَلْبًا ہَدَیْتَ بِالْکَرَمْ | وَاصْرِفِ السُّوْٓءَ الَّذِیْ خَطَّ الْقَلَمْ
اے خدا اے فضل تو حاجت روا | با تو یادِ ہیچ کس نہ بود روا
بگذراں از جانِ ما سوء القضا | وا مبر ما را ز اخوان الصفا
تلخ تر از فرقتِ تو ہیچ نیست | بے پناہت غیر پیچا پیچ نیست
رخت ما ہم رخت ما را راہزن | جسم ما مر جانِ ما را جامہ کن
دست ما چوں پائے ما را میخورد | بے امان تو کسے جاں کے برد

منزلِ دوم

یکشنبہ

اے خدا اے با عطا و با وفا ‏— رحم کن بر عمر رفتہ بر جفا
دادۂ عمرے کہ ہر روزے ازاں ‏— کس ندارند قیمت آں در جہاں
خرچ کردم عمر خود را دمبدم ‏— در دمیدم جملہ را در زیر و بم
اے خدا فریاد ازیں فریاد خواہ ‏— داد خواہم نے ز کس زیں داد خواہ
داد خود چوں من ندادم در جہاں ‏— عمر شد ہفتاد سال از من جہاں
داد خود از کس نیابم جز مگر ‏— زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر

(دفتر اول۔ بقیہ قصہ پیر چنگی و پیغام رسانیدن باد)

ایں چہ غل ست اے خدا بر گردنم ‏— ورنہ غل باشد کہ گوید من منم
زانکہ خاصاں را تو مہرو کردۂ را ‏— ماہ خانم را سیہ رو کردۂ
خواجہ تاشانیم اما تیشہ ات ‏— می شگافد شاخ را در بیشہ ات
باز شاخے را موصل می کنی ‏— شاخ دیگر را معطل می کنی
شاخ را بر تیشہ دستی ہست نے ‏— ہیچ شاخ از دست تیشہ رست نے
حق آں قدرت کہ آں تیشہ تراست ‏— از کرم کن ایں کژیہا را توراست

(دفتر اول۔ دربیان آنکہ موسیٰؑ و فرعون ہر دو مسخر مشیت اند الخ)

گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن — مصلحی تو اے تو سلطانِ سخن!
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی — گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی
ایں چنیں میناگریہا کارِ تست — ایں چنیں اکسیرہا ز اسرارِ تست

(دفتر ثانی۔ فی المناجات)

منزلِ سوم

دوشنبہ

یارب ایں بخشش نہ حدِ کارِ ماست — لطفِ تو لطفِ خفی را خود سزاست
دستگیر از دست ما ما را بخر — پردہ را بردار و پردہ ما مدر
باز خر ما را ازیں نفسِ پلید — کاردش تا استخوانِ ما رسید
از چو ما بیچارگاں ایں بندِ سخت — کہ کشاید جز تو اے سلطانِ بخت
ایں چنیں قفلِ گراں را اے ودود — کہ تواند جز کہ فضلِ تو کشود
ما ز خود سوئے تو گردانیم سر — چوں توئی از ما بما نزدیک تر
با چنیں نزدیکیٔ دوریم دور — در چنیں تاریکیم بفرست نور
ایں دعا ہم بخشش و تعلیمِ تست — ورنہ در گلخن گلستاں از چہ رست
درمیانِ خون و رودہ فہم و عقل — جز ز اکرامِ تو نتواں کرد نقل

(دفتر ثانی۔ در دم یار سخن آوردن سائل آں بزرگ را الخ)

عہدِ ما بشکست صد بار و ہزار — عہدِ تو چوں کوہ ثابت برقرار
عہدِ ما کاہ و بہر بادے زبوں — عہدِ تو کوہ و ز صد کہ ہم فزوں

دربرد جاں زیں خطرہائے عظیم — بردہ باشد مایۂ ادبار و بیم
چوں تو نبود راہ جاں خود بردہ گیر — جاں کہ بے تو زندہ باشد مردہ گیر
گر تو طعنہ میزنی بر بندگاں — مر ترا آں میرسد اے کامراں
ور تو ماہ و مہر را گوئی خفا — ور تو قد سرو را گوئی دوتا
ور تو چرخ و عرش را گوئی حقیر — ور تو کان و بحر را گوئی فقیر
آں بہ نسبت باکمال تو رواست — ملک و اقبال و غناہا مر تراست
کہ تو پاکی از خطر وز نیستی — نیستاں را موجد و مغنیستی
ما چو مصنوعیم و صانع نیستیم — جز زبون و جز کہ قانع نیستیم
ما ہمہ نفسی و نفسی می زنیم — گر نخواہی ما ہمہ اہریمنیم
زاں ز اہریمن رہیدستیم ما — کہ خریدی جان ما را از عمےٰ
تو عصا کش ہر کرا کہ زندگی ست — بے عصا و بے عصا کش کور چیست
غیر تو ہر چہ خوش ست و ناخوش ست — آدمی سوز ست و عین آتش ست
ہر کرا آتش پناہ و پشت شد — ہم مجوسی گشت و ہم زردشت شد
كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلُ — إِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ غَيْمٌ هَاطِلُ

(دفتر اول۔ تعجب کردن آدم از فعل ابلیس الخ)

اے خدائے پاک بے انباز و یار — دستگیر و جرم ما را در گزار
یاد دہ ما را سخن ہائے رقیق — کہ ترا رحم آورد آں اے رفیق
ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو — ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ — یَا مُعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شَهْوَۃٍ
یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ — یَا مَلَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ مِحْنَۃٍ

(دفتر ثانی- کرامات آں شیخ کہ در کشتی الخ)

اے خداوندا اے قدیم احسان تو — آنکہ دانم وانکہ نے ہم آن تو

(دفتر ثالث۔ جمع آمدن اہل آفت ہر صباح الخ)

ایں دعا[1] بشنو ز بندہ کاے خدا — ثروتے بے رنج روزی کن مرا
چوں مرا تو آفریدی کاہلے — زخم خوارے سست جنبی منبلے
کاہلم چوں آفریدی اے ملی — روزیم دہ ہم ز راہِ کاہلی
کاہلم من سایۂ خسپم در وجود — خفتم اندر سایۂ احسان وجود
کاہلان و سایۂ خسپاں را مگر — روزۂ بنہادۂ نوعے دگر
ہر کرا پا ہست جوید روزیے — ہر کرا پا نیست کن دلسوزیے
رزق را میراں بسوئے ایں حزیں — ابر را باراں بسوئے ہر زمیں
چوں زمیں را پا نباشد جود تو — ابر را راند بسوئے او دو دو تو
طفل را چوں پا نہ باشد مادرش — آید و ریزد وظیفہ بر سرش
روزئے خواہم بناگہ بے تعب — کہ ندارم من ز کوشش جز طلب

(دفتر ثالث حکایت آں مرد کہ در عہد داؤد الخ)

---

[1] دعائے شخصے ست بعہد داؤد علیہ السّلام کہ بعد دعائے بسیار گاوے در خانہ وے آمد و مالک گاؤ با وے خصومت کرد۔

حق آں قدرت کہ بر تلوین ما ‏ ‏ رحمتے کن اے تو میر لونہا
خویش را دیدیم و رُسوائی خویش ‏ ‏ امتحانِ ما مکن اے شاہ بیش
تا فضیحتہائے دیگر را نہاں ‏ ‏ کردہ باشی اے کریم مستعاں
بے حدی تو در جلال و در کمال ‏ ‏ در کژی ما بے حدیم و در ضلال
بے حدی خویش بگمار اے کریم ‏ ‏ بر کژی بے حد مشتے لئیم
ہیں کہ از تقطیع ما یک تار ماند ‏ ‏ مصر بودیم و یکے دیوار ماند
البقیہ البقیہ اے خدیو ‏ ‏ تا نہ گردد شاد کلی جان دیو
بہر ما نے بہر آں لطف نخست ‏ ‏ کہ تو کردی گمرہاں را باز جست
چوں نمودی قدرتت بنمائے رحم ‏ ‏ اے نہادہ رحم ہا در لحم و شحم
ایں دعا گر خشم افزاید ترا ‏ ‏ تو دعا تعلیم فرما مہترا

(دفتر ثانی۔ ذکر قوم موسیٰ و پشیماں ایشاں)

رَبَّنَا فِیْ دَارِ دُنْیَا نَا حَسَنْ ‏ ‏ اٰتِنَا فِیْ دَارِ دُنْیَانَا حَسَنْ
راہ را بر ما چو بستاں کن لطیف ‏ ‏ مقصد ما باش ہم تو اے شریف

(دفتر ثانی۔ دعا و توبہ آموختن رسول اللہ صلعم بیمار را)

تا چہ دارد ایں حسود اندر کدو ‏ ‏ اے خدا فریاد ما را زیں عدو
گر یکے فصلِ دگر در من دمد ‏ ‏ برد خواہد از من ایں رہزن نمد
ایں حدیثش ہمچو دود است اے الٰہ ‏ ‏ رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ
من بہ حجت بر نیایم با بلیس ‏ ‏ کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

(دفتر ثانی۔ نالیدن معاویہ الخ)

دستِ من اینجا رسید این را بشست | دستم اندر شستنِ جان سست سست
اے ز تو کس گشتہ جانِ ناکساں | دستِ فضلِ تست در جانہا رساں
حدِ من ایں بود کردم من لئیم | زاں سوئے حد را نقی کن اے کریم
از حدث شستم خدایا پوست را | از حوادث تو بشو ایں دوست را

(دفتر رابع۔ سِرِّ حدیث حب الوطن من الایمان)

سبطی و قبطی ہمہ بندہ تو اند | عاجز امرِ توانند و مستمند
جز تو پیش کہ برآرد بندہ دست | ہم دعا و ہم اجابت از تو است
ہم ز اوّل تو دہی میلِ دعا | تو دہی آخر دعاہا را جزا
اوّل و آخر توئی ما در میاں | ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیاں

(دفتر رابع۔ در خواستن قبطی دعارِ خیر الخ)

اے خدائے بے نظیر ایثار کن | گوش را چوں حلقہ دادی ایں سخن
گوش ما گیر و دراں مجلس کشاں | کز رحیقت می کشند ایں سرخوشاں
چوں بما بوئے رسانیدی ازیں | سر مبند آں مشک را اے ربِ دیں
از تو نوشند از ذکور و از اناث | بے دریغی در عطا یا مستغاث
اے دعا ناکردہ از تو مستجاب | دادہ دل را ہر دمے صد فتح باب

(دفتر خامس۔ مناجات در طلب مقام خاصان الخ)

اے قدیمے راز دانِ ذوالمنن | در رہِ تو عاجزیم و ممتحن

منزل چہارم

سہ شنبہ

از ہمہ نومید گشتیم اے خدا ۔۔۔ اوّل و آخر توئی و منتہا

(دفتر ثالث۔ بیان اشارت سلام الخ)

کردگارا منگر اندر فعل ما ۔۔۔ دست ماں گیر اے شہ ہر دو سرا

خوش سلامت ماں بساحل باز بر ۔۔۔ اے رسیدہ دست تو در بحر و بر

اے کریم واے رحیم سرمدی ۔۔۔ درگذار از بد سگالاں ایں بدی

اے بدادہ رائگاں صد چشم و گوش ۔۔۔ نے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش

پیش از استحقاق بخشیدہ عطا ۔۔۔ دیدہ از ما جملہ کفران و خطا

اے عظیم از ما گناہانِ عظیم ۔۔۔ تو توانی عفو کردن در حریم

ما ز حرص و آز خود را سوختیم ۔۔۔ ویں دعا را ہم ز تو آموختیم

حرمت آں کہ دعا آموختی ۔۔۔ در چنیں ظلمت چراغ افروختی

دستگیر و رہنما توفیق دہ ۔۔۔ جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ

(دفتر ثالث۔ دعا و شفقت)

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن ۔۔۔ گر بدم من سرِّ من پیدا مکن

اے خدائے رازدان خوش سخن ۔۔۔ عیب کار بد ز ما پنہاں مکن

عیب کار نیک را منما بما ۔۔۔ تا نہ گردیم از روش سرد رہبا[۵]

(دفتر رابع۔ آموختن پیشہ گورکنی قابیل از زاغ)

---

۵ بمعنی غبار مراد سرگردان و پریشان خاطر۔

منزل ۔ پنجم

چہار شنبہ

گویم اے رب بارہا برگشتہ ام
توبہ ہا و عذر ہا بشکستہ ام

کردہ ام آنہا کہ از من می سزید
تا چنیں سیل سیاہی در رسید

در جگر افتادہ ہستم صد شرر
در مناجاتم ببیں خونِ جگر

ایں چنیں اندوہ کافر را مباد
دامنِ رحمت گرفتم داد داد

کاشکے مادر نزادے مر مرا
یا مرا شیرے بخوردے در چرا

اے خدا آں کن کہ از تو مے سزد
کہ ز ہر سوراخ مارم مے گزد

جان سنگیں دارم و دل آہنیں
ورنہ خوں گشتے دریں دردِ چنیں

وقت تنگ آمد مرا دیک نفس
بادشاہی کن مرا فریاد رس

گر مرا ایں بار ستاری کنی
توبہ کردم من ز ہر ناکردنی

توبہ ام بپذیر ایں بار دگر
تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر

دفتر خامس ۔ در بیان آنکہ دعائے عارف واصل و درخواست او از حق

یَا اِلٰہی سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا
فَاعْفُ عَنَّا اَثْقَلَتْ اَوْزَارُنَا

یَا خَفِیًّا قَدْ مَلَأْتَ الْخَافِقَیْنَ
قَدْ عَلَوْتَ فَوْقَ نُوْرِ الْمَشْرِقَیْنَ

اَنْتَ سِرٌّ کَاشِفُ اَسْرَارِنَا
اَنْتَ فَجْرٌ مُفَجِّرُ اَنْہَارِنَا

یَا خَفِیَّ الذَّاتِ مَحْسُوْسَ الْعَطَا
اَنْتَ کَالْمَاءِ وَ نَحْنُ کَالرَّحَا

اَنْتَ کَالرِّیْحِ وَ نَحْنُ کَالْغُبَارِ
تَخْتَفِی الرِّیْحُ وَ غُبْرَاہُ جِہَارٌ

ہر دل سرگشتہ را تدبیر بخش
دیں کمانہائے دو تو را تیر بخش
(دفتر خامس۔ فی المناجات)

اے مبدّل کردہ خاکے را بزر
خاک دیگر را نمودہ بوا لبشر

کار تو تبدیل اعیان و عطا
کار ما سہو ست و نسیان و خطا

سہو و نسیاں را مبدّل کن بعلم
من ہمہ جہلم مرا دہ صبر و حلم

ایکہ خاک شورہ را تو ناں کنی
وے کہ نان مردہ را تو جان کنی

ایکہ جان خیرہ را رہبر کنی
وے کہ بے رہ را تو پیغمبر کنی

ایکہ خاکِ تیرہ را تو جاں دہی
عقل و حس را روزی وایماں دہی

شکر از نے میوہ از چوب آوری
از منی مُردہ بُتِ خوب آوری

گل ز گل صفوت ز دل پیدا کنی
پیہ را بخشی ضیاء و روشنی

میکنی جزو زمیں را آسماں
میفزائی در زمیں از اختراں
(دفتر خامس۔ در مناجات کردن یا قاضی الحاجات الخ)

اے دہندہ قوت و تمکین و ثبات
خلق را زیں بے ثباتی دہ نجات

اندراں کاریکہ ثابت بودنی ست
قائمی دہ نفس را کہ منثنی ست

اندراں کاریکہ دارد آں ثبات
قائمی دہ نفس را بخشش حیات

صبر شاں بخش و کنہ میزاں گراں
وارہاں شاں از دمِ صورت گراں

وز حسودے باز شاں خر اے کریم
تا نباشیم از حسد دیو رجیم
(دفتر خامس۔ در مناجات یا قاضی الحاجات گوید)

زیں تردد عاقبت ما خیر باد — اے خدا مرجان ما راکن تو شاد

اے کریم ذوالجلال مہرباں — دائم المعروف وارلئے جہاں

یا کریمَ العفوِ حیٌّ لم یزل — یا کثیرَ الخیرِ شاہ بے بدل

اولم ایں جزر و مد از تو رسید — ورنہ ساکن بود ایں بحر اے مجید

ہم ازانجا کایں تردد دادیم — بے تردد کن مرا ہم از کرم

ابتلایم می کنی آہ الغیاث — اے ذکور از ابتلایت چوں اناث

تا بکے ایں ابتلا یارب مکن — مذہبے ام بخش و دہ مذہب مکن

اشترے ام لاغر و ہم پشت ریش — ز اختیار ہمچو پالاں شکل خویش

ایں کژاوہ گہ شود ایں سو گراں — آں کژاوہ گہ شود آں سو کشاں

بفگن از من حمل ناہموار را — تا ببینم روضۂ انوار را

ہمچو آں اصحاب کہف از راہ جود — میچرم ز ایقاظ نے بل ہم رقود

خفتہ باشم بر یمیں یا بر یسار — برنگردم جز چو گو بے اختیار

ہم بتقلیب تو تا ذات الیمیں — یا سوئے ذات الشمال اے رب دیں

در دفتر سادس۔ نکوہیدن ناموسہائے پوشیدہ کہ مانع ذوق ایمان الخ

تو بہاری ما چو باغ سبز و خوش
اُو نہاں و آشکارا بخشش

تو چو جانی ما مثالِ دست و پا
قبض و بسط دست از جاں شد ورا

تو چو عقلی ما مثال ایں زباں
ایں زباں از عقل مے یابد بیاں

تو مثال شادی و ما خندہ ایم
کہ نتیجہ شادی و فرخندہ ایم

(دفتر خامس۔ حکایت تسلی کردن خویشاں)

ھا اَعِذْنِیْ خَالِقِیْ مِنْ شَرِّہٖ
لَا تُحَیِّرْ مُنْیَتِیْ اَزِلْ مِنْ بِرِّہٖ

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ مَا اَرٰی
لَا تُعَقِّبْ حَسْرَۃً لِیْ اِنْ مَضٰی

(دفتر خامس۔ تمثیل فکر ہر روزینہ کہ در آید بہ مہمان الخ)

راہ دہ آلودگاں را العجل
در فراتِ عفو عین و مغتسل

تا کہ غسل آرند زاں جرم دراز
در صفِ پاکاں روند اندر نماز

اندریں صفہا ز اندازہ بروں
غرق کانِ نور نحن الصادقون

(دفتر خامس۔ مجرم دانستن ایاز خود را الخ)

الغیاث اے تو غیاث المستغیث
زیں دو شاخہ اختیارات خبیث

من ز دستان و ز مکر دل چناں
مات گشتم کہ بماندم از فغاں

من کہ باشم چرخ با صد کاروبار
زیں کمیں فریاد کرد از اختیار

کاے خداوند کریم بردبار
دہ امانم زیں دو شاخہ اختیار

جذب یک راہہ صراط المستقیم
بہ ز دو راہہ تردد اے کریم

زیں دو رہ گرچہ ہمہ مقصد توئی
لیک خود جاں کندن آمد ایں دوئی

زیں دو رہ گرچہ بجز تو عزم نیست
لیک ہرگز رزم ہمچوں بزم نیست

اے بکردہ یار ہر اغیار را — اے بدادہ خلعتِ گل خار را
خاک ما را ثانیا پاکیزہ کن — ہیچ نے را بار دیگر چیز کن
ایں دعا تو امر کردی ز ابتدا — ورنہ خاکی را چہ زہرہ ایں ندا
چوں دعا ما امر کردی اے عجاب — ایں دعائے خویش را کن مستجاب

(دفتر سادس - انابت طالب گنج الخ)

چوں الف چیزے ندارم اے کریم — جز دمے و آں تنگتر از چشمِ میم
ایں الف ویں میم امّ بود ماست — میم امّ تنگست الف زاں نر گداست
ایں الف چیزے ندارد غافلی ست — میم دل تنگ آں زماں عاقلی ست
در زماں بیہشی خود ہیچ من — در زمانِ ہوش پیچا پیچ من
ہیچ دیگر بر چنیں پیچے منہ — نام دولت بر چنیں ہیچے منہ
خود ندارم ہیچ بہ سازد مرا — چوں ز وہم وارم ست ایں صد عنا
در ندارم ہم تو دارائیم کن — رنج دیدم رحمت افزائیم کن
ہم در آب دیدہ عریاں نیستم — بر در تو چونکہ دیدہ نیستم
ز آب دیدہ بندۂ بے دیدہ را — سبزہ بخش و نباتے زیں چرا
ور نماند آب آبم دہ ز عین — ہمچو عینین نبی ہطالتین

(دفتر سادس - انابت طالب گنج)

منگر اندر زشتی و مکروہیم — کہ ز پُر زہری چو مارِ کوہیم
ایکہ من زشت و خصالم نیز زشت — چوں شوم گل چوں مرا او خار کشت
نوبہارا حسنِ گل دہ خار را — زینتِ طاؤس دہ ایں مار را

منزل ششم

پنجشنبہ

اے دہندہ عقلہا فریادرس — تا نخواہی تو نخواہد ہیچ کس
ہم طلب از تست وہم آں نیکوئی — ما کئیم اوّل توئی آخر توئی
ہم تو گوئی ہم تو بشنو ہم تو باش — ما ہمہ لاشیم با چندیں تراش
زیں حوالت رغبت افزا در سجود — کاہلی و جبر مفرست و خمود

(دفتر سادس۔ بر تخت نشاندن سلطان محمود غلام ہندو را الخ)

بے ز جہدے آفریدی مر مرا — بے فن من روزیم دہ زیں سرا
پنج گوہر دادیم در درج سر — پنج حس دیگرے ہم مستتر
لا یعد ایں داد و لا یحصیٰ ز تو — من کلیلم از بیانش شرم رو
چونکہ در خلاقیم تنہا توئی — کار رزاقیم ہم کن مستوی

(دفتر سادس۔ قصہ فقیر روزی طلب بے کسب الخ)

کردگارا توبہ کردم زیں شتاب — چوں تو در بستی تو کن ہم فتح باب
بر سرِ خرقہ شدم بار دگر — در دعا کردن بدم من بے ہنر
کو ہنر کو من کجا دل مستوی — ایں ہمہ از عکس تست ایں ہم توئی

(دفتر سادس۔ انابت طالب گنج الخ)

در عدم ما مستحقاں کے بدیم — کہ بریں جان و بریں دانش زدیم
در عدم ما را چہ استحقاق بود — تا چنیں عقلے و جانے رو نمود

منزل ۔ ہفتم

جمعہ

شد صفیر باز جاں در مرج دیں — نعرہاے لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِین
باز دل را کز پئے تو مے پرید — از عطائے بیحدت چشمے رسید
فت بینی بوئے گوش از تو سماع — ہر حسے را قسمتے آمد مشاع
ہر حسے را چوں دہی رہ سوئے غیب — نبود آں حس را فتور مرگ و شیب
ک الملکی بحس چیزے دہی — تا کہ بر حسہا کند آں حس شہی

(دفتر سادس۔ رجوع بحکایت چغز و موش)

اَتْمِمْ نُوْرَنَا بِالسَّاہِرَہْ — وَاَنْجِنَا مِنْ مُفْضِحَاتِ الْقَاہِرَہْ
یار شب را روز مہجوری مدہ — جان قربت دیدہ را دوری مدہ
بُعد تو دردیست از فکر و نکال — خاصہ بعدے کاں بود بعد از وصال
دیدستت مکن نادیدہ اش — آب زن بر سبزۂ بالیدہ اش
مرا از روئے خود او را بعید — آنکہ او یکبار روئے تو بدید
روئے جز تو شد غل کلول — کل شیٔ ما خلا اللہ باطل
باطل اند و می نمایند رشد — زانکہ باطل باطلاں را میکشند
ین کششہا اے خدائے راز داں — تو بجذب لطف خود ماں دہ اماں
البی بر جاذباں اے مشتری — شاید ار در ماندگاں را وا خری

(دفتر سادس۔ حکایت سلطان محمود غزنوی در رفاقت او شب با دزداں)

درکمالِ زشتیم من منتهی | لطف تو در فضل و در فن منتهی
حاجت ایں منتهی زاں منتهی | تو برآرائے عزت سرو سهی
دستگیرم در چنیں بیچارگی | شاد گردانم دریں غمخوارگی

(دفتر سادس۔ مبالغہ کردن موش درلابہ و زاری الخ)

روح را تاباں کن از انوار ماه | زانکه ز آسیب ذنب شد دل سیاه
از خیال و وهم و ظن بازش رهاں | از چه و جور رسن بازش رهان
تا ز دلداری خوب تو دلے | پر برآرد بر پرد ز آب و گلے

(دفتر سادس۔ رجوع بحکایت چغز و موش)

زاں مثالِ برگ دے پژمرده ام | کز بهشت وصل گندم خورده ام
چوں بدیدم لطف و اکرام ترا | واں سلام و سلم و پیغام ترا
من سپند چشم بد کردم پدید | در سپندم نیز چشم بد رسید
دافع هر چشم بد از پیش و پس | چشمهائے پرخمار تست و بس
چشم بد را چشم نیکویت منتها | مات و مستاصل کند نعم الدوا
بل ز چشمت کیمیا ها میرسد | چشم بد را چشم نیکو میکند

(دفتر سادس۔ رجوع بحکایت چغز و موش)

ہر قسم کی

مذہبی علمی ادبی اور تنقیدی کتابوں

(نیز)

ناول اور افسانوں کے لیئے

ہمارا پتہ

یاد رکھیے

عثمانیہ بک ڈپو ۱۰۲/۱ لور چیت پور روڈ کلکتہ ۱۲

(بہترین چھپائی کے لیئے)

تاج پریس کلکتہ کی خدمات حاصل کیجئے

آپ کی مرضی کے مطابق کام انجام دیا جائے گا۔ طباعت کا اندازہ

آپ اس مطبوعہ کتاب (مناجات مقبول) سے کر سکتے ہیں۔

تاج پریس ۶/۱ ایڈن اسپتال روڈ

کلکتہ ۱۲